

# جنگ نامہ

## تحفہ انصیر

تصنیف : علامہ قاضی نور محمد گنجا بومی  
نظر ثانی : آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ





**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ









# جنگ نامہ حکفہ انصیر



DONATED BY

*Asazi Sta*

تصنیف : علامہ قاضی نور محمد گنجا بوی  
نظر ثانی : آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ



پاکستان سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ



جملہ حقوق بحق سینٹر محفوظ

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۱

134306

نام کتاب \_\_\_\_\_ تحفۃ النصیر بلوچ  
 مصنف \_\_\_\_\_ قاضی نور محمد گنجا بونی  
 نظر ثانی \_\_\_\_\_ آغا میر نصیر خاں احمد زئی  
 پیشہ \_\_\_\_\_ پاکستان اسٹیڈی سینٹر بلوچستان  
 یونیورسٹی، کوئٹہ  
 سن اشاعت \_\_\_\_\_ جولائی ۱۹۹۰ء  
 تعداد \_\_\_\_\_ ۵۰  
 قیمت \_\_\_\_\_ ۸۵ روپے

پاکستان اسٹیڈی سینٹر بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

(اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام گوشہ ادب کوئٹہ کے توسط سے کیا گیا)



# انتساب

بلوچستان کے نامور ادیب، محقق اور مؤرخ

اور بلوچی زبان کے ملک الشعراء

میر گل خاں نصیر

(مجموع)

کے تمام







# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱	نام کتاب	۱
۲	سلسلہ مطبوعات نمبر	۲
۳	انتساب	۳
۵	فہرست مضامین	۴
۶	پیغام شیخ الجامعہ	۵
۹	اسمائے نگران اعلیٰ، نگران و معاونین	۶
۱۱	پیش لفظ - ڈائریکٹر پاکستان سٹیڈی سنٹر نیوز پیپر بھوچستان	۷
۱۴	دیباچہ نظر ثانی کنندہ	۸
۱۷	تعارف نامہ خوشنویس صلی قلمی نسخہ	۹
۱۹	حمد باری تعالیٰ	۱۰
۲۱	در نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ	۱۱
۲۳	در صفت معراج آنحضرت علیہ السلام	۱۲
۲۷	در مدح پادشاہ در دوراں احمد شاہ گوید	۱۳
۲۹	دعا و ثنا حضرت امارت فلک پایگاہ امیر نصیر خاں حاکم بھوچستان گوید	۱۴
۳۰	در بیان وصف سخن و سخن گویاں و شعرائے تقدیم گوید	۱۵
۳۲	در بیان احوال خورد و سبب تالیف کتاب گوید	۱۶
۳۵	در بیان رفتن خود بہ قلات و امیر کردن بندگان حضرت خان صاحب	۱۷
	جنتہ تصنیف کتاب گوید	
۳۸	در بیان حرب و نصب بلوچان گوید	۱۸



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۰	حکایت	۱۹
۲۶	دربیان مجلس آراستن بندگان خان در تن بغیر ائی کفار گوید	۲۰
۵۷	دربیان زیارت کردن بندگان خان صاحب اولیائی شکر گوید	۲۱
۵۵	دربیان ملاقات بندگان خان صاحب بہ ہر ائی سید میان غیبت اللہ شاہ گوید	۲۲
۵۹	دربیان خراب شدن ملک از دست تاجران بے انصاف گوید	۲۳
۶۱	حکایت پر مثل تمثیل گوید	۲۴
۶۳	دربیان ناشس نمودن مردم از خوف ہنگ مردم خورد کشته شدن او از دست بندگان خان صاحب گویند	۲۵
۶۶	داستان در بیان کنشی کہ بصفت پلال موصوف بچندیں رموز اشعار گوید	۲۶
۶۸	دربیان ملاقات کردن بندگان خان صاحب بہ ہر ائی سید محمد ولی شاہ گوید	۲۷
۶۹	دربیان رسیدن بختیار خان پنی ہش بندگان خان صاحب گوید	۲۸
۷۳	دربیان ملاقات شدن میر حاجی خان لپر میر محبت خان ہر ائی بندگان خان صاحب گوید	۲۹
۷۵	دربیان کوچ کردن بادشاہ بہ طرف لاہور حوار شدن بندگان خان صاحب گوید	۳۰
۷۷	دربیان رسیدن بہ لاہور و مصلحت کردن برائے جنگ کفار گوید	۳۱
۷۹	دربیان آمدن لشکر سیکان بر سپہل خود جنگ کردن آنہا ہر ہمت خوردن شان گوید	۳۲
۸۷	دربیان تعداد غازیان تفصیل دار گوید	۳۳
۹۳	دربیان رفتن بادشاہ بہ گرد چک و خراب کردن گرد چک گوید	۳۴
۹۷	داستان در بیان روانہ شدن بادشاہ از لاہور بجانب سر ہند گوید	۳۵
۹۸	دربیان رسیدن لشکر کفار و جنگ کردن ہمراہ او شان گوید	۳۶
۱۰۱	دربیان آمدن بادشاہ بر کنار دریا دوابہ و سوار کدشتن ازاں گوید	۳۷
۱۰۳	دربیان روانگی اردوئی بادشاہ فرود آمدن در باغ گوید	۳۸
۱۰۴	دربیان شکرانہ بندگان خان صاحب و کشتن شیر گوید	۳۹
۱۰۵	دربیان رسیدن سلطان میر احمد عموی بندگان خان صاحب گوید	۴۰
۱۰۸	دربیان رسیدن بادشاہ الکوہ گنجپور و انجام مصلحت گوید	۴۱



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۱۱	دربیان خرابی شہر سرسند و زیارت اولیاء ما گوید	۴۲
۱۱۳	دربیان آمدن رسیدن آکرات بحضور بادشاہ گوید	۴۳
۱۱۴	دربیان گزشتن اردوی بادشاہ از دریائے دواب رسیدن لشکر کفار گوید	۴۴
۱۲۵	دربیان صفت غازیان اسخوار گوید	۴۵
۱۳۰	دربیان غازیان دین از علما و قضاات گوید	۴۶
۱۳۴	دربیان تعداد تو فنگیان کہ بر تو فنگی جانفشانی نموده گوید	۴۷
۱۳۵	دربیان مرحوم و مغفور میرزا دین محمد و باعث پس افتادن ذکر او گوید	۴۸
۱۳۷	دربیان تعریف جہاد کردن بختیار خانہ بمرہ کفار گوید	۴۹
۱۳۹	دربیان مردانگی مسکان وقت جنگ و دین و ندیب ایشان گوید	۵۰
۱۴۲	دربیان حدودات ولایت سکھا گوید	۵۱
۱۴۳	دربیان جنگ سکھا بروز دویم و گرختن ارشان گوید	۵۲
۱۴۵	دربیان جنگ سکھا روز سوم گوید	۵۳
۱۴۶	دربیان جنگ سکھا بروز سہم کہ جنگ آخری شان بود گوید	۵۴
۱۴۸	دربیان گزشتن از دریائے چناب دغوق شدن بعضی مردمان گوید	۵۵
۱۵۲	دربیان آمدن بادشاہ بہ نزل ارناس و خص شدن بندگان خانصاحب گوید	۵۶
۱۵۴	دربیان خص شدن میر حاجی از بندگان خانصاحب گوید	۵۷
۱۵۶	در تعریف اسپ کہ بہ میر حاجی بندگان خانصاحب دادہ گوید	۵۸
۱۵۸	دربیان روانہ شدن بندگان خانصاحب از روتاس گوید	۵۹
۱۶۰	در مرثیہ میرزا دین محمد گوید	۶۰
۱۶۲	دربیان مراجعت بندگان خان صاحب بہ ملک خجند از سفر گوید	۶۱
۱۶۸	دربیان حقیقت سرحد کہ کیست گوید	۶۲
۱۷۳	دربیان خاتمہ کتاب و احوال خود	۶۳
۱۷۶	تمت بالآخر	۶۴



## پیغام

مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ بلوچستان کی جانب سے تحفۃ النصیر بلوچ کی اشاعت تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ اس مرکز کی پہلی تصنیف ہے اور موضوع کے اعتبار سے بھی تاریخ بلوچستان پر مبنی ایسی دستاویز ہے جس میں فاضل مصنف خود ایک کردار کے طور پر نمایاں نظر آتا ہے اس وسیع و عریض صوبے کی تاریخ کے کئی گوشے ایسے ہیں جو اب تک منظر عام پر نہیں آسکے۔ اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ مرکز اس جانب بھی توجہ دے گا۔

میں اس پہلی جامع تحقیقی تصنیف پر مرکز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس مرکز کے منتظمین، اساتذہ کرام اور طلباء اپنی اس سعی کو جاری رکھتے ہوئے تحریک پاکستان، پاکستانی تہذیب، تاریخ و ثقافت، ادبیات اور بلوچستان کے حوالے سے تحقیقی مواد منظر عام پر لانے کے لئے مقدور بھر کوششیں کرتے رہیں گے۔

محمد حسن بلوچ

شیخ الجامعہ



نگرانِ اعلیٰ ————— محمد حسن بلوچ شیخ الجامعہ

نگران ————— پروفیسر بہادر خان رودینی  
ڈائریکٹر، مرکز مطالعہ پاکستان  
بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

معاونینے ————— پروفیسر عبداللہ جان جمالدینی  
پروفیسر محمد عاقل خان منگل  
پروفیسر سیال کاکڑ  
پروفیسر عابد شاہ عابد  
پروفیسر نادر تمبیرانی  
عبدالرزاق صابری کچھار







## پیش لفظ

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جس کی تاریخ میں سابق ریاست فلات کے احمد زئی حکمرانوں اور خاص طور پر میر نصیر خان نوری کا دور جنگی فتوحات معاشی اصلاحات اور اسلامی خدمات کے باعث ایک زرین دور کہلاتا ہے۔ زیر نظر کتاب میر نصیر خان نوری کے دور ۱۷۴۹ء تا ۱۷۹۲ء کے ایک مصاحب قاضی نور محمد گنجا بوٹی نے نصیر خان ہی کے دور میں ہونے والی فتوحات کو فارسی نظم میں رقم کیا ہے جس میں فنی نحتگی اور اسلوب کی خوبصورتی کے علاوہ اس دور کی تاریخ پر بھی بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ تاریخ بلوچستان پر مقامی مورخوں کے قلم سے اب تک جو کچھ رقم ہوا ہے یہ کتاب ان میں ایک بہتر اضافہ ہے۔

مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ بلوچستان ۱۹۷۲ء میں معرض وجود میں لایا گیا اس کے اغراض و مقاصد میں پاکستانی زبانیں، ادب ثقافت، تاریخ اور تہذیب و تمدن کو اجاگر کرنا، تحقیق کے شعبے میں دیگر علمی ادبی اور تحقیقی مراکز سے تعاون کرنا، تحقیقی مذاکرے، مباحثے، کانفرنس اور سیمینار منعقد کرنا ہے۔

ابتداءً اس مرکز نے وسائل کی کمی اور انتظامی مشکلات کے سبب بلوچستان کی علاقائی زبانوں، بلوچی، براہوئی اور پشتو میں ادیب، عالم اور فاضل کی کلاسیں شروع کیں ۱۹۸۵ء سے ایم۔ اے بلوچی، براہوئی اور پشتو کی کلاسیں شروع کی گئیں۔ جب کہ ۱۹۸۸ء سے مطالعہ پاکستان کا مضمون بھی ادارے نے متعارف کرایا ہے۔ تحقیق کے شعبے میں اس ادارے کے اساتذہ کرام اور طلبانے پاکستانی زبانوں پر کئی پر مغز مقالات تحریر کئے ہیں جو ملکی اور بین الاقوامی رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔

زیر نظر تصنیف تحفۃ النصیر بلوچ بلوچستان کے نامور اہل قلم اور مورخ آغا میر نصیر خان احمد زئی کے تعاون سے مرتب کی گئی ہے جس کے لئے مرکز ان کا ممنون ہے۔ زیر نظر کتاب میں جن جنگی معرکوں کا تذکرہ آپ کو ملے گا وہ تمام کے تمام ایسے معرکے ہیں جن میں مصنف نے



یا تو خود حصہ لیا یا ان کی زندگی ہی میں رونما ہوئے۔ ان کے مطالعے سے آپ بلوچستان کی  
قبائلی زندگی اور اس میں وقوع پذیر ہونے والے سیاسی، سماجی، تہذیبی اور تاریخی واقعات  
سے آگاہی حاصل کر سکیں گے۔

مرکز مطالعہ پاکستان آخر میں اس علمی اور تاریخی مسودے کی طباعت کے لئے میر عطا محمد شاہوانی  
کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس گراں قدر مسودہ سے مرکز کو نوازا۔ مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ  
بلوچستان قومی ادارہ تاریخ و ثقافت اسلام آباد کا بھی شکریہ گزار رہے کہ اس نے اس مسودے  
کی اشاعت میں مالی معاونت کی۔

قومی یک جہتی یگانگت اور مشترکہ ثقافتی درتے کو اجاگر کرنے کی غرض سے مرکز مطالعہ  
پاکستان جامعہ بلوچستان کی جانب سے پاکستانی ادب، تاریخ، ثقافت اور تہذیب و  
تمدن کے موضوعات پر کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

پروفیسر بہادر خان رودینی  
ڈائریکٹر پاکستان سٹیڈی سینٹر  
جامعہ بلوچستان - کوئٹہ



## دیباچہ

میں ۱۹۶۷ء میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلے میں مستونگ کے مضافاتی گاؤں رلدیا، مرحوم نواب میر عبد القادر خان شادوانی سے ملنے گیا۔ ان کے ملازم نے مجھے ان کے دیوان خانے میں بٹھایا۔ اور خود ان کو اطلاع دینے چلا گیا۔ اس دوران میں، میری نظر دیوان خانے کے ایک طاقے میں رکھی ایک کتاب پر پڑی۔ جسے میں نے اٹھا کر دیکھا تو جنگ نامے کا قلمی نسخہ تھا جس کو ان کے والد گرامی مرحوم نواب سردار میر محمد خان شادوانی نے اپنے بہنوئی سردار میر امام بخش رند کے ذاتی کتاب خانے کے نسخے جنگ نامہ تحفۃ النصیر سے ۱۹۳۹ء میں نقل کرایا تھا اور نواب صاحب مرحوم میر محمد خان نے اسے اپنے قبیلہ شادوانی کے ایک خوش نویس شادین زئی شادوانی سے لکھوایا تھا۔ جنگ نامہ کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ کیونکہ کتاب کے سرنامہ پر یہ تحریر درج ہے: "الحمد للہ والمنتہ کہ دریں زمان سعادت اقتران کتاب لاجواب جنگ نامہ۔ خان صاحب میر محمد نصیر خان غازی تاجدار والی قلات بلوچستان۔ الموسوم بہ۔ حصہ اول۔ تحفۃ النصیر بلوچ ۱۹۳۹ء۔"

مرحوم نواب صاحب میر عبد القادر خان شادوانی کے نسخہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس وقت اسی جنگ نامہ کا ایک ہی نسخہ تھا جو سردار رند کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ جس سے انہوں نے اپنا نسخہ نقل کر دیا۔ اور جنگ نامہ کا اصل مسودہ علامہ قاضی نور محمد گنجابوی کے اہل خاندان کے پاس ہے جو اس وقت نوبت کے حالت میں شہر گندارہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس مسودے کو مرحوم عبدالرحمن غونے نے ان کے اہل خاندان سے حاصل کیا تھا۔ اور ان کی خواہش تھی کہ وہ یہ نسخہ جو بہت خستہ حالت میں تھا قلم قبیلہ کے سپرد کر دیں گے۔ اب ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اپنی وفات سے پہلے اس خواہش کی تکمیل کر سکے۔ یا نہیں۔ چنانچہ نواب میر عبد القادر خان دیوان خانے میں آئے۔ تو بلوچی حال احوال کے بعد میں نے ان سے جنگ نامہ برائے مطالعہ طلب کیا۔ انہوں نے مہربانی کر کے کتاب بنا مجھے دی۔ اور میں نے کوٹہ آگرہ بشیر بلوچ صاحب کے تعاون سے۔ جوان دنوں میں



ریڈیو پاکستان کوٹہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر تھے۔ اس نسخہ کی دو کاپیاں ریڈیو پاکستان کے نقل نویس کے ذریعے تیار کرائیں۔ ایک اپنے لئے اور ایک بشیر بلوچ صاحب کے لئے۔

زیر نظر کتاب (جنگ نامہ تحفۃ النصیر) حضرت علامہ قاضی نور محمد کلہوڑہ گنجا بوی کی تصنیف ہے اور اعلیٰ حضرت میر نصیر خان اول مقلب بہ نوری نصیر خان (۱۷۹۳ء تا ۱۷۹۴ء) حکمران بلوچستان کے ہم عصر اور درباری مصاحب تھے۔ اس کے علاوہ وہ حکومت بلوچستان کی مذہبی وزارت کے شراع دیوان کے رکن بھی تھے۔ نصیری دور میں تمام بلوچستان میں شرعی قانون نافذ تھا۔ شراع دیوان کے مین رکن ہوا کرتے تھے۔ جن میں سے ایک رکن قاضی نور محمد صاحب گنجا بوی تھے۔ اس دور میں بلوچستان کی دو سیاسی سلطنتیں سندھ و بلوچستان اور ایران کے سیاسی حالات بہت خراب اور ابتر تھے۔ ان دونوں حکومتوں میں مرکزی حکومت نہ ہونے کی برابر تھی۔ سندھ و بلوچستان میں مغل بادشاہ محمد شاہ کی وفات پر اس کا بیٹا احمد شاہ تخت دہلی پر جلوہ افروز ہوا۔ اس کے دور حکمرانی میں ہندو قوم کا مرہٹہ طاقتور ہندوستان کی سیاست پر چھایا ہوا تھا اور وہ ہر جگہ مسلمانوں پر برتری حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف عمل تھا۔ ہندوستان کے مسلمان حاکم میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ اس صورتِ حال پر قابو پاسکے اور ہندوستان میں اسلامی اقتدار کو دوبارہ بحال کرسکے۔ پنجاب میں سکھ قوم سرورج پر تھی جو مسلمانوں کے لئے وبالِ جان بنے ہوئے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایران میں سیاسی حالات کچھ بہتر ہو رہے تھے۔ نادر شاہ افشار شاہ ایران کے قتل کے بعد کچھ مدت طوائف الملوک کا بازار گرم رہا مگر بعد میں کریم خان زند نے حکومت پر قبضہ کر کے ملک میں امن و امان قائم کیا۔ چنانچہ ہندوستان میں حالات خراب سے خراب تر ہو رہے تھے۔ ان سیاسی حالات میں بلوچستان اور افغانستان کے مسلمان حکمران تماشہ بین کے حیثیت سے برصغیر ہندوپاک کے مسلمانوں کی تباہی کو دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو اس تباہی کے گرداب سے بہر صورت نکالنے کا عزم کیا اور اپنی اقوام کے ساتھ ہند کے مسلمانوں کے امداد کو پہنچے۔ اس مہم کو ہم مسلم بچاؤ مہم کا نام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مسلم بچاؤ مہم نے طول کھینچا اور اس کے لئے اعلیٰ حضرت میر نصیر خان نوری کو اپنی بلوچ قوم کے ساتھ تقریباً آٹھ دفعہ برصغیر ہندوپاکستان جانا پڑا۔

زیر نظر کتاب جنگ نامہ میں ساتویں مہم (۱۷۶۳-۶۴ء) کے واقعات حضرت علامہ نور محمد گنجا بوی نے قلم بند کئے ہیں جو اعلیٰ حضرت میر نصیر خان نوری کے ہمرکاب رہے ہیں۔



قلات سے روانگی اور ہندوستان سے واپسی تک کے تمام چشم دید واقعات علامہ موصوف نے جنگ نامہ میں قلمبند کئے ہیں اور یوں بلوچستان کی تاریخ میں ایک بہت اہم تاریخی دستاویز یادگار چھوڑی ہے۔

جہاں تک کتاب کے نام کا تعلق ہے۔ علامہ موصوف نے خود ایک مناسب اور موزوں نام اپنی کتاب کو دیا ہے یعنی (جنگ نامہ تحفۃ النصیر)۔ جنگ نامہ اس لئے موزوں ہے کہ اس کتاب میں ان جنگوں کے چشم دید واقعات قلم بند ہیں جو بلوچ قوم نے بچنیت مسلمان کے ہندی مسلمانوں کے بجاؤ کے سلسلے میں غیر مسلموں سے لڑی تھیں۔ چونکہ تصنیف کے بعد علامہ نے اپنی کتاب جنگ نامہ بطور تحفہ بلوچستان کے حکمران امیر نصیر خان نوری کو پیش کی تھی لہذا دوسرے حصے کا نام تحفۃ النصیر رکھا چنانچہ یہ نام بھی بالکل موزوں ہے۔

کتاب جنگ نامہ نثر کی بجائے نظم میں لکھی گئی ہے۔ علامہ نے قدیم روایتی دستور کے مطابق اپنی کتاب کی ابتدا خدائے تعالیٰ کی حمد سے کی ہے بعد میں حضرت محمد مصطفیٰ کے شان میں نعت کہی ہے اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان کئے ہیں۔ جنگ نامہ مثنوی کی صنف میں ہے اشعار کے مصرعے ہم قافیہ ہیں شعروں کی بحر بھی ایک ہے۔

علامہ نے اپنی تصنیف کے بارے میں بھی ذکر کیا ہے جس کا عنوان ہے (در بیان احوال خود و سبب تالیف کتاب گوید) اس عنوان کے تمام اشعار چھپا سٹ مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ مصنف کہتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب اعلیٰ حضرت امیر نصیر خان کے ارشاد گرامی پر تصنیف کی ہے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ جب ہم نے اسلامی سر بلندی کے لئے اتنے علمی جتن اور کاوشیں کی ہیں لہذا دنیا میں اسے یادگار چھوڑنے کے لئے تاریخی دستاویز کی ضرورت ہے۔ چنانچہ علامہ نے وہ تاریخی دستاویز بصورت جنگ نامہ تحفۃ النصیر رقم کی اور یادگار چھوڑی۔

علامہ نور محمد گنجا لوی نے اپنے جنگ نامہ میں اس دور کے بعض بہت ہی دل چسپ واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں کا لشکر سکھوں کے مقدس ترین گوردوارہ دربار صاحب میں جماس وقت امرت سر میں ہے اور جسے پرانے زمانے میں گرو چک کہتے تھے اس طرح رقم طراز ہوتے ہیں۔

(در بیان رفتن گرو چک و خواب کردن گرو چک گوید) اس عنوان کے کل اشعار اٹھاون (۵۸) مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ غالباً گرو چک شہر امرت سر کا قدیم نام ہوگا۔ چنانچہ



مصنف کہتا ہے کہ غازیوں کا کوئی بیس ہزار افراد پر مشتمل لشکر اس کام پر متعین کر دیا گیا جب وہ گوردوارہ کے قرب وجوار میں پہنچے تو سارے سکھ وہاں سے بھاگ گئے اور وہاں کوئی انسان نظر نہیں آتا تھا چنانچہ جب ہم سنہری گوردوارہ کے اندر داخل ہو گئے تو اچانک گوردوارہ کے اندر سے کوئی نہیں مسلح سکھ دیکھنا شروع کیا۔ ان کے مقابلہ کے بعد توپوں سے بیماری کر کے گوردوارہ کو زمین کے ساتھ سموار کر دیا گیا۔ اس قسم کے دیگر کئی دلچسپ واقعات کا ذکر علامہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

ہم اہل بلوچستان کو علامہ نور محمد گنجابوی کا تہ دل سے شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے بحیثیت ایک عالم اور باشندہ بلوچستان کے، ملت بلوچ کی احیاء اسلام کیلئے خدمات کی ایک مستند تاریخی دستاویز بطور یادگار چھوڑی ہے۔

قارئین گرامی کا مخلص دعا گو

آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ۔ جے۔ اے

۱۸۴۔ سریاب روڈ کوٹہ



الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على رسول الله محمد وآله  
 واصحابه وازواجه اجمعين اما بعد در عهد سلطنت خان ابن النخان ابن النخان  
 اعلم حضرت خان صاحب مير احمد يار خان صاحب تاجدار بلوچستان اين يك  
 نسخه كتاب از جنگ نامه خان صاحب غازی مير محمد نصير خان نور الله مرده  
 که ديگر کتب هائے آن در بلوچستان عدم تپه اند لسبني تمام سردار بهادر سردار  
 عابدي مير محمد خان او. بي. ا. صا صاحب شاهواني دار جندانش پيرک مسيمان مير  
 عبدالقادر خان و مير عبدالرشيد خان و مير عبدالغفار خان و مير بشير احمد خان  
 بنهراہ کوشش پيدا کنانيدہ في الوقت اين نسخہ را از مير عطا محمد شہواني شادين  
 زده تلمی تکرير کنانيدند کہ او يکے از منشيان خاص سردار بهادر صاحب بود  
 اگر تلمی کتب هائے معدوم دستياب شدند ہمہ گي را حياپ خواهند کرد۔







## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنامِ خدائی جہاں آفرین  
 خدائی عظیم و سلیم و خیر  
 خدائے کہ خلق جہاں آفرید  
 بود خالق المخلوق بالا و پست  
 بود واجب او با وجود قدم  
 شنایش بدون از خیال خورد پروردان  
 بود فکر فکرت کنان خاک او  
 ندارد حسد و زہرہ جست خیز  
 خورد ز آدمی با سخن راہ جوست  
 از دہر کسی ہست در گفت گو  
 مقرر بود نے مقرر بجائے  
 نہ بر ملک او شکر گشت دست سائے  
 صورتش کردہ بالست نکرد  
 کہ چون دچہر نقش ساز است  
 خورد و صحت او را نمودہ سمجود  
 نمودیم ما چیز کہ بود او خدائے  
 پئے راحت جان آگاہ ما!  
 ہمہ کار عالم بہ تدبیر اوست  
 بفرمان او ہست ہر کس کہ ہست  
 بود حکمت او نہاں در ہمہ  
 اگر غیر او دیگرے بود الہ

زمین و زمان انس و جان آفرین  
 ہو اللہ تکلی کل شیئی ان تدبیر  
 کرد گشت صنوع الہی پدید  
 ہمہ نیستیم او بود ہر چہ ہست  
 نہ مثل وجودی کہ ہست از علم  
 زیادہ ز ہم فرست گران  
 بود معترف عجز ز ادراک او  
 کہ اندیشہ ماند درین راہ تیز  
 سخن کے رسد در ما بخاک اوست  
 و زان گفت گو است پوشیدہ رو  
 کسی کو چنین نیست نبود خدائے  
 نہ بر صنوع او کس برد عقل درائے  
 بہ طبع و فلک ہم حوالت نکرد  
 از د آئینہ بر صورت روشن است  
 بود متنوع ثنائیش در وجود  
 نمایم ما او بہا خدائی  
 مہیا کند توشہ راہ ما!  
 نہ تدبیر اہل بہ تقدیر اوست  
 ز حکمش بدون نیست بالا و پست  
 حکمت بود حکمران بر ہمہ  
 فتادی فساد اندری بارگاہ



یکے دوخت و آن دگر می برید  
 بیفتادی اندر جهان گیر و دار  
 دگر می شدی حاکم آسمان  
 شدی ابتر این کار با سر سیر  
 در فیض بسته شدی ز آسمان  
 جزا و نیست کس حاکم الحاکمین  
 دل بخردان حق شناس از دست  
 همه ملک در پیش او اندکیست  
 گه بادشاه را کند بے نوا  
 نه بشنیده ام بلکه خود دیده ام  
 بدلائی و کدیہ پرورده بود  
 بناز و نعم برتر از دیگران  
 خدایا امان زین بلا الامان  
 مصور بر آب مست نارا الحق او  
 جزا و کیست کار دشمن در شمر  
 ملون کند شام را از شفق  
 کند مار را طعمه و کلاک او  
 بهیبت زناش تسلیم گشته شوق  
 چه گوئی ز بس انشی کیف او  
 مگو کیف ادبیل بگولا و هو  
 کند کشف اسرار لاموت تو  
 ز لا بجز رو و بوجن در نظر  
 نباشد مقامی به الا اللہیت  
 ز آفات دوران نگذار ما  
 در افتاد گیہان توئی دستگیر

یکے می زد و دگر سے می برید  
 یکے گفت گیر و دگر گفت دار  
 یکی بر زمین می شدی حکمران  
 یکے زندہ کردی بکشتی دگر  
 گسسته شدی تار و پود جهان  
 خدا او بود احکم الحاکمین  
 پناہ خرد را اساس از دست  
 گدا و شہنشاہ پیشش کیست  
 گہی بے نوا را کند پادشاہ  
 چنین تسہ بسیار شنیده ام  
 کسی گو در یوزہ نان خورہ بود  
 بسند ہی دیدمش کامراں  
 سر و پائے دیدم بر نہہ ہماں!  
 مقدر بغیر آلت مست مطلق او  
 بجزا و کہ آرد پس بے پدر  
 منور کند بام را از منسلق  
 و دمار را از ذوق در خاک او  
 زمین و زمان را نگارد ورق  
 چون مفہوم ادراک مانیست او  
 بود کیف او جہل ای راہ جو  
 بود لا و ہو قوت و قوت تو  
 ہوا و ہوس را بدرکن ز سر  
 بخاروب لاتا نروبے رست  
 خدایا توئی در جہاں یار ما  
 توئی کتر تو کس را نباشد گریز



امیدم برآور به دادم بر کس  
 بهر چه افتدم چشم و دل آن توئی  
 شود کاتلش جسد انس و ملک  
 نویسنده ازان تا بوم التناد  
 نیاید ازان حسرتی اندر عمل!  
 بهر کار او داد و لبست و کشاد  
 زیساره و ثابیت و ماه و مهر  
 که نانے بیایم در دهر ما  
 کز ان غفلت از خود نجات شویم  
 و لیکن نه گفته کلو تا کلو!  
 مکن سعی بر گزند تو در یاد کلون  
 توان رفتش در پس مصطفیٰ  
 بر اه سلامت ازین جاہ رفت

ندارم امیدے بحسن تو ز کس  
 ازان رو که پیدا و پنهان توئی  
 زمیں گر شود کاغذ و نہی فلک  
 ہمہ آب عالم شود چون بداد  
 ز حمد و ثنائے حق لم یزل  
 خدا داد در آدمی دینداد  
 اگر سفت ارض مست ورنہ سپر  
 بکار ست ہر یک ازان بہر ما  
 و لیکن نباید بغفلت خوریم  
 خدا گفت گرچہ کلو و شربو  
 بخوان لام تغلیل در لعیدون!  
 بود راہ باریک نورانیا  
 ہر کوی پس مصطفیٰ راہ رفت

## در لغت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

سپہدار خیل فرستادگان  
 اسیران روز جزا را شفیع  
 و گر با چو جزوند او ہست کل  
 ہمہ مجتمع شد درود السلام  
 دشمن مخزن گوہر راز شد  
 در آخر زمان چون بقول رسول  
 بود تابع اصل و نہ فرع نبی

سر سردان تاج آزدگان  
 جهان را مطاع و خدا را مطیع  
 بود خاتم الانبیاء رسل  
 فضائل کہ بود انبیاء را تمام  
 در گنج ہستے از و باز شد  
 کند عیسے از آسمان ہا نزول  
 شود پیرو دین و شرع نبی



اگر ہرنجے را بود چھتے !  
 نہ معبوت باشد بر دین شناس  
 تن پاکش از ظلمت سایہ دور  
 بکف داد دارائے عرش مجید  
 بدان قفل آن حقہ ماکشاد  
 چون خاتم دریں طاق فیروزہ رنگ  
 بدنداں چون خاتم کہ گیسر زنگیں  
 چو آن سنگ شد با سہیش رقیق  
 چو شد لعل گویائی او سجدہ خواں  
 بسیں آن لب معجز آسنگ را  
 نینداخت او سایہ بر فرش خاک  
 گذشت از سپہ بریں پایہ اش  
 نختیں چو نورش علم بر کشید  
 چو ختم نبوت شدہ شان او !  
 کہ لوح و قلم بود در مشن او  
 کسے کو کند مشق قمر چون قلم  
 جو سک ز مہر نبوت کشاد  
 عجب اس کہ بر حرف زان کم کند  
 نم مہم گرو دگر از دے نہاں  
 وگر حلقہ ہا شود نیز دور  
 دگر مہم ہم گرو کمر بر کشاد

فرستادہ شد سوئی ہر امتی  
 بجز او کسے بر ہمہ جن و ناس  
 ز پیشانیش نور حق در ظہور  
 بانگشت تسبیح نوحانش کلید  
 ز اعجاز چوں گوہرش جلوہ داد  
 ہمہ وقت می بستہ بر سینہ سنگ  
 شدش سنگ اعدا بدندان قرین  
 ز عکسش بر آورد رنگ عقیق  
 شدہ سنگ اندر کفش سجدہ دان  
 کہ چوں سجدہ خواں می کند سنگ را  
 ازاں سایہ انداخت بر عرش پاک  
 کہ تا عرش آساید از سایہ اش  
 نہ شام عدم صبح روشن دمید  
 بود ختم تتران بر ہان او  
 دے زان نفر سود انگشت او  
 قلم گر نگیرد بدست او چہ غم  
 خدا نام پاکش محمد نہاد  
 ہا فائدہ زان نہرا ہم کند  
 خدا را کند حمد او بے نہاں  
 نظر اللہ کند مدح از شاخ نور  
 بر حمت شدہ دان و آن بر کشاد

عجب نام نادر زہر حرف نوحیش  
 معانی بہ بخشہ ازیں آگہیش

134306



## در صفت معراج آنحضرت علیہ السلام

ستاره در مجلس افسر و ز بود  
 بر انداخته شنید از رخ نقاب  
 بیامد بر آورد اسپ ز نور  
 همه طالب نور او با امید  
 ندیدنت خفته کسی آفتاب  
 بر آدب بحر اید جوئے راه  
 برون نه تو پایر زمین و زمان  
 یزک را ازین حلقه پیردن فگن  
 رخ خود ز معراج دولت تافت  
 بمیناق سرعت نمود از وثاق  
 زیائی وی آگاہ چشمی گشت  
 بروئی همه آن شتر خسروان  
 که ماه شکسته از و شد دست  
 رماندش ز احسان خط خطا  
 که بر مطربان عیش زو گشت تنگ  
 زره کرد آن چشمه بے آب نور  
 بیفکند و تیغ و بیم دست بست  
 بجان شد غلامش را مشتری  
 نحوست شدش با سعادت بدل  
 پرازمه و خور گشت از وی بروج  
 روان عرش و کرسی خود پیش داشت  
 فتاده بلرزه پر جبہ میل

شبے کز شرف غیرت روز بود  
 تو گوئی بر آمد بشب آفتاب  
 در آن شب برید الهی ز دور  
 نجوم آن شب از دیده ماٹے سفید  
 نباید چنین گفت کو بد بخواب  
 بشارت بدادش کزین نعر چاه  
 کشاده دراز بهر تو آسمان  
 ازین دائره خمیمه بیدون بزن  
 چو آن شاه معراج این مژده یافت  
 چو برق او بسته به پشت براق  
 قدم آن براق از فلک برگزشت  
 ملائک مقرب به پیشش دواں  
 بر آید بیاہ فلک از نخست  
 عطار و عطا خواست کردش عطا  
 ز تار طرب ز ہرہ بگست چنگ  
 چو خورشید دیده در آن بحر نور  
 در آن کو کبہ گشت بہرام لپیت  
 غبار ریش یافت چون مشتری  
 از دتافت پر تو بروئے زحل  
 از انجا شدش بر ثوابت عروج  
 چو کرسی فلک راقم او گذاشت  
 از ان پیشتر چون نموده حیل



ندل ادب پائی خود در کشید  
 بر دست طوبی لک از دور خواند  
 قدم از حد کس افزون نهاد  
 مکان یافته در حد لامکان  
 شنید آنچه عیسیٰ چنان کم شنید  
 برون برد هاشم که بد می کند  
 خبر دار هر کو که عتسمل آفرید  
 ترا عقل از دانشش بیش نیست  
 که از قاب تو سین بادنی رسید  
 بدیده بان بے حجابی جمال  
 فقیر آدا ما غنی باز گشت  
 بقا دید باقی ثنا بر گرفت  
 تختیت ادب را لب آموز کرد  
 پستعین لعبد ایک گفت  
 سلامش بگفت علیک السلام  
 خطابی بعزت جواب بے خواست  
 ندانست فرقی ز خود تا بد دست  
 ز ماصد سلامش بود صد رود  
 ره آوردن داده با بل نیاز  
 ببالاشد و تا شده کامگار  
 ز لطف خدا داد شریف او  
 ہر اجاب و اصحاب و الباب بخت  
 با خلاص دل جانفشان ز اختصاص  
 کہ بر ما شد تاوک جان شکار  
 کہ زخمی نیاید بر آن نازنین

ازاں پایہ دامن فرد تر کشید  
 چو آن مرغ عشقی سوئی سدرہ راند  
 نہ حد جہت پاٹے برون نہاد  
 برون رفت از جوہر کن فکاں  
 بجست آنچه موسیٰ بدید و ندید  
 بہ انکار ہر کو دریں دم زند  
 ترا عقل تو چون دریں شبہ دید  
 بہ سرش اگر عقل تو خوش نیست  
 ازاں دست او اندر انجا رسید  
 برقت از میان چوں حجاب خیال  
 دل پاک او مخزن راز گشت  
 چون خود را براہ فنا در گرفت  
 دش از خرد مجز اندوز کرد  
 بخود چو کہ لاگشت الاک گفت  
 بد و رحمت حق بعون تمام  
 شنید از کرامت خطابی کہ خواست  
 برون بود چون وصل حلقش ز پوست  
 از ہی بام نہ پایہ آمد فرود  
 ازاں مقصد آمد بہ مقصود باز  
 بوقت فرود آمدن ہم سہ بار  
 بما غافلان کرد تخفیف او  
 شادی کہ بہ سرق اجاب بخت  
 بہ تخصیص آنها کہ چهار ند خاص  
 یکے ثانی اشین از ہم بغار  
 تن خود سپر کرد و شمشیر دین



دگر نطق اللہ بقولِ عمر رضی  
 ہمہ بود بر مہر ذکی و غیبی  
 نبی اوشدی در جہان ظاہرا  
 سیوم شرمگینی بصدق و صفا  
 سر و مال و جان بر رسولِ خدا  
 کراماتِ او کے کند کس بیان  
 کہ جامعِ آیاتِ قرآن ہوست  
 چہارم صحابِ سخاوتِ علی  
 یہ نصیر بہ خندق شنیدی کہ او  
 کہ یک جنگ آں نامور پرخیر  
 چو ہر سفلہ بے اعتدالی ممکن  
 شہواز مہر دل خوشہ چین ہمہ  
 ز من بشنو این نقلِ ای اموی  
 کہ بودند در ملک ہندوستان!  
 بظاہر دے باطن از یادری  
 یکے سنی در افضی بد دگر  
 بہ سنی تمنائے حج در گزرت  
 چو سنی بعزم سفر شد نیار  
 کہ من یکا امانت دہم مرترا  
 پس از حج روی چون شہر رسول  
 بینداز آن را در آن جائیگا  
 بگفتا ہم آن امانت ترا  
 نوشت آن لعین کاغذ مہر کرد  
 چو سنی جدا شد از افاضی  
 کہ شاید مبادا در آن نامہ اش  
 بآیاتِ قرآن خمس عشر  
 بود رد کشن از بود بعد دینے  
 بخوان در حدیثِ رسولِ خدا  
 کہ ہر قائلِ خود ندید از جیسا  
 بجان و بدل کردہ بودہ خدا  
 ہمیشش بود ختم بر ہمگناں  
 بخلق نکو بر عدو دست دوست  
 بآن خصلت او بود نبی را ولی  
 چہ کرد آن یل نامور نام جو  
 ز اعمالِ ثقلین بہتر بود  
 دل از مہراں چہاں خالی مکن  
 کہ کینے یکے ہست و کینے ہمہ  
 کہ دیدم نوشتنہ بہ کتبِ سیر  
 دو کس می نمودند از دستاں  
 ہمی بود ہر یک ز دیگر بری  
 یکے بود بدینا دگر کور دگر  
 بہ کعبہ ردئی برگ رہ برگزنت  
 بدو گفت آن محمدا بکار  
 بہر با خودی مرد راہِ خدا  
 زیارت کینی قبر باب بتول  
 بیایس بجاڑ مکن پس نگاہ  
 رسانم بدان روضہ مصطفیٰ  
 دزاں بآن مرد سنی سپرد  
 بت رسید زان سنگ زباں رافضی  
 بنوعی دگر شد روان خامہ اش



کشیده زانباں خود نامه را  
 نوشته بد آن کافر سگ بفر  
 بصد چشم آن رقعہ را پاره کرد  
 چو روز دیگر مرد انباں کشاد  
 بجنسہ سماں رقعہ بود اندران  
 سیوم روز آن را در انباں بید  
 فرو ماند ز آن سستی از موش رفت  
 اگر خواست ورنہ بہمراہ خویش  
 چو در روضہ خاتم الانبیاء  
 سماں رقعہ را نیز بر تباب کرد  
 در اثنا ئے آن حال خویش بود  
 بان چہار اصحاب مجلس رسول  
 ز مجلس بیا خواست عادل عمر  
 کسی کو بود شیعہ از علی  
 چہ باشد نرانی چنان سگ لعین  
 کہ ان سگ لعین را کشدم علی  
 کہ دشمن شما دشمن او بود  
 سماں سگ رسن بستہ بر پاؤ دست  
 بگردن زد و ذوالفقار و سرش  
 بان مرد سستی بگفتند ہاں  
 بلز بید از ہیبت آن مرد دیں  
 نوشت آن شب روز تاریخ ماہ  
 پرسید از حل آن بد مال  
 فلاں شب فلاں روز در خواب بود  
 تنش را در آتش در انداختند

کہ بیند چہ دارد ز مدخ و ہجاء  
 در آن لعن شیخین سخرخ بسیر  
 پس از یادہ کردن بخاکش سپرد  
 در انباں بد آن رقعہ بے کم زیاد  
 دیگر یاد ہم بارہ کرد آنچنان  
 نمی گشت گم رقعہ آن پلید!  
 دریں رقعہ سرسیت با خود بگفت  
 ببرد و سر از خجالت افکند پیش  
 برنت دزیارت نمود از صفا  
 دل از غصہ بر بود اندوہ و درد  
 در آن خواب پیغمبرش رخ نمود  
 مرتب شد آن مرد بود خمول  
 بگفتا کہ ای شاہ خیر البشر!  
 بما لعن گوید سگ را فہی  
 بگفتا نبی رحمتہ العالمین  
 زندگرتش را دریں دم علی  
 بیوم الحساب او بدوزخ رود  
 در آنجا بدہ کان یل حق برست  
 جدا شد بخون غرق شد پیکرتش  
 پدید می نرانی چنین گم ہاں!  
 برآمد ز خواب فرودش یقین  
 سفر کردہ آمد چو در جہانگاہ  
 بگفتند کشتہ شد آن بد خصال  
 سرش را بریدند در خواب بود  
 در آتش چو روش سہ ساختند



بگویم اگر بشنوید از یقیس  
 بگفتند تحسین بر آن نیک مرد  
 ز بدگویی رخصت تائب شدند  
 که اینست سزای چنین بد زبان  
 یالُ باصحابُ با صد صفا  
 که خود را سپرد در پیش ما  
 که بر رای او ناطق است کردگار  
 فدا کرد بر نام خیر البشر  
 که از هم گنان برد تیغش سبق  
 بکن از کرم این دعایم قبول  
 بقول الا اللہ پس از لا اله  
 زیارت کنم قبر باب بتول  
 ہمیں خواہست باز خواہم ہمیں  
 بموٹے سفید بہ پیری ہم میں  
 مراکن چومویم تو ردی سفید  
 بایمان بر زین سمائی و بال

بگفت ای گروہی پر از داد و دیں  
 دزان پس همان قصه را نقل کرد  
 بسا کس که عیست پذیر آندند  
 منادی نمودند در ہر مکان  
 خدا یا بحق رسول خدا  
 بحق ابو بکر آن یارِ غار  
 بحق عمر عادل و دودہ دار  
 بہ عثمان کہ مال و سر و سیم و زر  
 بحق علی دلی شیرِ حق  
 بحق دو ابنی بنت رسول  
 کہ مرگم بایمان بکن یا الہ  
 بمیرانم اندر جوارِ رسول  
 چنین مدعایم بود از یقیس  
 بہ بجز و نیاز و فقیریم ہم  
 تو چون شرم داری ز موئی سفید  
 نخواہم ز تو ملک مال منال

## در مدح پادشاہِ رُدراں احمد بہادری گوید

ز در گوہر کردہ آفاق پر  
 ختم پیش شاہ سکندر منش  
 ز طبع چو بالازند سر سخن  
 کہ روشن شود سپرخ تا قراب  
 بر آدم طبق از درد پر بردن  
 کنم بر سر ہا جانش نشار

سخن چون ز رشتہ بیرون رخت و  
 بہ آنست کان بدیہ را پیشکش  
 کہ در صفت آن شاہ دشمن شکن  
 ز مطلع سخن سرزند آفتاب  
 دران نور از بہر سکت کنون  
 چو بوسم در دولت شہر یار!



خداوند گیتی بعدل و امان  
 بود حکم او چون قضائے حکمراں  
 چو تاج سلاطین بگوهر بلند  
 ز کرسی بگریسی سرسرواں  
 دل از حکمت اسرار حق پر ضیاء  
 که ز آصف نسب نامه با دی رسید  
 که اجداد و اجداد آن نامور  
 بعالم وجود آمده شاد کام  
 که خالد ز اولاد آن پُر و ناست  
 ز افغان بن آصف آمد پدید  
 پدر بر پدر آمد این شهر یار  
 دو عالم از او پرورش کور بود  
 ز نام او راں برده گوئی عشق  
 ضمان را امان و امان را ضمان  
 کدام است کاین پایه اش در خور  
 جهانگیر و هم تاج بخش شهبان  
 نهادند دیده سراں صد هزار  
 شده خاک گم از دران سر مره ماند  
 طلب کرد خاک وی سر مره بایت  
 پیر از خاک شد ماه از ماه خاک  
 فرود آیدان ماه بوسد زمین  
 همش بر فلک مه زمین بوس کرد  
 تبا و بل شاه لیش گردن زند  
 ستانداست الیم چون مهر و ماه  
 بایں رفعت ست آسماں پست او

شہ اسکنند شایہ داران شان  
 بود سیر امرش چو سیر اختران  
 بگوهر در از سروران سر بلند  
 بود میوه دل بلند افسران  
 جگر گوشہ آصف برخیا  
 سرور دل خالد ابن ولید  
 کتب ہائی تاریخ عالم نگر  
 تختین سپر آصف افغان بنام  
 از او دیو بند آصف برخیاست  
 پسر بر پسر خالد ابن ولید  
 زاد لاد آن شیر دل نامدار  
 ز ہر دو جہش کعبہ ارکان بود  
 یکے دیو بند و گھر سیف حق  
 بعدل و امان شاہ دُر دران  
 چنیں پایه اش از قمر بزرگست  
 جوان بخت شاہ خدیو جهان  
 بخاک درش چون بہنگام بار  
 ز سر مرہ کہ ہر چشم برد نشانند  
 ز اہل بشر کہ بردر شتافت  
 ز سیم سمندش زمین گشت چاک  
 ہمیں خواست پیشش کہ چرخ بریں  
 زمینش بر آسماں رفت گرد  
 چو بر قتل دشمن غریمیت کند  
 بہ تنہا بہ میدان زند بر سپاہ  
 چو ہمزاد شد جو د بادست او



<p> نزد سینه جزم سماں تا قیام  بجنبد چو لوه از مکان مصاف  رو ذتاکه مهتاب بر هر زمان  ز حق کامیاب از جهان حکمران  ز ممتاح ادشده به نخبیر بلند  سلحدار مهر و ننگ پرده دار  که تا هست لازم مکان تا زمان  نه شاهی که ظل الهی و نیست  مظفر بکن بر عدو جسا و دوان  بود نام شان ناصران نام جو  بداندیش مغلوب مقهور باد  دریده دل و بسر و در سپاه </p>	<p> بود بر کاف حکمش بدم  بکمش نداد قدم کوه قاف  بود تا که خورشید بر آسمان  شبه در دریاں بود در جهان  سر چیز او هست ز اختر بلند  بدر گاه ادشده به سنگام بار  بود بدتش را لزوم مکان !  سزاوار اورنگ شاهی و نیست  خدا یا تو این شاه گیتی ستان  منور کن اسلام از نیغ او !  که چشم بدان روی او دور باد  قلم و اربادش عدو دیر گاه </p>
--	--

## در دعا و ثنا حضرت امارت فلک پناه گاه امیر نصیر خان حاکم بلوچستان غالب جنگ بلوچ و ابروئی احمدی گوید

<p> نه خان بلکه جان و روان بلوچ  معینش رسول خدا دستگیر  نگهداری از حادثات جهان  بایمان و احساس فرخنده داد  بفضل و کرم عمر او کن دراز  مکن هیچگاهش ز غم دل شکست  نگویم ز جباه و جلال چشم  ز جود و کرم دین و داد و حیاش </p>	<p> الهی بحقیقت که خان بلوچ  سپه دار دین خان غازی نصیر  که در سایه شاه در دران  بتوفیق طاعتش زنده داد  جهان آفرین کار او را بساز  ز گویائی خاموش و شپارد مست  بمدح و ثنائش زانم مستلم  بگویم ز انصاف و عدل و سخاش </p>
--	--



بحق نبی رحمت العالمین  
 بعلم و عمل حرمت دین فرود  
 کرد شد بدید آسمان و زمین  
 امید از خداش بود نئے ز غیر  
 کہ روشن چو ما هست در لیل و نوح  
 بخود و کرم داد و دین مستقیم  
 شد این و آسیب دشمن ندید  
 رسیده بمقصود و آرام دل  
 نہ صد بلکہ افزون ز حد عدد  
 ندارد پسندان کریم الشیم  
 گیرند ز کبریاں یل از جہند  
 الہی نور زین شجر شہرہ نیز  
 بساید جہیں بر در محبتی !  
 رسد زین شرف بر ملائک سرش  
 ز بحر آن سید نامدار  
 از وجود از سوز دل سازد دل  
 بیدار او ہر زمان شائق است  
 ندارد زناش گئے فرشی  
 بحق توئی حائق ذوالجلال  
 نصیحت بکن رویت مصطفیٰ  
 سوائش بکن یا الہی تبول

الہی ہمیشہ بدارش برین  
 براہ خدا استقامت نمود  
 بداند خدائی جہان آنسریں  
 کہ دار و دسمہ وقت نیت بخیر  
 بوصفش نباشد چو هیچ احتیاج  
 کہ هست این نسر بیا کریم از قدیم  
 اگر زینہارے برس در رسید  
 نہ آسیب دشمن کہ با کام دل  
 کد این یکے را بگویم ز صد  
 در این شرح گرم بر انم تسلیم  
 ہمہ کسر نفسی تمساید پسند  
 ہی عظم حج دار دو علمہ نیز  
 ریاضت کند روضہ مصطفیٰ  
 کشد سرمہ در چشم خاک درش  
 بریزد ز چشم آب عشاق دار  
 بگوید بہ محبوب خود زانہ دل  
 بعشوق نبی عاشق صادق است  
 بخواب دیہ بیداری دیہ شہشی  
 یہ بیند جمال نبی با کمال  
 بنورانی ایضا ترجمہ نما  
 بپیشش اندر جوار رسول

**در بیان و سخن سخن و کویان شعر اے متقدین گوید**

بیای سخن شرح کن وصف خویش کہ از ہر صفت وصف تو بہت پیش



نگفتی کسے گر نبودی سخن  
 بغیر از سخن صیبت عالم نبود  
 گہی بر ہوائے علم برکشند  
 جہاں را طفیل سخن خوردہ اند  
 سخن چوں نہ سنجیدہ سرسری  
 سخن ہائے سنجیدہ بین چون بود  
 سخن پروران چون سخن درکشند  
 زعرش اند بلبل سخن پروران  
 نلامی کہ با خضر بودہ جلیس  
 بگفتا بہ مخزن کہ اسرار غیب  
 کہ سیر خدا در سخن پرورسیت  
 پس دیش قلب و صف کبریا  
 بریں قول حسان شاعر رسول  
 کنی امی خردمند تفسیر دان  
 بمعراج زنت و پس آمد بجائے  
 بعینہ سخنہائے ناگفتنی  
 چون انشا نمودہ فصیدہ حسان  
 از ان رو رسول خدای کریم  
 کہ قندی العرش کنز بران  
 گفت اولاً شعر آن بوالبشر  
 چو شاعر بود بر ولی خد را  
 اویس زن و حسن بھرست  
 و گر چہ جنید سنت در بازید  
 چہ ذوالنون مصری چہ شامی علی  
 بجز این دگر اولیائی جہان

چو حیواں ہمہ بستہ بودی دہن  
 نظیر سخن نامدہ در وجود!  
 گہی در نگار قلم درکشند  
 کہ مہر سخن از سخن کردہ اند  
 بودیمچو گوہر بر گوہری  
 کہ دل کشش دل آونیر موزوں بود  
 بہ سلک سخن راز حق درکشند  
 چہ مانند آخر بایں دیگران  
 بخلوت گہش ندیدم انیس  
 دران مخزن است بے شک غیر ریب  
 کہ ایں سایہ از پایہ پیغمبرست  
 چو شعر ایں آمد بہ پیش انبیاء  
 بود شاید ایں شہادت قبول  
 کہ چون آن شہ شافع اس دجان  
 رموز خفی را شنید از خدائے  
 رموز نہانی و نہفتہ نے  
 ہماں سر اخصی نمودہ بیان  
 بگفت ایں حدیث از بیان سلیم  
 مفاتیحہا السنۃ شاعران  
 زاداد او شعرا ہم بد میر  
 بجز شعر نبود ولی بیخ جا  
 دگر پر بغداد از دپرست  
 دگر شاہ ملتان شیخ فرید  
 چہ حافظ چہ سعدی چہ جامی ولی  
 کہ ترشش تفصیل ناید بیان



از ایشان نبود سرت بی شعر کس  
 کند اعتراض بریں قول من  
 که امست نامش نیاید نهفت  
 بریں خستم کردم والسلام  
 نفهمیده منش از ثواب  
 کم و بیش آرد عبارات آن  
 بتوصیف و تعریف نشان بیش و کم  
 بر اهل خرد نیست این حسرت بد  
 اگر پس بری شعر خوانی تو خویش  
 که شعری که از شرع آرد بیان  
 تو یا بوشش دل معنی این نکته داں  
 بود هرزه نزل شعرش مخوان  
 بخوان مشنوی مولوی رانجو  
 بجان و دم هر ذکی و غسبی  
 که در گنج ام قاضی از جد داب  
 ز فضل و هنر گنجه را قاضی  
 ز احوال خود هم سخن گفتنی ست

همه شعر موزون بگفتند و بس  
 سخن این که گر حاسدی زین سخن  
 بگویم ولی که شعر نه گفت  
 نخواهد یکی را بگفتن بنام  
 اگر در حدیث ست شاعر کذاب  
 که در مدح و در وصف و در هر بیان  
 نمایند عراق و اعسلام و هم  
 چو در نفس خود شعر هم نیست بد  
 و گم رانی شرعست از عین پیش  
 من این وصف شعر نمودم بدان  
 بود عین شرع و شعرست آن  
 و راز شرع شعرت بود بر کران  
 که حیض الرجال ست آن شعر تو  
 من از اصل حدام شرع نبی  
 همیدانم از نسب و از حسب  
 ز دوی نسب نیز عبا سیم  
 چو از بهر مردم گوهر سفتنی ست

## در بیان احوال خود و سبب تالیف کتاب گوید

بود زینت و زیب فرخنده گی  
 بدست آرتا توری از و یال  
 هر آنخت بگویم بدل می نیوشش  
 از آن آهین از کسب خود بر خوری  
 و ز کسبت از کار بازاری ست

اگر مال و اولاد در زنده گی  
 دله مال و دولت ز کسب حلال  
 کدام است کسب ایچوان و ایوش  
 اگر پیشه است سدا آهنگری  
 و گم از خیاطی و تجاری ست



مرا نچت بود پیشه ای پیشه ور  
 کسی کو پدر پیشه را ترک داد  
 وگر رزق مقسوم خود میرسد  
 از بس رومن این خون دل میخورد  
 چو استکندر رومی نامور  
 یفرمود گر کسب خود هر یکے  
 کہ هر پیشه در پیشه خود کند  
 کسے کو پدر پیشه را ترک بست  
 پدر پیشه ام است تا ضعی گری  
 بن دار گوشی خداوند موش  
 من اول به گنجای تا ضعی یدم  
 کہ مفتاد لیشیت از اب و جد مرا  
 ازان دم که عادل مشردده دار  
 فرستاد افواج اسلام را  
 بران فوج اسلام بوده امیر  
 چو افواج اسلام آمد بند  
 گرفتند آن ملک اسلامیاں  
 ازان آباد اجداد من!  
 پرا نچه از رسوم قضا میرسید  
 دران شغل بود پس از سال سی  
 ہم از نظم و ہم نثر و تاریخ نیز  
 بعالم عرب و فارس و توفانی دلم!  
 ہم از مثنوی و قصائد غزل  
 دی گوش با من کن ای تیز بوش  
 ز تصنیع و تعیب و در قافیہ

بخور نان ازاں پیشه ای پر بند  
 سز و گر نباشد در سنتش نثر اد  
 طلب کردش هست شرط خورد  
 کہ رزقی ز کسب بدست آورم  
 بہ تخت صفایان بر آمد بفر  
 خورد نان اگر پیشش در آند کے  
 جز ایں ہر کہ تیکو کند بد کند  
 سز و گر نثر ادش نباشد دست  
 بہ قاضی گری ضم بدہ شاعری  
 کہ گویم تو حال خود ای سر دش  
 در اشغال آن امر راضی یدم  
 بموردشے آمدہ ایں قضا  
 دران ملک اسلام کرد آشکار  
 محمد بن القاسم بادنا  
 امیر کے کہ اور انباشد نظیر  
 دل درانی شد گشتہ خوار و نثرند  
 بدر رفت و کفر و کفور از میاں  
 اے یومنا از من سست جاؤ من  
 ہمی شد کفاف ار کم سست مزید  
 شد از خواندم میل در فارسی  
 بسے نسخہ دیدم بہوش و تمیز  
 شدہ مائل و شد ازان عالم  
 در اشعار موزوں نمودم عمل  
 مشور نجہ سر حہ آن گویم نموش  
 اگر بینی از دانش و وافیہ



بہ بینی زہر صنعت او د لیل  
 بہر نوع واقوات بینی قوی  
 اگر شاہگان بود رائگان  
 ز اشباع درس ممکن رستہ خد  
 ازاں نیست این نسخہ ام نیز دور  
 ز غیر مرتب ہم ای حتی پرست  
 بہ بینی در ابلیت اس مثنوی  
 نہ بینی بوزنش کم دیش حرف  
 نیابی در و جز ثواب ای عزیز  
 تو از قافیہ ای یل تا مجو !  
 دل تو شود ہم ازاں حرف صید  
 بگوئی کہ صد آفریں ای عزیز  
 یک فقرہ اش بے معانی مدان  
 کشادم بانصاف گر بنگری  
 کہ بر این تمیز و حسد آفریں  
 کہ ہر چہ آن بگویند من گفتہ ام  
 کہ بیند ز انصاف و عقل اندر  
 پراگندہ طعم نمودست جمع  
 کشدم بیاد از چنیں خامہ  
 کہ تا بد ز رفتن کسی را عنان  
 کہ از من نگاہے درس من بود  
 بدش بزنگوئی من سنت شایدم  
 بگویم کہ فاء تو بمن مٹا  
 نشد بے ہتر یاد بر یا سچاکس  
 نوشتم بخان کریم الشیم

ز حد و تا کیس و قید و خیل  
 ز مجہول و معروف و روف و روی  
 بود کم در وقافیہ شاہگان  
 نفاذست د مجربیش توجیہ و خد  
 وے چوں را دست عند الضرور  
 ہم از لف و شہرت مرتب پرست  
 ز نر صیح لفظی ہم از معنوی  
 چو تقطیع او را بخوانے شکر  
 ز تردیف و تقلیب و تحسین نیز  
 نہ بینی ز اقوالے اکفا در و  
 اگر بنگری در وی از حرف قید  
 تیار بخش از بنگری از تمیز  
 اگر زوف قلب ست و گریکس آن  
 زبان چون بہ شعر و سخن گستری  
 کنی بر من احسنت صد آفریں  
 چنان نیست عیبی کہ نہ ہفتہ ام  
 امید بود از سخن پروریں  
 سخنہائی چندس کہ از بہر کس  
 بر آمد آن تا بہ ہنہ گامہ  
 کہ نبود امیدے چنان بر جہان !  
 ہمیں یاد گارم پس از من بود  
 دگر گفتن بد کند حاسدم  
 گر انگشت بر حرف من می نہی  
 ہمہ پرین گفت گوہست دس  
 غرض این کہ ہر عرضہ مطلبم



بنظم دری بوده منظومه اشش  
 بسی عرضه بود از عبارات و نظم  
 بفرموده خان زماں یار با  
 چرا یک کتاب تصنیف خویش  
 که نامت بماند دریں روزگار  
 بگفتم بحشم ای کریم الزماں  
 چنی چند بار آن مبارک سیر  
 دریں فکرم اما بدل داشتتم  
 کتابی نویسم بوصف و شناسش  
 حسب ہم نسب آن عظیم المکان  
 روان سازم از مدح آن خامه را

که خان می شد از خوانشش دو خوش  
 عبارات بل استعارات نظم  
 بمن از تطف که نور اینا  
 نسازی چو تصنیف سازان پیش  
 بزم خسر دپوراں یادگار  
 ولے می نمودم تغافل در آن  
 بگفتا بگفتم بحشم و سر  
 که در وصف آن بحر جود و کرم  
 بتاریخ ایت وجد و باجایش  
 نمایم بیان شرح دار اندران  
 تتبع محم نظم شهنامه را

## در بیان رفتن خوب قلات و امر کردن بندگان حضرت خالصا جهت تصنیف کتاب گوید

چو رفتم به قلات آن نامور  
 در آن روز با داشت فکر جهاد  
 منش عرض کردم که خان دین  
 چو گشتی منظر بر اعدای دین  
 من ایم بای نغزده، سراه تو  
 خدا و رسول از تو راضی شود  
 شود از تو خوشنود چون پادشاه  
 ز اشکار بود یاز دیره رستم  
 نماید چون شاه این کرم گستری

بدیدم رخ آن مبارک سیر  
 به سکه های ملعون آتش نهاد  
 ثواب غذا یافتی از یقین  
 خدایت معین باد و دولت قرین  
 بشرطیکه ای عادل ناجو  
 ز شاه جهان سرفرازی شود  
 دیدم ملکی از مرحمت مرترا  
 دیدم مرترا از عطا و کرم  
 مراده دران ملک قاضی گری



شہنشاہ غازی و درِ دران  
 بسے کر دم ای ابر داد و دہش  
 بنام آن شہنشاہ عالی جناب  
 در آن شہر از مرحمت گستری  
 کنی مرحمت از عطای خودم  
 نویسم ظفر نامہ ای محترم  
 کہ باشد بالفاظ و معنی درست  
 چو ملکم دیدت اور ذوالمنن  
 مواجب ہم از شاہ گبرم بسی  
 بر عافلاں ای سخن روشن بست  
 یدشت آہوئی تا گرفتہ مر بخش  
 امید چنانست پیش خدا  
 اگر مہربانی نماید دید  
 بدستت رسیدی کم و کاستی  
 اسویت کند از تطف نگاہ  
 بر بانائے خویشت کنی سروری  
 بخوردی تو وہ ماہ خون جگر  
 یرم تحفہ تا شاہ درِ دران  
 بر آرد امید تو ان محترم  
 کہ آن صلہ سنت بود از سنن  
 خداوند لولاک آمین جزا  
 بمان در جہاں مکرم و محترم  
 گرفتہ بامر آن بل حق پرست  
 رواں کردہ نوشتہم آن نامہ را  
 ز نعت رسول شفیع الورا!

و گری عرض کن پیش شاہ جهان  
 کہ وصف و دعا و ثنائی سرش  
 نوشتہم چو دیباچہ این کتاب  
 کہ بدید مواجب ز قاضی گری  
 و گری صلہ شعر ہر چہ از کرم  
 کنم نیز ز نجیادوات و قلم  
 تنبیح شہنامہ سازم تخت  
 بگفت قبولم بود ای سخن  
 توئی قاضی آنجانہ دیگر کسی  
 و گری صلہ شعر تو یرمن بست  
 کہ گفت بست روستم خداوند خوش  
 سماں ملک و آن مال و ہم آن قضا  
 کہ شاہنشتی عادل پرخسرد  
 دیم مژرا آنچہ درخواستی  
 و گری نے حکم عرض در پیش شاہ  
 دید پایہ ات را چنان برتری  
 کتاب کہ نوشتہ در سفر  
 یہ پیش شہنشاہ گیتی ستاں  
 بہ بیند دران از نگاہ کرم  
 دیم مژرا صلہ شعر من  
 نہ پیغمبر حاتم الانبیا  
 و ناکردمش کامی سبحاب کرم  
 از انجیادوات و قلم را بدست  
 تختیں بہ کرم مل حنامہ را  
 ز تحمید و شکر و سپاس خدا



زتالیف این نامہ رنگیں پرند  
 بودہ ورق کاغذ خوش نشان  
 چنیس پنج جسد آمدہ درتلم  
 ہمی خواند این نظم شیریں زبان  
 خداوند جود و عطائے نامور  
 خود آن نظم درخور تحسین بود  
 بدل ہم آن نکتہ از ہوش کرد  
 بہ بحر رمل گفتی این نظم را  
 پسیدہ مطبوعہ اہل دل  
 بہ بحر رمل شد پسند و عزیز  
 تتبع کنی گزر شہنامہ اش  
 کنی شرح خوش تر بود ای فطن  
 بعالم شود اسم در سمت نکو  
 بسے میل دل دارد آن کامران  
 بہ بحر تقارب رواں نامہ را  
 زخان عظیم المکان ہوشمند  
 بر آرم از ان نامہ در روزگار  
 بین تا کجا میرسد ترک تاز  
 بہ پسماندہ گان چارہ سازی کتم  
 کہ جنت بود جانش رضوان مکان  
 مرا میرسانیدہ بر ماہ سر  
 میسر شدی ہم ز نو و کہن  
 خلف ماند صاحب دل از دے بجا  
 خداوان و فرخندہ خو و عمل  
 کہ سرالابہ است و لذت و نثر اد

ز دیباچہ نامہ اوراق چند  
 دو جسد و گرتا کہ ہر جسد و آن  
 و گر چند اوراق از قصتہ ہم  
 در اشکار پوریک شہی پیش خان  
 کہ خان خردمند فرخ سیر  
 پسندید و بسیار و تحسین نمود  
 بہر نکتہ از ہوش جاں گوش کرد  
 پس از آفرین گفت نور انیا  
 اگر خوش بود نظم بحر رمل  
 کہ آن مثنوی مولوی روم نیز  
 ز فردوسی طوسی خوش منش  
 و لے گر بہ بحر تقارب سخن  
 عجب خوش نما باشد آن نظم تو  
 بہ بحر تقارب چون دیدم کہ خوان  
 ز سر برگرفتم دیگر حنامہ را  
 نمودم کہ باشد کہ طبع بلند  
 کنم صید این دام شاہان شکار  
 و گر بارہ این نقش چینی طراز  
 ہم از صلہ اش سرفرازی کتم  
 اگر زندہ بود حنان کلاں  
 ہمی دید این نامہ آن نامور  
 ہمہ آرزو ہائے دل خواہ من  
 کنون برگرفت آن سحاب عطا  
 خداوند انصاف علم و عمل  
 کند ہر چہ گوید نہ کم نے زیاد



گر از مغرب آید بدون آفتاب  
نگردد سخن اہل یل کامیاب  
گر از جائی خود کوہ جنبد بجائی  
بخندد سخن ان یل رهنمائی  
کہ ان صادق القول و فرخندہ نام  
نرفتنہ بجز راستی نیم کام  
خدایش ہمیشہ بر این راستی  
بدارد چنان بے کم و کاستی

## در بیان حسب و نسب بلوچان گوید

بیای سخن گوئی صادق سخن  
بیا ای سخن گوئی صادق سخن  
نجرده کہ اصل بلوچ از کجاست  
نجرده کہ اصل بلوچ از کجاست  
کہ این فرقہ نامی از چه سبب  
کہ این فرقہ نامی از چه سبب  
چه طورست کاین جمع در مردمان  
چه طورست کاین جمع در مردمان  
بگفتا بگویم تو ای رتبیق  
بگفتا بگویم تو ای رتبیق  
سماں حسره کہ بود اسم رسول  
سماں حسره کہ بود اسم رسول  
بگفتم پس حسره را اگر نبود  
بگفتم پس حسره را اگر نبود  
پس را خدا داد دیگر پر  
پس را خدا داد دیگر پر  
نہ بینی کہ آل رسول خدا  
نہ بینی کہ آل رسول خدا  
چو این را شنیدیم یقینم فرود  
چو این را شنیدیم یقینم فرود  
ازاں شیر حق راہ وجود و کرم  
ازاں شیر حق راہ وجود و کرم  
بہ سماں نوازی سمرگشته اند  
بہ سماں نوازی سمرگشته اند  
سپہ خانہ دارند و صحرائشیں  
سپہ خانہ دارند و صحرائشیں  
اگر تہمتی راز طعنہ زنی  
اگر تہمتی راز طعنہ زنی  
ازاں زن و زان زانی زشت رگ  
ازاں زن و زان زانی زشت رگ  
وگر زینہ سادی رود پیش شان  
وگر زینہ سادی رود پیش شان  
بگویند باوٹ و در لفظ خویش  
بگویند باوٹ و در لفظ خویش  
نختیں وطن در عرب داشتند  
نختیں وطن در عرب داشتند

یمن گوئی احوال نوسا کہن  
یمن گوئی احوال نوسا کہن  
حسب از نسب شان بگو قول راست  
حسب از نسب شان بگو قول راست  
عزیزست اندر جہاں از نسب  
عزیزست اندر جہاں از نسب  
شدہ در سخا مشہر در جہاں  
شدہ در سخا مشہر در جہاں  
ز اولاد حسره بود ای شریق  
ز اولاد حسره بود ای شریق  
تفصیح الامم شاہ باب بتول  
تفصیح الامم شاہ باب بتول  
ز دختش پسر آمد اندر وجود  
ز دختش پسر آمد اندر وجود  
چنین تا شد اولاد آن نامور  
چنین تا شد اولاد آن نامور  
شرف یافت از دختر مصطفیٰ  
شرف یافت از دختر مصطفیٰ  
کزیں راست تر نوع دیگر نبود  
کزیں راست تر نوع دیگر نبود  
بماند اندرس فرقہ محترم  
بماند اندرس فرقہ محترم  
بجود و سخا مشہر گشته اند  
بجود و سخا مشہر گشته اند  
غیور اند و کار ناموس و دس  
غیور اند و کار ناموس و دس  
چو بشنوند از کسے برزنتے  
چو بشنوند از کسے برزنتے  
ز غیرت بریزند و خون ہمچو سگ  
ز غیرت بریزند و خون ہمچو سگ  
ز آسیب دشمن بیاید اماں  
ز آسیب دشمن بیاید اماں  
نہندش سر و مال خود را بہ پیش  
نہندش سر و مال خود را بہ پیش  
بدل کسم آل عباد داشتند  
بدل کسم آل عباد داشتند



شد از دست او آل احمد شهید  
 که بوده سپهر پنج از یک پدر  
 سیوم بیوت چهارم جتوئی شماره  
 به پنج بد پنج ایل ایچوان!  
 به یاری به پیش حسین علی  
 رسیدند در کربلا آن زمان  
 که ریزند خون زان گروهان شین  
 به قتل حسین آمدند از دغا  
 بدل سوخته چشم گریاں و بس  
 پھر بسید بر آل منعمیری  
 که در دین و دنیا بده زیباوزن  
 کله کوشه او بده سترنگون  
 که موران نمودند بر پیل زور  
 بسا دخران داد مشت غنی  
 بخاک از جیستان شای فتاد  
 بخاک آمد از شامیان همچو فرش  
 ازین کوچه که رو برای کنیم  
 که آمد درس کهنه دیر و در  
 ازین در طه جان سلامت نبرد  
 شده کشته فردان لسان شد ایر  
 به پیش یزید سیه دل بشام  
 کشایم نطلم یزید از بیان  
 حسین و حسن جمله گشته شهید  
 لسان رسم ندکان پدید آمده  
 که چشم عدو شد اناں پنج کور

همی بود تا کرد غلبه یزید!  
 شنیدم من از راویان این خبر  
 بنام آن کی زنده دیگر لشار  
 کورائی تو پنجم برادر پدان  
 که هر پنج حاضر شد از پردلی  
 به نفس خود آن پنج تن پهلوان  
 و لیکن مرخص نکرده حسین  
 که از شام دانه کوفه در کربلا!  
 بناچار گشتند زو باز پس  
 چون فوج یزید از شفاوت گری  
 شهادت پذیرفت و شاه حسین  
 تنش گشت آلوده خاک خون  
 فتاده سلیمان در پائی مور!  
 بهار علی بوستان نبی!  
 بر کشیده نبی بر سرش بوسه داد  
 سیری سرش سوده بر ساقش  
 بیانا به عشرت نگاشی کنیم  
 چه از جنس حیوان نوع بشر  
 که آخر لبه نامرادی و درد  
 چو آل عباس اندران دار دیگر  
 بردند آل نبی را بشام  
 از ان پیش ندیدم هم زبان  
 سخن مختصر چون حکم یزید  
 عوب هم بدست یزید آمده  
 از انجا همان پنج کس پیل زور



برفتند کو چیده سوئے حلب  
 بسر برده انداز غم و از مسال  
 کمر بستند اندر صباح و مسا  
 همه شیخ و شاب و برنا و پیر  
 که مقتول گشته بنی فاطمه  
 بماتم بسر موئی بگذاشتند  
 بود در میان بلوچان تمام  
 بلوچان مودار خوانند شان  
 بر آل عباد ظلم آمد پدید  
 ز دست یزیدی شقی و پلید  
 ز غیرت نکر دند حکمش قبول  
 بماندند و بودند زان هم نفور  
 به کرمان زمین از حلب کرده کوچ  
 پراگنده گشتند زان تاب و پیچ  
 بایل و به شکر بستند آمدند  
 ز اولاد لاسار فرخ سیر  
 ز جنگ و جدل هر دو آن نامور  
 گرفتند لامور و هم هند نیز  
 بختند و ناکام و در زیر خاک  
 و گریز زمین حکمران میشوئی!  
 چو خاکی شدی میروی زیر خاک

با ایلات خود از زمین عرب  
 لشکر حلب نیز یکچند سال  
 که از بجز در فرقت آل عبا  
 همه مردوزن از صغیر و بحیر  
 نغان می نمودند زین واقعه  
 بیک سال این تعزیت داشتند  
 بنوز آن ره رسم ماتم تمام  
 بسر موئی داند آن مردمان  
 چو آن ملک را بادشاه شد یزید  
 عذاب خدا باو بردی یزید  
 چون فرقه و دست آل رسول  
 بم اندر حلب سال چند از ضرور  
 پس از مدتی زان گروسی بلوچ  
 بکرمان بسر حد مکران و پیچ  
 گذشتند زان ملک سر کرده چند  
 یکے چاکر رند و گه سرام هم  
 ز تاریخ شان گشته باشی خبر  
 که از سنده رفتند در سنده نیز  
 برفتند و گشتند و آخر بلاک  
 اگر بر سپهر بریں میروی  
 یا گریز بلندی و گریز مغاک

## حکایت

یکے در حد مرد دیوانه بود نہ دیوانه بلکه سرزانه بود



شب و روز گشتی بکوه بدشت  
 گیاه خوردی و پوشش او گیاه  
 بسالی به شهر آمدی او دو بار  
 گریستی بگفتی که ای اغیار  
 ز سنجاب و ز قاقم و از سمور  
 ز توی و کتاں اگر صیف تاں  
 بما هم گزشتت از شما هم گزشتت  
 غم نیستی راحت زندگی  
 اگر بود سامان شمارا چه شد  
 بسامان نباید نمودن سرور  
 مع القصة گفتند و دیگر خبر  
 که این فرقه را نسل از اصف است  
 که بودش دو فرزند فرخنده خو  
 ز افغان شده نسل افغان پدید  
 بحکم روزگار از تغیر لسان  
 گواهی دید این سخن هم برین  
 که صحرا نشینند و مهاجران  
 چو باوٹ دار لیت آئین شان  
 ندارد کسی یاد زین بر دو قوم  
 که باشد کسی رافنی زین دو ایل  
 سپویم قول اینک که در دیره جات  
 شہی جعفر آن همچو شیر زبان  
 زاد لاد آن شیر لوده بلوچ  
 در آن غزوه صد زخم بروی رسید  
 ز بوطالب سنت این داخ از علی

چہن سال و یکمہند بروی گزشتت  
 باس دو عمل داشتی کیمیاہ  
 یکے صیف و دیگر شتا از زار  
 اگر صیف بگذشتت و آمد شتا  
 بہ ہر ہاشما داشتید از سرور  
 ہشادہی گزشتت است ای موسراں  
 شمارا نیفر و ذرہ ما کم نگشتت  
 نہ اندہ بما ہم ز انگندگی  
 و گرنیت سامان مارا چہ شد  
 نہ ز افلاس ہم با صبور و نفور  
 ز اصل بلوچ خجستہ سیر  
 کہ بود و یوبند آن یل حقیر ست  
 یکے نامش افغان و دیگر بلوچ!  
 بلوچ از بلوچ شد بہ بخت سعید  
 بلوچ از بلوچ شہرہ شد در جہان  
 کہ این سرد و قومند با ہم قرین  
 سبہ خانہ سازند و با برگ و ساز  
 بود ز اہل سنت ہمہ دین شان  
 درین روزگار از لیانی و لوم  
 ندارد کسی زین دو بر نفس میل  
 شنیدم چہن از زبان لغاتہ  
 کہ طیار مشہور شد در جہان  
 کہ در غزوہ موتہ بد میر فوج  
 ہفتاد دزان زخم ہاشد شہید  
 بخت پریدان جوان دولی



بلوچ سمت از نسل آن نامدار  
 بسکب دگر این گوهر سفته اند  
 نکر دم سر رشته آن را پدید  
 نکر دم درس کاخ آن را نگار  
 بمانند و تجسر نمودند و کوچ  
 با عزاز و اکرام پوشش و تمیز  
 به بیج و به مکران و بند و نشان  
 بمسانی ز ایلات شان خانه چند  
 از ایشان گرویی نخلت نمود  
 ز گهرام و لاشا و هم ایل چند  
 گذشته که آن سرد و شرح خصال  
 بسامان و باشکر و ایل و فوج  
 به مکران چون روز ماندند و چند  
 اگر رفتند راه کهستان به پیش  
 به گهرام رو کرد چاکر پدید  
 چگونگی دریں باب گهرام گفت  
 به راهی تو رو ما برایی دگر  
 به راهی دگر هم برین رفته اند  
 شده دعوی آن هر دو مرد فطن  
 دوره شد رحیل آن دو فرج سیر  
 از انجا براه کهستان شنافت  
 ره دشت را برشتا بید تفت  
 بگویم سخن از همه گیر و دار  
 بیاید که بنویسد این خامه ام  
 مکرم از احوال ایشان بیان

از و ماند اولاد در روزگار  
 دگر نوع این هم سخن گفته اند  
 و لیکن چو از عقل بوده بعید  
 چو از صدق بود آن سخن برکتار  
 بهر حال شهر حلب را بلوچ  
 نهادند درخ آن گروه عزیز  
 بکرمان و هم لار و هم سیستان  
 بهر جا بهره که می آمدند  
 بهر منزله که آمدندی فرود  
 بمان بمر جا که با ایلات رند  
 ز بجزری نبی مشتصد و شصت سال  
 ز کرمان زمین هم نمودند و کوچ  
 ز کرمان به مکران چو در آمدند  
 گذشتند از آن هم با ایلات خویش  
 دوره آمده پیش به ایشان پدید  
 که ما هر دو یکجا نخواهیم رفت  
 که خوش باشد این ای نامور  
 نوعی دگر هم خبر گفته اند  
 که از رند و لاشا و بریک سخن  
 از آن دور گشتند از یک دگر  
 مع القصد جا که عنان را تباقت  
 به گهرام از و شد جدا بر گرفت  
 گراز آخر کار رند و لاشا  
 دو چند و سه چندین چنین نامه ام  
 مطلب بسی دور ماندم از آن



در آمد به قلات سیوا رسید  
 که انبار او بد چو آب حیات  
 چگویم که ناید صفت در بیان  
 که بود است از همه پهلوان تر لیسے  
 ز اولاد موت آن یل پر کرام  
 ہمیرفت بر راه دین با ثبات  
 بجائی که خواهی رو آسے نامور  
 بمن داد حق در حیات و ممات  
 ره رود بولان گرفت او فراه  
 همی بود بر راه حق مستقیم  
 پس رفت دآند لیسر زود گر  
 یکے میرود دیگری میرسد  
 براه فنا شد که آخر فناست  
 کجا رفت گه سرام عالی مقام  
 بفرزند خود جائی خود را سپرد  
 ز دنیا بر رفتند در عقب او  
 به شهر وجود از عدم پانهاد  
 به بخت سعید آمد اندر جهان  
 نمود از پس آنچنان سازد برگ  
 نه خان بلکه جان جهان در رسید  
 ندیدم دگر در جهان مثل او  
 نزد هیچکس بادی از جنگ لاف  
 چو خان سمندر نمود آرزوی  
 همه کار از عقل و از سائی کرد  
 که هر سردری را کند سزگون

چو چاکر جدا شد ز بخت سعید  
 خوش در آن خاک پاک قلات  
 زیباغ و بستانین و اشجار آن!  
 ز رفقاؤ از افرایش یکے  
 بنام کج میر قنبر پینام  
 مسلم شدش حکمرانی قلات  
 بچاکر بگفتا که رو پیشتر  
 که باشد مرا حکمرانی قلات  
 از انجاره دان گشت چاکر بجاه  
 چو شد جائی قنبر قلات آن کرم  
 چو ادرنت جائیش گرفته پسر  
 چنین ست این عالم پر خرد  
 کجا رفت موت و جنتی کجاست  
 کجا رفت چاکر یل نیک نام  
 سر انجام چون میر قنبر بمرد  
 چنین چند اخلاف آن نامجو  
 به کم مدت آن میر احمد جواد  
 چو او رفت از دهر مخراب خان  
 چو مخراب خان رو بمخراب مرگ  
 شده خان عبداللہ از وی پدید  
 چنین خان دریا دل نامجو!  
 چو روستم به تنہا زوی در مصفا  
 گراز بعد مخراب خان نیک خوی  
 کہ ہر سندی سردری جائی کرد  
 ولیکن در آخر زگر دون دون



شدند از پیش مهترانِ دگر  
 بحکم مدت اندر زمیں کرده سر  
 ندیدند از چرخ راه نجات  
 قلات و قلاتی ز رنج آرمیتید  
 کز و با ادب بود و سرنیک و بد  
 نہ دم بلکه چشمی کہ بر ہم زند  
 نویسم از ان خان اشارت بد  
 کہ روزی اگر بر نشستی بنریں !  
 ہماں دیرہ و سند پنجاب ہم  
 بدرگاہ والائی خان کلاں  
 جہانے ہمید اندش والسلام  
 ز جودش رسد مہ سال و منان  
 شتر دادش کاروان کاروان  
 براتی کہ برتے بد اندر عمل  
 شود پیر شکر از نئے نیشکر  
 بر آسود در جنت آن پاک زاد  
 محبت بہ علمای و فقہر اگزید  
 ز دنیا میں برد با خوش بہر  
 بجان آفرین جان خود را پسرد  
 بجویم ز مطلب شوم دور تر  
 ز راہ سعادت اجل بردش  
 خدایا بکن دشمنش را تلف  
 مخور زیں کہن قحبہ دیگر قریب  
 بہر شب یکی را بہ بستردود  
 جنب مرد گر بر فلک سر بسود

ہمہ دیدہ گان سرورانِ دگر  
 چنین چند خان از پس یک دگر  
 نشد بیکس کامراں در قلات  
 چو لویت بان خان عالی رسید  
 چنان حکمرانی نمود از حشر  
 تہ زیرہ کسے را کہ او دم زند  
 دریں نامہ ہر جا کہ خان کلاں  
 سیاست چنان داشت آن خانین  
 بلرز آمدی کیچ و مکران ہم  
 زہر سوز سیدند ز نہاریاں  
 کدائیں یکے را شمارم بنام  
 سہ بردہ ام پرورش چند سال  
 درم دانش بود و گنج کراں !  
 از ویانتم صلہ یک غزل  
 نئے ظلمہ از وصف آن نامور  
 سر انجام چون جان بجان بخش داد  
 بخان محبت حکومت رسید  
 بداد دیش گشت سالار دہر  
 ز عالم بجز نام نیکو نبرد  
 گرا از آخر کار ای نامور  
 چو خانان سابق رسید آخرش  
 از و ماندہ ست خان حاجی خلف  
 منہ دل برین زال شوہر فریب  
 کہ فرزند او شوہر او شود  
 باین مستحاضہ ہر انکو غنود



کہ مثلش نیاید بعالم پدید!  
 شده خان در وقت از جہاں رسم خود  
 شب رنج را صبح فرحت رسید  
 عطا و سخا و داشتی ہر ہمہ  
 کہ جانش خیاں باد و ضیوان مکان  
 بعدل و عطا و کرم بود بیش  
 نمی ایستد زان بیان در کفم  
 نمایم ازس خان عادل زماں  
 برآمد جہاں یافت از غم نجات  
 جہاں را ز جود و معمم تازہ کرد  
 شجاعت سخاوت بہم کرد و ضم  
 نکرده بدستی تفاوت از ان  
 رزوی سخاوت بخت رسید  
 نماید قلم چو کہ ندید دلم!  
 کہ باز او روان شد درین کزیمان  
 نہ بردارد داد و دست آن جز سکاہ  
 ز مقصدی شرح کن قصہ را  
 بجائی پدر چون نشست او چہ کرد  
 بفرمودہ شاہ در دران!  
 وے داشت قرآن ہمیشہ بہت  
 ہمی کرد فرمودہ شاہ را  
 بہ کچی شدن در زمتان بدام  
 کہ قصدش بجز دین دگر نیست و بیچ!  
 از ان پس مراجع شدن زان جہاد  
 در ان کیچنامہ ست تفصیلوار

سر انجام او چون بخت رسید  
 محمد نصیر آن خداوند دور  
 بایں خان خوشنام دولت رسید  
 خوانین احمد زئی گم ہمہ  
 از لیستان گمہ بردہ خان کلان  
 ز آباؤ اجداد اجداد خویش  
 دگر رہہ بوضفش روان شد قلم  
 نہ بگذارم تازم طلب بیان!  
 چو ایں خان عادل تخت قلات  
 پدر وار رسم کرم تازہ کرد  
 ہمہ رسم جود و عطا و کرم  
 ہمان راہ رفتہ کہ خان کلان  
 کہ آن خان مرحوم و غازی شہید  
 بیان شہادت و راکی رسم  
 چہ گویم باین خامہ ای یاوران  
 ز اوصاف خان کلان نامدار  
 ہمی مانم ای خامہ بہر خدا  
 کہ ایں خان عادل زماں نیک مرد  
 سر انجام ایں خان عادل زماں  
 بہ تخت قلات آمد بر پشت  
 ہمینخواند و میرفت آن راہ را  
 ز فرماں روانی کھستان تمام  
 ذراں پس غزا کردن او بکج  
 ہماں قتل دنیار بی دین آذ  
 ہمہ بیک بیک حال آن نامدار



دگر ره چه باید بیان ساختن  
سخن گفته را باز پردازختن  
ازاں بگرم شرح جنگ سکاں  
به لایم و سر بند سازم بیان  
بیا ساقبا باده خوشگوار  
بمن ده که یایم دل از غم قرار  
خورم جاتی زان باده مستی کنم  
چو مستی کنم می پرستی کنم

## در بیان مجلس راستین بگان خان و فتن لغزنی که فارگوید

یکی روز خرم تر از نو بهار  
بر آراسته مجلس آن نامدار  
جهان بر مسند خود نشست  
گرفته تفاسیر قرآن بدست  
همه نامداران بر جای خویش  
نشسته بآئین خانان پیش  
بود داب آن خان عادل زبان  
به مجلس نشیند بدانش دوران  
تذوق حدیث کتب هائے چند  
به نرم دبر زمش بود ساز جنگ  
بهنگام بزمست حاتم زمان  
چون دست اندر آرد بشای تفنگ  
تفنگ که تیر اجل تیر اوست  
چو درگوشش اومی بردگوش خان  
منورشش نه بر دوازگوش گوش  
که بان دشمننت را دریدم جگر  
چو شمشیر بفرق فیضان زند  
چو از زه فتنه بر یکانش گره  
زده پوشش را اگر تیزین زند  
زده بترن خود نکرد استوار  
بخود سپرد دنیا و دوسر  
مع القصة بر مسند خویشتن  
بر آراسته مجلس آن نامدار  
گرفته تفاسیر قرآن بدست  
نشسته بآئین خانان پیش  
به مجلس نشیند بدانش دوران  
نهاده بده پیش آن بخت مند  
به یک دست قرآن بدیگر تفنگ  
بزمست اسفند یار جهان  
ز میوشش بدریا طرز دهننگ  
جگر هائی شیران پنجه اوست  
بگوید نهان کز عدو جان بختان  
که از جوشش دل می بر آرد خردش  
نگندم بخواری بخاکش نگر!  
روان جوی خون زان روان میکند  
بر آید ز سر گوشه آواز زده  
سرش تا مگر که دوپاره کند  
که دریا نجیب در چشمه سار  
که حفظ سرش را خدا را بر  
نشسته بدان روز آن تهنستن



و کیلی که یا شد همیشه عدیل  
 خدا ترس و حق گو و صدق صفا  
 اگر کوه آهن بود میسرود  
 به پهلوی چو دل میر ز رک نشست  
 زمهری و شکر بشیرین تمام  
 بخدمت گزاری به بسته کمر  
 گرفته تفاسیر تیر آن بدست  
 سخن در ثواب حج و عمره راند  
 تو گوئی سیاهی ز دل می سترود  
 که اینک ز دیره رسیده چیر  
 در آمد به لامور و ملتان زمین  
 بنامی مساجد بر انداختند  
 دل خان عادل در آمد بخوش  
 تغلب نمائید بر اسلامان  
 کز ان اهل اسلام شد مضرب  
 کنم قتل سکهای بیدین لعین  
 بر دم بدرم سر و سینه شان  
 که احسنت گویند کبر و بیان  
 که گردند غرق اندر آن سزگون  
 بر آرم از جان ایشان دمار  
 به گفتا چه گوید فتوی درین  
 همه صدق و جمله صفا با صفا  
 بهراغین او بود و زیب و زین  
 بقلات شد خاصه ترجائی او  
 ز هر علم کان آمده در وجود

بدست بمینش نشسته و کیل  
 نگو خواه آفتاد خلق خدا  
 بیک تیر تند بر آن پر خسرو  
 بدست چپ آن عادل حق پرست  
 همان شاه غامی مصری بنام  
 بیابد لصدقه چو بدار و گریه  
 در آن روز آن خان نردان پرست  
 مطالعه همیکرد و همه خواند  
 آداب مناسک ز حج می شمرد  
 که در بان میری درآمد ز در  
 که سکهای بیدین و کافر لعین  
 ز لامور تا دیره در تاختند  
 چو خان این سخن را شنیده بگوش  
 که حیف است کین فرقه کافر این  
 نشود دار اسلام دار الحرب  
 غنیمت بود و اجیم جنگ دین  
 ز تمیغ بر فرق آن کافران  
 کخم دست بروی برای حربیان  
 برانم از ایشان یکی جوئے خون  
 بسوزیم اجساد ایشان بنار  
 بر سید فتوی ز علمائے دین  
 نخستین علامه سید ریاض  
 که چون عین انسانست و انسانیتین  
 بقند بر گرد بود مادامی او  
 چه تحصیل از علم حاصل نمود



ز منقول و معقول علم رسول  
 بچ رفت و حج کرده حاجی شده  
 مشرف چو از حج شدن نیک خو  
 که با دابرو صد درود و سلام  
 نبی الورا شاه باب بتول  
 فقد زرنی بے سخن جیتنا  
 بیامد قلات با احترام  
 که باد از دنیا و دین کامیاب  
 در آموختش آن معلم عجیب  
 بفقہ و حدیث آشنا ساختش  
 گزارش کناں باوی آموخته  
 ازاں مایه اش صاحب گنج دید  
 سحاب سخا ابر دین و دون  
 که در سخن از قریب و بعید  
 شود منصف اندر جواز کریم  
 کند جمع علماء بر صدق و یقین  
 برسد ز علماء فرخنده کیش  
 بچن حکم گوید بیل کامیاب  
 بجنسی سماں نسخہ پیشیم نهد  
 به بیند عبارت صحیح از سقیم  
 رسید بدین پایه علم و عمل  
 گوهر از ان سنگ خار شده  
 دگر قاضی دین و سرخ وجود  
 خداوند علم و حیا و خرد  
 بدینا و دین در مروت تمام

ز منطق معانی و فقه اصول  
 تمنائی حج از دیش سرزده  
 بحرین شریفین رسیدست او  
 ز بهر زیارت رسول کرام  
 برفت او زمکه به شهر رسول  
 که فرمود من ز امرنی صیبتنا  
 ازان جا چو پس گشت آن نیکنام  
 بخان زمان زابتدائی شباب  
 به تعلیم قرآن بقراءة عجیب  
 ز قرآن و قرآنہ چو پر داختش  
 بر آنچه از سر مایه اندوخته  
 به آموزگاریش چون رنج دید  
 کنوں آن خداوند علم و عمل  
 ز علم و عمل تا بجائی رسید  
 بفہم ہم از اختلافات فیہ  
 یہ سنگام عدل آن خداوند دین  
 بہ دعوی خلق کہ آرند پیش  
 بگناید کن حکم ہست از کتاب  
 کہ بان آن کتابی بدستم دہد  
 بخواند عبارت کتاب آن کریم  
 زمین این بزرگ سعید ازل  
 قلات از علوش بخارا شده  
 ملا میرزا نام آن بحر وجود  
 کہ قاضی قلات است از اب وجد  
 بود نام او دین حق را نظام



فصیح اللسان و قیاسی اجل  
 بگفتند کای صاحب داد و دین  
 یاری تو آید ملک از تلک  
 بگردد بخش بر سر ایشان سیاه  
 ازین قصه با وی چنین حرف راند  
 که زد سکه دین بر مهر و ماه  
 دعائی شده و ملک و مال و سرش  
 نمودند کها ولایت خراب  
 تعدی نمودند در کار دین  
 گر آتش بود آب بر دوسه ز تم  
 دو صد چند دیگر ز خود هم سرشت  
 ز الفاظ و معنی شده ساخته  
 که عرضہ برد بہ حضور امام  
 نوشتند بہ خان زمان یک رقم  
 بسکان لعین و کفار و تجار  
 تبارج بردند ملتان زمین  
 اسیری بردند اسلامیان  
 ہم از جانب دیرہ آمد برید  
 خرابی کنند این گروه غوی  
 وز بسویا قبائل آئیم ما  
 بسکن سکان آتش اندر زیم  
 یقیس دان کہ از حج فاضل ترست  
 کہ رو این رقم دہ بخان کرام  
 در آمد بہ قلاست و انبان کشاد  
 بخان زمان آن رقم داد و گفت

ملاحظہ آن بحر علم و عمل  
 ہمہ متفق لفظ و معنی چنین  
 کہ در حرب این حربیان نیت شک  
 اول رخصت از شاہ عالم پناہ  
 ازاں پس دہیزدگی را بخواند  
 کہ نویس عرضہ بدرگاہ شاہ  
 پس حمد حق تعالی پیغمبرش  
 بکن عرض کائی شاہ عالیجناب  
 تغلب نمودند و بر دار دین !  
 اگر حکم باشند غنائی کنم !  
 نویسنده آن عرضہ را بر نوشت  
 چو شد عرضہ مکتوب پر داختم  
 رواں گشت یک قاصد تنر گام  
 ازاں پیشتر شاہ فرخ شمیم  
 کہ امی خان روستم دل نامدار  
 تغلب نمودند بہراہل دین  
 مساجد شکستند آن حربیان  
 بہا این خبر ما بہ ملتان رسید  
 کجا میروی تا بہ حج میسروی  
 ازان سو تو امی خان عادل بیا  
 کہ بنیاد ایشان زبن برکنیم  
 جہادی یاین حسرتی بت پرست  
 رقم داد با قاصد تیسرہ گام  
 رواں گشت آن یک چون ابرو باو  
 رقم را بدر کرد بر گفت گرفت



بخوان این قسم شاه را از کرم !  
 که سستی خداوند جباه و حلال  
 دوان آمد و زود خواند آن قسم  
 به ملتان و لاهور غلبه نمود  
 نواحی لاهور را تا ختسند  
 بهم برزد آن کافر بد تمیز  
 بیاتا ازین سزوقه بی یقین  
 زن و بچه ایشان بکنیم امیر  
 که کے آید از شاه فرمان وفر  
 حکم پاک زان بد سرستان جهان  
 که افواج لشکر باید پدید  
 زمین از سم اسپ آدستوه  
 که از زلزله کالبد از جبال  
 رسید بدرگاه خان جهان  
 بدم حاضر اندر حلاؤ ملا!  
 که یوده دمان بمجو مار سیاه  
 بر دزد و عنایتیخ زن سختکوش  
 همه مؤننه پوشش مثل پلنگ  
 سرا بانیا نند و هم جہلبانیاں  
 شنو معنی این سخن را ز من  
 ازین خاندان کریم از فلک  
 سرا بان ہمیدانم از جہلبانیاں  
 زفلات وز دست چپ جہلبانیاں  
 بیامد عساکر ز هر دو طرف  
 به زیدی رود پیش از یگاناں

که ای خان خداوند جباه و چشم  
 بخوان و بکن امتثال و مثال  
 طلب کرد در منشی عطار و مسلم  
 زشته که سکهائی بیدین نبود  
 رسومات دین را بر انداختند  
 به لاهور باشد که ملتان نیز  
 تو سزند مائی برادرز دین  
 بر آیم و بنیاد بکنیم اسپر  
 خود آن خان عالی بده منتظر  
 که زیر وزیر سازم آن کافراں  
 همانم بهر سو، محصل کشید  
 بجنب سید از جا خداوند کوه  
 چنان جنبش اردو اسپ و جمال  
 زیر سوار فواج از غازیان  
 در آن یورش از فرط حرص غترا  
 چشم خود آن جمله دیدم سپاه  
 جوانان جنگی و پشیمینه پوش  
 همه شیر جنگ و همه با تفنگ  
 دو قسم ست ایل بر اہوٹیاں  
 ز فہمی اگر معنی این سخن  
 کہ عدم گذشتہ خورم نمک  
 بہ فہم رسیدت کوروی زبان  
 بدست یمن ست سرا بانیاں  
 سخن مختصر حویں بعز و شرف  
 بفرمود خان خان تا بمہ جہلبان



کہ ماہم بہ زیدی نزول آوریم  
 سر بانیاں را بگفته شما  
 بروں شد ز فلات با فروجاہ  
 بہ زیدی در آمد بصد عز و ناز  
 ہمہ جہلیان در حضور آمدند  
 نہ سر کردہ لا گہر شمارم بنام  
 دلے ماند موقوف تا وقت کار  
 یہ چشمش بہ بینم تنای کھنم  
 ز زیدی روان شد چون آن سرفراز  
 بلوچان کچی زلا شاردند  
 روان شد ز گنجہ من اندر رکاب  
 کہ برگرد نور انیا کہ این سفر  
 بگفتم من آیم تہو با الضرور  
 گفتا میا بگفتم آیم تہو!  
 در آخر بگفت بنا کام کام  
 نظم آزماہ کہ پذیرفتہ  
 بگفتم چشمی خداوند من  
 زا اول الی آخرش خامہ را  
 ناما بہ چیزی کہ گفتی تو ہم  
 کہ سنت بود از نبی الکریم  
 بگفتا بلے گر خدا خواستہ  
 چنانکہ کہ میداد و حسان کلان  
 بروں آمد از گنجہ آن گنج بخش  
 بجاہ بہ عزمت بمنمور سید  
 بلیدی ز ناظمی افواج رند

مراد شما در حصول آوریم  
 بہ گنجاہ آید در پیش ما  
 رسانید بر چرخ گردون کلاہ  
 یا قبال و اجلال با برگ و ساز  
 با خلاص دل با سرور آمدند  
 بیاید و گردن دست ہم تمام  
 کہ امین یکے میکند کارزار  
 بجان دگرش ہم دعائی کھنم  
 در آمد بہ گنجاہ با عز و ناز  
 بدرگاہ او در حضور آمدند  
 دویدم بگفت ان ایل کامیاب  
 در از دست و ہم دور ہم بر خطر  
 نگر دم ز تو یک دی نیز دور  
 ازین در شدہ پیشتر گفتگو  
 بیامی با پیش شو لا کلام  
 وفا کن بہ چیزی کہ خود گفتہ  
 ہمی بس ترانم باط سخن  
 روان می کھنم گرم ہنہ گامہ را  
 بصدہ کن مرحمت از کرم  
 شفاعت کند روز امید و ہم  
 ہم پیش از ان ہم بہ پنجواستہ  
 ندارم اگر پیش زان ہم بدان  
 بہ فیروزہ فالی رواں کرد بخش  
 کہ افواج و لشکر ز سر سود وید  
 ز سوران و سنی دگر ایل چند



ز پسر سوز سیدند چون مار و مور  
 بدرگاه خان و خوانین رسید  
 چنان چونکه ناور و مثلش کسی  
 روان شد بفرمان عقل و تمیز  
 به رحمان خان مهربانی نمود  
 بیاید بخدمت به بستن میان  
 چنین بود کان خان فرخ سیر  
 هم از جنس غله هم از جنس گاه  
 بفرمان ما پیش او سر نهید  
 ز خدمت سرش بر سر چرخ سود  
 که از صدق دل کرده جان راتنا  
 بخدمت گزاری به بستن کمر  
 بخدمت با خلاص آمد دوان  
 بشهر آمدان معدن داد و دین

ز چتر و زلفی د لویی و سوز  
 سرفوج میرو به بخت سعید  
 بیاد و افواج دشکر بسی  
 ز منجمو بکنک آمد از کنک نیز  
 چو در محویره چاتی آمد فرود  
 که اد حاکم اشکار پور بدازان  
 که فرمان شایسته داد گره  
 بهر جا که آید درین عرض راه  
 بهر حال سمرسات لشکر دید  
 همان طور رحمان خدمت نمود  
 دران شهر گهرام خان نامدار  
 ز خان زمان عادل و داد گره  
 به افواج مگسی و لاساریان  
 روان شد با اشکار پور خان دین

## در بیان یاد کردن بنگران صاحب لهما تشکار و گوید

حسی هست که نفس مانده جدا  
 برگ خودش ماتمست کیست او  
 که او دشمن نفس و حرص و هواست  
 که چون او ندارد فلک نیز یاد  
 که ز می شود از نگاهش مویی  
 سخنهایش تاء شر در جان کند  
 که زان تخت شاهی تمیس پایه نیست  
 به حسن عمل فائض نیک و بد

به پسر سید که عارفان خدا  
 بر افشاند دست از همه آرزو  
 بگفتند آری ولی خداست  
 درین شهر جا دارد آن پاک زاد  
 درین شهر مسکن نه بود از کسی  
 که در موعظت گوید افشاند کند  
 فلک جاه و زلف حق سایه نیست  
 بزرگی بحق و اصل آن پر خرد



ز نور الہی منور دیشس!  
 ز جز نام حق بر زبان آورد  
 ہمیشہ بود در رکوع و سجود  
 بود جان او مرغی از باغ عرش  
 شعاع شریعت بود طائرش  
 ز بہر زیارت ولی بر خدا  
 بیدار او دیدہ روشن نمود  
 چنان دید او را کہ بشنیدہ بود  
 درش دید چون قبلہ زائران  
 بحق حاضر و غائب از خویشتن  
 دعا کردش آن زاید پاک دین  
 چون وی بادت رخ ز دنیا تباہ  
 تمنائی دنیا و سودائی دین!  
 شاید بیکل گرفتن دوبارہ  
 با خلاص اہل کرم خوئی کن  
 اگر بانی آگاہی از عیب کس  
 تو ہستی بشر دیگران ہم بشر  
 ز خیر بشر شمش افزون ترست  
 چو با تو شود مدعی سخت کوشش  
 نہ حلمی کہ حکمی تو نقصان شود  
 ہمی باش و دائم لفرنگ رای  
 چون خان این سخنہاش اگر گوش  
 ہمہ مرحہ او گفت پذیرندہ شد  
 دعا کردش آن عارف مرد راہ  
 دو روز دیگر اندر آن شہر ماند

ز اسرار مخفی بود آگہش  
 نہ ممکن کہ سیر در جہاں آورد  
 ہمہ نکر او در قیام و قعود  
 بود چشم او نقد از گنج عرش  
 قرار طریقت بود خاطرش  
 روان شد بہ شہر آن سحاب سخا  
 دعا خواست زان سرور اہل جود  
 چو دیدش دوبارہ لقینش فرود  
 دیشس مخزن راز ہائے جہاں  
 درس دہر تانے او پس قرن  
 کہ باد اعدایت ظہیر و معین  
 کز آبادی دین شود فتح یاب  
 بیک سینہ یک جانگجید واس  
 نیاید ز یک تیر جز یک شکار  
 با کرام رویت بہر سوئی کن  
 بہر کس مگو بہر کس از عیب کس  
 بہر سو و خطا کس مکن ہم نظر  
 حروف بشر پیشتر از ہر شہت  
 بحر راہ حسرت نہ بیند ہوش  
 نہ چشمی کہ بر عقل غالب بود  
 نگہبانی خلق دترس خدائی  
 شد از کردہ گفتہ خود خوش  
 مخص شد و پند گیریندہ شد  
 بجائی خود آمد از ان جائگاہ  
 بروز سیوم زان مکان پیش راند



تو گوئی کہ گوی روان شد ز جانی!  
 ہماں منزل از نخت کردہ اختیار  
 روان گشت از انجا بطالع رسید  
 ز کنکی گذشت آن یل نامور  
 گذشتہ از انجا بفرسنگ و فر  
 یا شکار پور ثانی آمد ز دشت  
 ندیدم در آن راہ ای نامور!  
 مخیم مخیم شد بہ دولت قرین  
 ز بہر ملاقات خان زمان  
 ز علمائے دین ہم سیسے نامدار  
 لقب اوست راجن شہ از بر دلی  
 بنام آن دگر حامد نو بہار  
 گرفتہ ز دانش مکان قرار  
 برنت و نمازہ پسر بر مکان  
 کہ آورد در عقد این نو بہار  
 بدستور آباد اجداد خویش  
 لیسے خوشدل و شادمان آند  
 ز اجناس غلہ بر آن شہر پور  
 بہرہ شان آمد از بہر کار  
 کہ راضی شود آن خان عادل زمان  
 ہم از آرد و غلہ و داز و غنم  
 حکم شہنشاہ میرفت رہ

بگوئی روندہ در آرد پای  
 بہختیار پور آمد آن بختیار  
 از انجا چو صبح سعادت آمد  
 شبے در میان کرد و روز دگر!  
 چو در کند کوٹ آمد آن نامور  
 بہ کشور کن آمد و در گذشت  
 بہ آبادی آن شہر شہرے دگر  
 چو اشکار پور ثانی از خان دین  
 دویدند از ہر طرف مردمان  
 ز سادات علوی تجتہ تبار  
 دو فرزند از شاہ سلطان علی  
 یکے ناصر الدین یکے نامدار  
 یکے بر سر مسند نو بہار  
 کہ آن نو بہار کلاں از جہاں  
 یکے دختر ماند از اں کامکار  
 دگر نشست بر بند باب خویش  
 بدیدار خان زمان آمدند  
 چو جاگیر شان بود اشکار پور  
 غلام حسین آسرہ کار دار  
 بہر خدمت نی فشر و آچنتاں  
 ز سرسات تشکر بحسب رقم  
 مہیا نمود آن حسین آسرہ

ز علماء و فضلاء عالی مقام  
 کہ بودند بآن دو فرخندہ نام

پ پ پ



## سیا ملات گان خاصا بہر سیدین عن اللہ شاہ کوہ

اگر ہر ہمہ بود از یک دگر  
 ولے بود سر و قزایشان یکی  
 حسب از نبی و نسب از علی  
 ز منطق معانی و فقہ و اصول  
 ز تفسیر و تنزیل و شرح و غنون  
 دشن مخزن و علم و حلم و حیا  
 بنام مکرم عنایت اللہ  
 بہ و عظم و بیان چون کشاید زباں  
 چو گوید ز تفسیر و فقہ و حدیث  
 بسا گراہان را ہدایت نمود  
 شنیدم کہ ہفتاد و کس را بحلم  
 ہمیش علم ظاہر ہمیش باطنی ست  
 چو او دید خان را د خاش بید  
 دشن صید کرد آن خورد مند خان  
 ازان پیش خان شرح سیر  
 کہ باشد کہ آید بہما در سفر  
 در آخر بگفتا باو را ز دل  
 ندارم چون از فراق تو تائب  
 بگفت آن کریم زماں کای کریم  
 شوم ہمہ ست در سفر در حضر  
 دم صید بزخوشش لسان تو شد  
 مع القصہ علماء علوی تمام

یہ فضل و علم و ہنر پیشتر  
 امام امان دین بیشکی با  
 ہمیداشت آن دین حق را ولی  
 ز معقول منقول و قول رسول  
 ز بہت ز حکمت بدہ ذوقنون  
 شدی دست در سنگ او کیمیا  
 کہ عون الہی ست ہادیش راہ  
 سیامی ز دل زنگ بردہ ز جان  
 شود پاک دل ہر پدید و خجیث  
 بسا ہادیان را ہدایت فرود  
 رساند از کرامت تحصیل علم  
 چو او در جہان ہادی خلق گیت  
 زمانی نگشتند از ہم بعید  
 بصد آرزو گشت دل بند خان  
 بدل حرف ہمراہیش کرد سیر  
 کہ یایم از برکت او ظفر  
 کہ مار از خود دور یکدم مہل  
 رخ خود تو از صحبت ما تائب  
 یایم کہ اس ست نور عظیم  
 اگر چہ باشد سفر ہر خطر  
 برس نطق و قول و بیان تو شد  
 مخص شد از خان عالی مقام



کہ از برق کزدند از تنگ گذار  
 بسے لطف کرد آن بل از پردلی  
 کہ ہر یک خراجی بد از مملکت  
 ز علما و فضلا فرخ شیم  
 ہم از مال و ز خلعت واسپ نیز  
 کہ فضل حدایش بود ہمقرین  
 سزاوار او خلعتی ساختش  
 کہ بودہ شک چو سیارگان!  
 گل و لاله را نقش زبگی درو  
 کز اں سان بود کمتر اندر جهان  
 دو پایش پیر از پیر تہادہ بران  
 کہ در تنگ نمسکر داز برق فرق  
 فرو ماند از سفر او ہم فلک  
 ز اشکار پوراوشد بدیرہ روان  
 ہم بود اندر خلا و ملا  
 گذشتند دریائی دیرہ ہم  
 در انجا بماند آن مخزی دستگاہ  
 بگفتا بان خان بیدار بخت  
 ز بخت و دم نیز خون گشتہ ست  
 کہ بز خویش این رنج آسان کنم  
 روم ای خرد مند خان خوش نفس  
 بگفتش کہ ای سید نامدار  
 کہ چون پس بگردم ازیں گیر و دار  
 بجایت برو حالیا والسلام  
 بدادویہ بخشید آن نامجو!

بان ہردو - ابرش را بار  
 بان ہردو فرزند راجن علی  
 دو خلعت ہر دو شدہ رحمت  
 دگر سر کے راز سادات ہم  
 مناسب بہ احوال شان داد نیز  
 ہمان سید عالم پاک دیں  
 بخود کرد ہمراہ دینواختش  
 یکے خیمہ چوں خیمہ آسمان  
 چو فرش زمین فرش فالین درو  
 سرری درو چوں سرری شہان  
 بساط درو چوں بساط سران  
 ز بہر سواری براتے جو برق!  
 زمین طی ہمیں کرد مثل ملک  
 بان سید پاک دین داد خان  
 بیک دم گشتند از ہم جدا  
 چو در دیرہ رفتند از دیرہ ہم  
 سہ منزل حر دریا برفتند راہ  
 بہ بیماری افتاد بسیار سخت  
 کہ احوال من بس زبون گشتہ ست  
 چہ تدبیر سازم چہ درمان کنم  
 چہ گوئی کہ پیش ایم و یا بہ پس  
 چو خاں دید جانش زبون و نژاد  
 برو باز پس با خدایم سپار  
 بیائیم و رویت بہ بینم بکام  
 ہمہ روزگانہ اول بدو



کہ الحب لله والبغض و ہم  
 از آنجا مراجع شد آن ابروین  
 ولیکن بروزی کہ ز شکار پور  
 ز دیرہ ہماں خان غازی بنام  
 بخدمت گری پیش خان زمان  
 ولیکن چو از خورد کی خوی او  
 گرفت آئینہ نشانہ کردہ دست  
 بہ صبح و ہر شام افیون و بنگ  
 ازیں پیش ترم بگویند لیک  
 گناہی نہ زیشان بود اندر  
 ناگناہ از و کیلان بود  
 شناسد بد از نیک و دشمن زدوست  
 زندگرون ماندارد ہر اس  
 دگر بے خیر باشد از عقل و فن  
 ازیں رہ کند این فریب و حیل  
 کہ خوردان بکار خورد نارسند  
 اگر کودکی صد ہنر پر دست  
 چو از کودکی خورد افیون و بنگ  
 کہ خوی بدار در طبیعت نشست  
 سخن اینکہ آن خان غازی رفیق  
 ہمی آمد بازبان بستہ گی  
 چوں آن خان عادل نوی دستگاہ  
 در آنجا بزد بارگہ خان دین  
 سہ روز اندر آنجا مقیم او نتاد  
 بفرمودنا سرداران بلوچ

بود عادت آن نجستہ شمیم  
 کہ باران او بود صدق و تقین  
 روان می شد آن خان فرخ سیر  
 رسیدہ درین شہر میمون بنام  
 بیامد ز دیرہ روان در زمان  
 شد از عیش و عشرت دزنگ و بوبو  
 چو زن باء رعنا شدہ خود پرست  
 ہی خورد و بزخواست از نام دزنگ  
 نباشد مناسب بجز لفظ نیک  
 کہ افیون خورد و شراب اینچنین  
 کہ بندگہ خان ہنر دار بود  
 بدانکہ اس مغز باشد کہ پوست  
 نہ امید دارد ز دس نہ پاس  
 کنیم آنچه خواہم ما بے سخن  
 کہ در کار ایشان نیفتند خلل  
 چنین در دوسر خلق را کی کشند  
 بود کودک ارچہ کہ پیغمبرست  
 شود چون کلاں رفت از نامہ نگ  
 بجز مرگ نہ بد کس او را زدوست  
 کہ خان زمان شد دلیل طرلق  
 پس لشکر خان بہ آہستہ گی  
 بدیرہ در آمد با قبائل و جاہ  
 کہ بادا خدا و رسولش معین  
 سیوم روز خان نجستہ نہاد  
 ہمہ نامداران یکایک یفوج



نیار و در آن کس در رنگ کیس  
 نهادند زیر آن بل خوش کلام  
 بمیدان در آمد جو کوه ایستاد  
 نبرد از مایان با عفتل و پوش  
 لسان دادن آمد مکر کرد حبت  
 نختس از ایشان گرفتند سان  
 که بودند هر یک چو شیر دمان  
 کز ایشان سپه خو تر کس ندید  
 یکایک از ایشان نگر در مکس  
 ز مردان جنگی جوانان کار!  
 ده دو هزار آمد اندر حساب  
 بیامد بارگاه شادمان  
 چو صیبت قدوش بر دم رسید  
 نهادند سر سوئی آن خان دین  
 ز علمار و فضلا و نی کو نهاد  
 ز عمال دیوان همه با شکوه  
 شد از دیدن شان دل خان خوش  
 به بخشید شان خلعت و اسپ زر  
 بجز خوردنی بردنی نیست داد  
 بدیره لسی کیسه و سیم و زر  
 ز بهر خود آن نام حق را گذاشت  
 رود روزگارش بفرخندگی  
 شود خوبتر زان سر انجام او  
 بمن ده غم روزی از من زدای  
 ز خود دارم هم خود را لای کتم

دید سان لشکر به لشکر نویس  
 علی الصبح و بر اسپ کیاره نام  
 بر آمد بزین شد روان همچو باد  
 جوانان جنگی و پشینه پوش  
 بر اسوتیان سرابان نخست  
 گزشتند در روئی خان زمان  
 چو نوبت در افتاد از جلیبان  
 وزان پس بلوچ کچی در رسید  
 گذشتند و نوشتت لشکر نویس  
 شمارندگان برگرفته شمار  
 به تحریر آورد منشی شتاب  
 چو مفهوم خان زمان شد چنان  
 بکشت بعظمت به بخت سعید  
 همه خلق ز اطراف آن سر زمین  
 ز سادات و فقرا فرخ نژاد  
 ز سر کرد لای بلوچان کوه  
 ز سر سور سیدند بر در گهش  
 از آن سربگی را بقدر همنه  
 دگر سائلان را بسی چینه داد  
 به پرداخت آن خان فرخ سیر  
 بداد آنچه بهر سفر توشه داشت  
 خوش آنکس که دارد چنان زندگی  
 بخوبی رود در جهان نام او  
 بیاساتی آن جام فرحت فرزند  
 کزان جام در دهر شادی کتم



## در بیان خراب شدن ملک و استاجران بی انصاف

خدائی که ملک و جهان آفرید  
 هم او آفریده نه بالا و پست  
 خراب او کند ملک آباد را  
 چون خواهد که ویران کند عالمی  
 چون آن ملک در دست عادل دید  
 چشم خودم دیده ام در جهان  
 که ایس دیره آباد بوده بسی  
 خوانین دیره بجود و کرم  
 بعالم بسی ششتم بوده اند  
 همان شهر دیره کنون شد خراب  
 نه در مکان نه دن مانده بر جای خویش  
 بر آنکو کزین راه می بگذرد  
 ندانند کس خلق خلق خداست  
 بر آنکس که بان خود اجاره کند  
 چو رفت آن شنگ از او بد بسی  
 که از خلق مسکین و بد حال را  
 پس از وی چو او هم سگ دیگری  
 ز عالم بسی میکند خورد و خورد  
 چنانست نظام که آن زشت کار  
 ز شرق و ز غرب و جنوب و شمال  
 فرمایگان حکمرانی کنند  
 نه دیره که ملتان را هم تمام

زمین آفرید انس و جان آفرید  
 بقدرت دید آرد از نیست و هست  
 هم آبادی آرد به ویرانه ها  
 مسلط بر آن می کند نظامی  
 نبایش به تعمیر و احسان دید  
 اگر شنوی ای برادر کجبان  
 نیاید ضرر از کسی در کسی  
 باقبال و جاه و جلال و شرم  
 بهوش و خرد باخبر بوده اند  
 شب و روز مردم برنج و عذاب  
 همه خوار گشتند خاطر پیش  
 بخون خوارگی خون مردم خورد  
 نه بنید کن از بادشاست  
 یک سال نخشس زمین بر کند  
 بسالی دیگر هست و دیگر کسی  
 ستاند بخور و جفا مال را  
 اجاره کند باز غارت گری  
 بغارت برد آنچه او هم برد  
 بجز غارت او را دیگر نیست کار  
 شده شهر و ده دیره یا شمال  
 ملک زاوگان بزحمانی کنند  
 بخوردند مستاجرانش بکام



گرفتند داؤد پوتره در دست  
 که آباد گشته بتدبیر ماست  
 که عالم از لثان رسیده ستوه  
 که امین رقم نموده دست تهاست  
 که ملزم کند شیر پر زور را  
 یکایک گواهی دهند اندران  
 برین قول عالم متامی گواست  
 به بستند و از بهر غارت میان  
 نمک را نمودند بر خود حرام  
 جہاں را بکرو و میل خورده اند  
 شدہ متفق گشته تعلق سیاس  
 جدا گانه بر حلق کرده ستوه  
 بگویند ما تمیم پر زور تر!  
 مگر بر بلوچان حرامست مال  
 چو ما تمیم جز ما نباشد کسی  
 بزدند و آن فرقه ناخق پرست  
 بلوچان ازین دیرہ مردم برند  
 کہ از صد خیر هست این یکنبر  
 بر آنکس کہ آمد ہم بر زود دست  
 کہ ملک جہانست از دور امان  
 مقرر کنی امی شہ داد گھر  
 کہ باشد خدا ترس فرمان پذیر  
 کند فرقه عاق را پائمال  
 دگر نہ بتاراج رفت این دیار  
 کند گھر شہنشاہ عالم ہم

ہماں دیرہ کا باد یود از نخست  
 بگویند کین شہر جاگیر ماست  
 کسی نیست کو پرسد از این گروہ  
 کہ جاگیر تان دادہ پادشاہست  
 و لیکن چہ قدرت بود کور را  
 ہنوز آن رعایا و مستاجران  
 کہ اس جاگیر از اب جد شماست  
 نہ داؤد پوترہ کہ پنج بیان  
 ہم مصلحت کردہ اس با تمام  
 ہمہ ملک زیر و زبر کردہ اند  
 ز یکدیگر ان فرقه ناسپاس  
 گذشتہ از اس آن بلوچان کوہ  
 چو بیند این غارت سیم زہ  
 شدہ مال دیرہ بہر کس حلال  
 ازین سندیاں مستحق تریسی  
 بہر چیز دیر کس کہ آمد بدست  
 اگر دیگران مال مردم خورند  
 بگوئش آرا بخان مبارک سیر  
 سرشتہ ازین ملک چون کم شدست  
 بکن عرض در پیش شاہ جہان  
 قشون گران بر سر ایشان اگر  
 بسر کردگی یک امیر بحیر  
 کہ در دیرہ بنشیند او چند سال  
 ہماں وقت اس ملک گنزد قرار  
 بہ ملتان و دیرہ کہ شاہ از کرم



شود زود آباد یا بد شرف  
شود رسم اجاره اگر بر رن

## حکایت بر مثال تمثیل گوید

مثالی بگویم اگر بشنوی  
رئیس دہی یک سگی تیز داشت  
پس از مدت گردش روزگار  
سگان وہ از بہر عادت سگی  
ہمی ساختند از کتیس یک فنی  
زہر جنس و چیزان در خانہ بود  
وئے تاکہ پُر نور بود و جوان  
چو شد سست از گردش روزگار  
جوانی بہ پیریش تبدیل یافت  
نختین غوغو نموده ز دور  
برو حملہ کردند سگ ہا بچنگ  
سگ پیر عاجز شد و صلح جست  
گفتا کہ نشنیدہ اید اس خبر  
بیاید بمن کنسید آشتی  
شوم با شما ہمسرہ در ہنما  
پراز روغن سمت چند خجک کلاں  
نمایم شمارا ز ہسم بر دریم!  
کہ آخر ز خلق خدا تم ما  
چنین لعب چند گوید نکو  
دران خانہ انبا نہا میزدند  
سحر کہ کہ رئیس وہ از خواب خوش

یہ غور بولایت منسبہ نشوی  
کہ دندان و چنگال خونیر داشت  
فتادند دندان و چنگش ز کار  
دو دیدند از ان خانہ از بدرگی  
کہ نالے رہا شد یا روغنی  
کہ آن سگ نگاہ تیش می نمود  
ہمی دفع دزدان نمود و سگان  
یہ تبدیل ایام لیل و نہار  
سر پنجم اش ضعف پیری بتا  
ولی بود از جنگ ایشان نفور  
کہ پُر زور بودند ہم تیز چنگ  
کہ در جنگ خود را ہمی دیدہ است  
کہ مصلح ز مفسد بود خوبتر  
بر آن آشتی کر بود راستی  
در آئیم در خانہ آنائی ما  
وہ انباں پراز آرد گوشت نان  
بعیش و بلعبت بکیجا خوریم  
بیک سوز نعمت چرا ایم ما  
در آیند چند سگہا بہ او  
بریند چیز می و چیز می خورند  
بخیزد زند چین برابر دترش



کہ امی بے حیا و امی غرہ ناپسند  
 نمودند یکسر زیاں در زیاں  
 کند صبر و یکسو نهند گیر و دار  
 بسے برد و مال بسی سیم و تر  
 شد از دست آن ظالم بد ماب  
 کہ شبها بدر شدی چون گدا  
 بد و داد میگشتت نحر م بسی  
 چو شد روز آن خانه با غارتید  
 بگشتت نہ در با وزان در تہی  
 بر و لعنت از حد نمودند بیش  
 ازین زشت تر مگر اورا شنو  
 بصد ز یور و جام پیراستہ  
 یکے زانیہ دیگرے قرتبان  
 کہ آید کد امین کس از رنگذر  
 سر و مال و زر ہر چہ دارد و بد  
 تہہ کار و بد طالع در و سیاہ  
 بگیرد بیائش بگردن نہد  
 ز زندش آں زانیہ بر زمین  
 بزندان برندش بدیوان نیز  
 بغارت برد مال آن روسیہ  
 کجا ملک آباد ہر جا بود  
 بعالم شد شہرہ از بزولی  
 تہہ کار بد رائے بد خو پلید  
 بخوردہ باس ریش اس عقل خام  
 دلے باطن گرگ مردم خوریت

بان پر سگ میزند چوب چند  
 تو در خواب رفتی و دیگر سگان  
 با خر چو رفت ست از دست کار  
 چنین بود دامن شہ جیلہ گر  
 بہ لکھا بخورد ولایت خراب  
 از و بشنو اس جیلہ ظلم را  
 از و بارہ نان گندم کسی  
 کہ نانی ز گندم در انخانہ دید  
 چو زین مگر او یافتند آگہی  
 گدا ہا شکم گرسنہ سینہ ریش  
 بدی جیلہ اش نیز قانع مشو  
 کنیزان خود را رخ آراستہ  
 بازار ہا می فرستند شان  
 دو جاسوس باشند نہا منتظر  
 کہ در دام اس لولیاں در رفتد  
 کہ نالہ لوندی در آید نہ راہ  
 بہ آن لولیاں چیزی از زر و بد  
 بر آید جاسوس ہا از کیمین  
 بہ بندند دستش بست کنیز  
 چو ثابت کنندش شرع آن گناہ  
 چو احوال مستاجراں اس بود  
 وزان بدانی غلام علی  
 غلام علی نے غلام یزید  
 سہ سال داخل ولایت تمام  
 بظاہر بود گرچہ بی با دوست



غلام محمد پستانمی دگر  
 چو چشمش بر افواج شاهی فتد  
 چو بند که آن فوج زود ورشد  
 فتح خان و نوزنگ رانی سخن  
 نظر ہم نہ دارند بر بیخ کس  
 نہ داود پوتره کہ اینہا ہمہ  
 ز بنیاد شان بیخ باید کشید  
 کہ عبرت بود دیگران را ازاں  
 سخن مختصر چونکہ آن نامدار  
 ز دیرہ روان شد بدریا رسید  
 تجسس نمود بدریا کنار  
 ز بہر عبور سپاہ از شرف  
 ز فعلش شدہ ملک زیر وزیر  
 یکے از غلامان شاهی شود  
 سرش گشت مفرد و مخمور شد  
 کہ بخشش بر آدرده باید زبن  
 کہ ماہیم و اس ملک از ماست بس  
 نہ اینہما کہ صدر اس چہیں ماہمہ  
 پشیمان شان سیخ باید کشید  
 نسانہ شود اس سخن در جہاں  
 شد از سان فارغ وزاں گرو دار  
 ز بہر عبور سپاہ راہ و دید  
 فرود آمد از اسپاں شہسوار  
 سفائن طلب کرد از طرف

در بیان نالیش نمودن مردم از خوف نهننگ مردم خوا  
 و کشته شدن او از دست ننگان خان صاحب گویند

چو روز سہ چہار اتفاق افتاد  
 بماندہ در آن جاہ باقیال و جاہ  
 در آن ناحیہ مردم بر زرگر  
 بہ بچارچہ بسیار باشد نهننگ  
 بدریا ہمہ گوشت مردم خورد  
 اگر چشم مردم برومی فتد  
 دگر جنگ دریائی پیلے زند  
 دگر گشتی را باید بنور  
 کہ آن خان والا معلے نژاد  
 کہ تا نگذر دز آب دریا سپاہ  
 نمودند فریاد کای اسے دادگر  
 ولی یک نهننگ مست نولاد جنگ  
 جگر ہائے مردم بہ گشتی درد  
 ز ہوش گریزد برومی فتد  
 و باید ز خشتی در آب افکند  
 نگوں سازد آن گشتی بغور



ز خشکی ریوده دریده جگر  
 بهیکل ز دیوسه ز شست تر  
 قضائے خدا کرده در گردش  
 چون کمال شیر و دایان پلنگ  
 نه گویم فغان بل رسیده بجان  
 نه کشتی ز بهوش بدریا رود  
 بگردن درانگن در آتش بسوز  
 به آخر گردن فتد یا بر  
 که نفرین مظلوم ظالم کشست  
 که آن خان عادل زمان نامدار  
 شوم از وطن پر کسی در حیا  
 در دوش ز غصه جو آتش بسوخت  
 برآمد بر اسپ شتابد تفت  
 چنین تار سیده بدریا کنار  
 به یکدم باکش اندر اینجا مگر  
 که مادیش رانه داریم تاب  
 برآمد دریا یدم بید رنگ  
 بگفتند بس بود از زشت او  
 نه دریا دوزخ برون آمده  
 فتاده بر آن دیو سیر بد سیر  
 بان دیو بیداد گر شست کرد  
 ز برق آتش از بعد دارد صدا  
 نگاری بود طرفه دلربا!  
 قدش راست چون سرو چو ثبار  
 که برمی ندارد ز خاش نظر

بسی گاد و از گاد میشان نر  
 ستم پیشه بی ترس بیدادگر  
 به روزی دو صد خون ز فعل قنش  
 چو آره دایان دار و چار جنگ  
 ز دستش همه مردمان در فغان  
 نه کس از سرکشش بکشتی رود  
 که یارب تو ای ظالم تیره روز  
 بے بر کجا هست بیدادگر  
 ترسد ز ظلم آنکه او با عیشست  
 چو آن پیر دستان نالید زار  
 اگر می نسازی تو دفع ای بلا!  
 دل خان غازی بر آنها بسوخت  
 تفتگی جهان سوز را بر گرفت  
 رواں مردمان در پس شهبوار  
 بگفتند که ای داور دادگر  
 بروں آید آن کوه آهن ز آب  
 سخن در دایان بود کان شیر جنگ  
 چنان بود کان مردم از سول او  
 سیه دیو از کج خون آمده  
 چون آن خان رستم زماں را نظر  
 تفتنگ جهان سوز در دست کرد  
 تفتنگی نه گویم سیه اژدها  
 چشم مجبان محبت نما  
 دهن تنگ و خال سیه بر غدار  
 چنان درست باشد بر آن نامور



کز وہر ندر نظر دیدہ بان  
 کہ ہر دم برو شد ندیم و تیرین  
 فرود آورد سرگوش اندر شش  
 چنان چو کہ باران یک دل بیار  
 بگوید کہ از دشمنم جان ستان  
 کہ از بگوشش دل می بر آرد خروش  
 بخواری بخاکش فگندم نگر  
 بہ سیم و زر آراستش در دمان  
 بیار استہ سر بر باطلا  
 بہ پیش عدو اثر در کینہ جوست  
 بچشم عدو آتش اندر زند  
 کہ بر دست دوستت بر خصم ما  
 کہ سوز دد آتشش دل جان شان  
 بفرعون می شد سیبہ اثر دہا  
 دل و ہانش گشتی زمینیت دیم  
 چہ کردہ باں کوہ پیگرنہنگ  
 چساں زد بر آں شیر دریا می شیر  
 کہ آں دیو پیگہ بردن کرد سر  
 بغرید و چون شیر و آن اثر دہا  
 کہ لرزید در آب دریا نہنگ  
 بغلطید در آب از اضطراب  
 دی میشتد از آب او سر فراز  
 کہ تیرد تو فنگش دریدہ جگر  
 کہ مردد بصد غصہ جان را سپرد  
 کہ مظلوم نہ بود از و در امان

بلب خال دار و چنان دل نشان  
 بسی درست باشد بر آن خان دین  
 بگیرد بہر ساعت اندر بر شش  
 بدو راز پنہاں کند آشکار  
 چو در گوشش او می نہد گوش خان  
 بنوزش نہ برداشتہ از گوش گوش  
 کہ ہاں دشمنت را دریدم جگر  
 زرد می کرم خان عالی مکان  
 سرو گردن و گوشش آن دل ربا  
 عجب ایس کہ باد و ستاں ست دست  
 در آندم کہ او رو بہ دشمن کند  
 عصائے کلیم ست مگر آن نگار  
 بود اثر دہا در نظر دشمنان  
 بہ موسی بدہ یکہ گاہ آن عصا  
 چون در پیش فرعون فگندی کلیم  
 کراتات ظاہر بود ز آن تفنگ  
 چو در دست کردہ تفنگ آن دیر  
 غرض ایسکہ چون دید آن نامور  
 نظر بست و جنباند چون ماشہ را  
 صدائے برآمد چنان از تفنگ  
 بزد بر جگر گاہ آں شیر آب  
 دی غوطہ می خورد در آب باز  
 گوی ز بر میرفت و گاہ سے ز بر  
 چنیں تاکہ آخر بعد رنج دور و  
 چنیں است سزائے چنان ظالما



مکن ظلم را راستی پیشه کن  
 از آنجا مراجع شده خان دین  
 بفرمود تا لشکر و آن سپاه  
 خودش خوش دل آسوده بر جان خویش  
 چو پرواخت از گشتن آن پلید  
 که آن کبر عثمان پر موج بود  
 صدائی که می کرد دریا ز جوشش  
 چو مردم شنیدند از راه دور  
 بگفتند که ای خان عالی مکان  
 بغیر از سفائن کلاں زان عبور  
 بزورق نشاید گذشتن از آن  
 روان خان دریا دل و کامگار  
 دویند مردم ز سر سوبسی  
 بدریا بسی کشتی آمد رسید  
 که بیک جا چنان کس ندید

## داستان زین کشتی که بصفت از موف بر موزان گذرید

بدریا یکی کشتی خاص بود  
 نه از بهر او خود همی کن تمیز  
 بلال که اصل وی از سال خواست  
 ز حکمت نمودند کار آگهان  
 بحکم خدائی علیم و حکیم  
 چو اهل سفر را است بروی گذر  
 بنگاه روشش همیش گشت تاب  
 بلال است از سیر او بس زیوں  
 که در چشم چون ماه کیشب نمود  
 بعینه به تر دلف و قلب تیز  
 یکی ماه نوشد بیک سال راست  
 یکی خانه کردند و گرد جهان  
 رواں خانه و خانگی بدقتیم  
 بود همیش ساکن او در سفر  
 پایش و مید آبله از حباب  
 چو عکس است آب اندرون



مہی یافت در حسانہ ماہی مترار  
 خرد گفت ماہی پس از ظن وہم  
 چو کشتی حاسد شدہ سرنگوں  
 بعینہ چو ابروی بر چشم ہا  
 ز رویش بسی چشم بد بود دور  
 ستادست تیر و کمانش رواں  
 کہ تیرش رزقہ کماں بر ترار  
 ستادست تیر و کمان می دود  
 نقد پس اگر چہ کہ پیش انگنی  
 رود پیش از باد در روز باد  
 مسلسل شدہ در دست تختہ بند  
 دو پر چون اصل دو سو کردہ باز  
 عجب ہیں کہ اس مرغ چو بین پرد  
 رود پیش از باد در روز باد  
 مسلسل بود در دست تختہ بند  
 ہمیش آب آن تا کمر میرسد  
 بسی سیم اما ندارد بدست  
 کہ امست کہ در آب تاند شدن  
 عجب این کہ صد تختہ کیبا دست  
 برانم کہ و سفش نماید چشم  
 یکے نے کہ باید خیاں دگری  
 بود خیر ما تمل دل تمام  
 بود قاصر د مقتصر طبع من  
 نداند بدانم بہ از سر کسی  
 نوشتم گر انصاف دادی بخوان

رسن بستہ ماہی بد استوار  
 چو ماہی شدہ غرق در بحر تہم  
 شدہ عکس ماہی بدریا درون  
 بصورت نمود آن مٹے بے بہا  
 چو ابروی او چشم را داد نور  
 کمانی ست خم دار تیر از میان  
 چنیں ست و رسم اندیس روزگار  
 عجب ہیں کہ ز انسان کمان کی بود  
 در تیر گر چہ کہ میش انگنی  
 چو مرغان پرد پنجه چون کشاد  
 دو منزل رود در دی بل دو چند  
 چو گرگس رود در ہوا سرفراز  
 پرد مرغ گر چہ نہ چندیں پرد  
 بطوفاں رود با سکون ای جواد  
 دو منزل رود در دی بل دو چند  
 بدیائی عمان اگر می رسد  
 چو خان کرمست کہ آرد بدست  
 بغیر آب تکم نداند شدن  
 شدہ تختہ پیش معلم دست  
 اگر بچنیں در بانس قلم  
 جدا گانہ باید یکے دنتہ می  
 کفایت حکم در ہمیں تا کلام  
 و گرنے مبرظن کہ در سر سخن  
 بہر نوع زانتہ ان من گز کھی  
 بہ تکلیف آصف زمان این بیان



و کسی که باشد همیشه عدیل  
 بگویم که فاء تو بمن مشکلمه  
 بمانش کوش ز آب دریا گذر  
 شب آنجا بماند و خوشدل شود  
 که در راه دین می رود تیز گام  
 بود صحبتش با حدیث و کتاب  
 تفاسیر و قرآن گرفت بدست  
 بسی گردان را بر فراخت سر  
 دزان مال خوش کرد دلهای شان  
 بفتح و ظفر با تمامی سیاه  
 باین برگ و ساز و توانائی نوش  
 ز چون باد دردی منی ارغوان  
 چو تار به بایش عروق بدن  
 بجایند و خوش تا بیوم الحساب  
 بمن ده که تا در کشم در صبح  
 بشام آید و شام نیز آبخان

بود ز فراتصف زمان از دکیل  
 در انگشت بر حرف من می نهی  
 چو آن خان فیروزه فرخ سیر  
 نمودند آن روستی آب آندند  
 یکی مجلس آراست بی رود و جام  
 گزید بسی ز رود در باب  
 بعمار و فضلا کند نم نشست  
 به بخشید بر سلطان سیم وزر  
 ز زر داد کشتی به کشتی کشان  
 دزان جادوان شد باقبال و جاه  
 خدایا بود بزم خصم آن سروش  
 که از کاسه سر بود جام شان  
 اجل باد ساقی در آن انجن  
 جگر با طے شان باد نقل و کیاب  
 بیاساقی آن می فرح بخش روح  
 که روزم همه روز از ذوق آن

## در بیان قاتل کردن کان لصاب همزه چکنی ه ب

رواں گشت خان رواں شد سیاه  
 نکورایے روشن دل و بی نظیر  
 بسی مستقیم و براه نجات  
 شکست جهان را دید مومیا  
 نهادند دیده بر آن صد نزار  
 شده خاک کم از درش سر مه ماند

از آنجا رواں شد باقبال و جاه  
 در آن عرض ره سید بود پیر  
 زیارت که مردم دیره جات  
 نمود از نظر سنگ را خمیا  
 چو بر خاک در گاه او گاه بار  
 چو هر چشم سر مه بران در نشانند



زمین از کفش یافته بچمیا  
 گل یاغ پیغمبر پاک دن !  
 شرف یافته چون فلک مفت پشت  
 محمد شمس نام بد نام شان  
 زبهر زیارت دلی خدا  
 بدرگاہ او عزم را جزم کرد  
 مشرف زیارت چو شد بہر شاہ  
 کہ شاہ از مرادات خود بر خورد  
 وزان پس بہ نصرت بہ جاہ و جلال  
 زبهر خودش ہم دعا خواست نیک  
 دعا کرد سید کہ دل شاد باش  
 کہ بر چہ از خدا خواستی یافتی  
 بعدل و محرم کوشش وجود سخا  
 چنان باش کز بودنت در جہاں  
 در آگاہ کردی تو از غیب کس  
 کہ کز پردہ پوشی نہ مردم ترا  
 مشکو کوشش سخت اندرین روزگار  
 باقبال اجلال و بخت سعید  
 چو آساں بگیری بخلق خدا !

## در بیان سیدن مختار خان سنی بدین گان خان صاحب گویند

چو از مجلس پیر راہ سلوک  
 بکوہ رقدہ در آورد پای  
 روان گشت و با عز و اقبال جاہ  
 مخلص شد آن ملک گیر ملوک  
 بطی کردن راہ آمد بجائی  
 از آنجا جواں بخت خان و سپاہ



لفتح و ظفر تا بدریا رسید  
 به گلزار مانند شد آتشکار  
 کزان حرم و شاد شد هر کسی  
 همه داد و دیدہ سمگتسان  
 عبوری که شد بر کسے راضور  
 ہی آید اندر عقب بادقار  
 کہ آید بشکر ہم آن پاک زاد  
 قرآن دو سعیدین آمد پدید  
 لعنۃ نسب خان والا تبار  
 ثم شجرہ نخت نخت بارخان  
 بہ تعریف و توصیف تمان تہیت  
 بیفتد قلم از عطار دزد دست  
 نظامی گزیرد براہ عدم  
 بسی برتر از ردستم و حاتم تست  
 کہ ہر یک فزوں بدز اسفندیار  
 نمودند سعیدین یا ہم قرین  
 نشستند بر مسند سروری  
 کہ است این او جاق از کریمان کرم  
 کہ والا نثر اوند عالی لقب  
 تو سئل کند سروران نبی  
 گرفت این سبیل تو سئل پیش  
 کسے بہتر و خوب تر می رود  
 نسب او نباشد درست از پدر  
 یدیدار او شد بسی شادمان  
 نشاندهش بہ تعظیم نزدیک تر

چہیں چند منزل بیابی برید  
 محیم خیم ساخت دریا کنار  
 زمر تاجیہ کشتی آمد بسی  
 کہ بر کشتی ماہ نور نشان  
 ہمیں کرد شکر بنوبت عبور  
 در آندم خبر شد کہ خان بختیار  
 دو روز اندر آنجا معطل نداد  
 بروز سوم آمد و در رسید  
 نتیجہ خوانین والا مدار  
 بہ ہفتاد کر سبت خان ابن خان  
 چوزین خاندان مطلع بر سبت  
 چو انشا کند نامہ آن حق پرست  
 چو بینی ز اشعار سازد رقم  
 بہ بزم و بزم آن بل حق پرست  
 لفوح جواتان جنگی تزار  
 در آمد بہ شکر کہ خان دین  
 یکے ماتاب و دگر مشتری  
 چگویم ازین خاندان عظیم  
 بعالم شد احمد زہ شان لقب  
 تو لا کند خاندان نبی  
 بدستور آیاء و اجداد خویش  
 پسر کو براہ - پدر - میرد  
 زراہ بدر بر کہ آمد بدر  
 سخن مختصر خان عادل زمان  
 بہر دل اورا گرفتہ ببر



بگفتا جواب آن قوی دست گاہ  
 زبرد سخنهاے نیکو براند  
 پرسید او ہم زخانِ زمین  
 کہ هست ایں رہ رسمِ رسمِ قدیم  
 چو او کرد احوال خود را بیان  
 بگوید خبر میزبان خوبتر  
 کہ از دل برد رنج اندوه غم  
 نشستند و گفتند و با ہم ولیک  
 بر رفتن رہ شکر آراستند  
 ز دریا گذشتند با احترام  
 رواں گشت آن سردوخان پیشتر  
 بر رفتند با ہم چو منزل چهار  
 وز آن سو چناب ست مابین آن  
 کہ مسکن بلوچان بدہ پیش ازین  
 ز شاہ جمال آمدہ یک برید  
 نوشتہ رقم شاہ عالی گہر  
 بدیرہ بریں مقدمت مرجبا  
 بیاؤ بیا ای شجاع زمان  
 بر رفتن بیا سود و سرعت نمود  
 سوارہ ز دریا گذشتت از شتاب  
 بہ پہلوئی چنبوت با صد شرف!  
 بگشتیم ندیدیم درویش خیر  
 ہمہ مردمانش برنج و غدا  
 ہمہ قصر و کاخش شدہ نہ گون  
 معابد خراب آخر اسپان درو

پرسیدش اخبار از رنج و راه  
 جواب مگوئی گہر میفشانند  
 وزان چو نوبت رسید از سخن  
 چنین است رسم بلوچی قدیم  
 کہ اول خبر پرسد از مہمان  
 پرسد از آن میزبان ہم خبر  
 از آن پس کنند اختلاطی ہم  
 بہ ستور مرغوب آئین نیک  
 در آخر ز مجلس چو برخاستند  
 بہ کشتی نشانند شکر تمام  
 از آنجا با قبال فتح و ظفر  
 برہ می نمودند با ہم شکار  
 ازین طرف دریاے جہلم روان  
 سائیموال گویند شش آن سر زمین  
 در آن ملک افواج دیں چو رسید  
 بخانِ زمان عادل و داد گہر!  
 کہ اے خاں شنیدم قدوم ترا  
 مسکن مکث در ہیج جاؤ بکان  
 چو خان آن رسم را زیارت نمود  
 چنین تار رسیدہ بہ بحر چناب  
 گذشتند ز دریا چناب آن طرف  
 چو در شہر چنبوت رفتیم بسیر  
 شدہ شہر از جوہر سکھا خراب  
 ہمہ شہر دیان درون و بدون  
 مساجد ہمہ بود ویران درو



بز علماء و ستمبر فاد ساداتِ شہر  
 چو تقسیم کردہ سکھاں آن زمین  
 ہمہ ملک سرہند و لاہور یا  
 ز جہنگ و خوشاب زمین چناب  
 ہمہ ملک تقسیم بر خودیشتن  
 ولے تاکہ تقریب ذکرش رسد  
 گراں شرح سازم ز مطلب بعید  
 ہماں ذکر گویم کہ سخن وضیہ  
 من از دیدن آن شہر آراستہ  
 تاسف نمودم بہ من بل نزار  
 سکھاں دست بر شہر حوی یافتند  
 نمودند حوی کوڑ متامی خراب  
 چہ گویم کہ آن گفت ندید دلم  
 از آنجا ہم از حکم شاہ جہاں  
 چو در بر کند ایمن آباد شاہ  
 دو منزل یکی کرد خانِ کریم  
 چون نزدیک اردوئی شاہ جہاں  
 در آمد فرود آمد آن خان دین  
 بگفتش کہ ای پیر دانا برو  
 کہ اینک رسیدم بہ نزدیک شاہ  
 ولے حوی بخدمت ستمشاہ دین  
 چہ حکم ست کامروز یا صبحدم  
 رواں شد بدرگاہ شاہ جہاں  
 بہ شاہ جہاں رفت آن عرض نکرده  
 توڈ خان تو سرد و خوشش آمدید  
 بجائے شکر خورد و شان بود نہر  
 شد آن شہر جاگیر حجتہ العین  
 ز پنجاب ملتان ہمہ جا بجای  
 بگردند قسمت بخودی حساب  
 نمودند گویم بہ تفصیل و من  
 بگویم ز انصاف نی از حسد!  
 ہی نام اے بخت مند و سعید  
 اگر سست مرغوب در شد کریمہ  
 کہ ناز و نعم داشت ہم خواستہ  
 چون بل بہ از من ازیں گیر دار  
 سر پنچہ آبادیش تاقتند  
 نکلند مردم برنج و غدا  
 ہماں بہ کزان باز دارم قسم  
 روان شد بہ پیش آن جوان بخت خان  
 مکان داشت بافر و اقبال جاہ  
 بسرعت ہی شد چو باد نسیم  
 سہ فرسنگ رہ رفتہ خان زمان  
 طلب کرد رفت آن وکیل این  
 بشاہ زمان عرض از ما بگو  
 بسی رنج بروم دریں عرض راہ  
 رسیدم نیاشم حزنین و غمین!  
 بیایم بدرگاہ ای محترم  
 بفرمودہ خان وکیل آن زمان  
 ستمشاہ گفتش کہ ای نیک مرد  
 ز رنج رہ آسودہ خاطر شدید

بز علماء و ستمبر فاد ساداتِ شہر  
 چو تقسیم کردہ سکھاں آن زمین  
 ہمہ ملک سرہند و لاہور یا  
 ز جہنگ و خوشاب زمین چناب  
 ہمہ ملک تقسیم بر خودیشتن  
 ولے تاکہ تقریب ذکرش رسد  
 گراں شرح سازم ز مطلب بعید  
 ہماں ذکر گویم کہ سخن وضیہ  
 من از دیدن آن شہر آراستہ  
 تاسف نمودم بہ من بل نزار  
 سکھاں دست بر شہر حوی یافتند  
 نمودند حوی کوڑ متامی خراب  
 چہ گویم کہ آن گفت ندید دلم  
 از آنجا ہم از حکم شاہ جہاں  
 چو در بر کند ایمن آباد شاہ  
 دو منزل یکی کرد خانِ کریم  
 چون نزدیک اردوئی شاہ جہاں  
 در آمد فرود آمد آن خان دین  
 بگفتش کہ ای پیر دانا برو  
 کہ اینک رسیدم بہ نزدیک شاہ  
 ولے حوی بخدمت ستمشاہ دین  
 چہ حکم ست کامروز یا صبحدم  
 رواں شد بدرگاہ شاہ جہاں  
 بہ شاہ جہاں رفت آن عرض نکرده  
 توڈ خان تو سرد و خوشش آمدید



لیکن تو امشب ہمیں جا بجا  
 کہ خان ہم در آنجا بماند بہ شب  
 چون سردا شود بہر خان پیشوا  
 گذشتہ شب و صبح بزد و علم  
 دو فرسنگ رہ آمدہ پیشوا  
 چون چشمش بخان کرم اوفتاد  
 زیر آمد ازین زمین خان دین  
 گرفتند مر یک دیگر را بہ بر  
 چو یاران بکدل پس از مدتے  
 چو پرستش ز اندازہ غایت گذشت  
 شدند آن جوانین عالی تنبار  
 از آنجا ہم رو بہ راہ آمدند  
 بجائے خود آمد ازاں ہریکے

کسی ز ارواں کن تو در پیش خاں  
 بجائی کہ باشد بہ عیش طرب  
 فرستم جہاں خان سردار را  
 روان شد جہاں خان فرخ شیم  
 بخان زہان و سحاب سخا  
 فرود آمد از اسب تازی نژاد  
 چون گشتند مر یک دیگر را قریں  
 زمانے نشد دور از یک دیگر  
 بدیدند از یک دیگر رویتے  
 خوش آمد ز حد نہایت گذشت  
 پس از ساعتی ہم بر اسپاں سوار  
 چہیں تا بہ اردو می شاہ آمدند  
 بر آسودہ بر جاے خود ہریکے

در بیان ملاقات شدن حاجی بن الاخ خان  
 بندگان خالصا کوید کہ بر در زادہ خالصا بود

چو آن خان حاجی بن الاخ خان  
 بہ چندیں وجوہ ست فرزند او  
 خیر شد کہ خان زمان در رسید  
 ز بہر چنین روز بد منتظر  
 برویش نظر کرد خان از نخست  
 دوید آن پسر شد گوں بر زمین  
 پانخواست خان نیز بے اختیار

بن الاخ مگو بلکہ فرزند خان  
 نہ فرزند او بلکہ دل بند او  
 ز بہر ملاقات او بر دوید  
 دو چندان از و خان عالی گہر  
 در آئینہ اش دید خود را درست  
 کہ بوسہ زند بر قدم خان دین  
 کہ فرزند را کرد اندر کنار



نشد کسیر کس کے شد عمر سیر  
 بچشم خودش سرمہ سان در کشید  
 جہاں راز فرحت پر آوازہ کرد  
 بجان و دل بردو آمد ترار  
 نمودند ہر دو زمانے درنگ  
 فلک کار دور دیہ یک رویہ کرد  
 بصورت دوتن ہم یکی شد دست  
 نشد دوران زین و اسیم ازان  
 یہ پیدیش از گرم و سرد جہاں  
 ندارم بجز بجز تو غم و گر  
 چگونم کہ چون بوہ ام از تو طاق  
 نوازش ز حد نہایت گذشت  
 ز گنج سخن قفل سرباز شد  
 نشد پائے کس پیش ازاں پایہ جوئے  
 جہاں نے زیر سو نظارہ کنان  
 شروط ادب دید ز اندازہ پیش  
 بفرزند خود آشکارا نمود  
 دیش میل آئینہ دیگر نکرد  
 پس از مدتی شد ز سعیدین قرین  
 ہمینخواند سیح المشانے ز دور  
 پس از دیر از ہم مرخص شدند  
 قدم راز سرمہ نمودی پس  
 کہ کی آید آن نور چشمش زور  
 کہ تا یوم آخر مبادش زوال  
 کہ نتوان نمودن بجوہر بدل

در آغوش خود داشتش تا بدیر  
 چو جان خودش بد بجان در کشید  
 ز مہر جگر گوشہ دل تازہ کرد  
 ہماں جنبش خون در آمد بکار  
 بہ یکدیگر آورده آغوش تنگ  
 قد ہر دو فرقد ہم با ز خورد  
 کہ جان دوتن بد یکی از نخست  
 گل و غنچہ سان چونکہ در بوستان  
 پدر وار خان زمان ہر زمان  
 پسر باید گفت کامی نامور  
 پدر گفت ما ہم ز دور و فراق  
 چو پر شمش ز اندازہ غایت گذشت  
 سخن از دور دیگر آغاز شد  
 بماند تا دیر در گفت گوئے  
 مہ شتری را چو گشتہ قرآن  
 پدر چونکہ از سوئی قرزند خویش  
 با مہربانی و الطاف وجود  
 زمانے زردیش نظر بز کرد  
 ہمہ دید در دیدہ اشس خان دین  
 بدست آسمان از طبقہاٹی نمود  
 چنین تابا رامگاہ آمدند  
 بہر روز بہر نفساٹے پدر  
 پدر ہم ہی دید راہ پسر  
 زراشتاٹے آن روز ہاٹی وصال  
 ز روز ز بجر دم یک غزل



به پیش کمان بر در شهسرای  
 همه سروران بر اسبویان  
 ز سر کرد ہائے بلوچ کچھے  
 پس خان عالی بدرگاہ شاہ  
 شہ از عاطفت در کرم گستری  
 بخان گفت خوش آمدی خانمن  
 بہر نوع ہر طور دل شاد باش  
 ز آن پس ز سر سرور اسم باسم  
 بہر یک بگفتا کہ خوش آمدید  
 دعا کرد خان کامی شہ دادگر  
 بہاں در جہاں دائم کامران  
 ازاں سایہ ات برسم سایہ نیت  
 مخلص شدند از شہ دین پناہ  
 روان گشت خان معلی تبار  
 سرابانیان دہم از جہلبان  
 بر از راستی و تہی از کھی !  
 برقتند و جملہ سرابان سپاہ  
 مساکین نوازی جہاں پروری  
 توٹی خانخانان دوران من  
 ز ہر رنج و غم خاطر آزاد باش  
 برسید کین در بلوچیت رسم  
 بر اعدائی دولت مظفر شدید  
 بعدل و کرم بر فلک برده سر  
 بخلق و جہاں بنا یہ ات گستران  
 کزان سایہ خود کیں پایہ نیت  
 رسیدن بہر یک بہ آرام گاہ

## درین کوچ فرودان شاطر لاکھو و مورن کان نصیب ہوید

سحر کہ خوردش آمد از کزناٹے  
 شہ و شکرش در آمد بہ کوچ  
 سہ فرسخ رہ طے نمودند راہ  
 شب آنجا بسر برد با عیش و ناز  
 دگر روز نہا نجا روانہ شدند  
 ز دریا گذشت آن شہ نامدار  
 دریں روشی آبست شہری کلاں  
 بہ پہلوئی آن شہر خان جامی کرد  
 فرار جہاگیر شاہ از جہنم  
 بہولی کہ شد چرخ را کزناٹے  
 بکوچید با شاہ خان بلوچ  
 فرود آمد آنجا شہ دین پناہ  
 شہ و شکر شاہ با برگ و ساز  
 بدریا کناٹے لہور آمدند  
 فرود آمد خان بدریا کنار  
 کہ خوانند شہ درہ اش مردمان  
 بہا نجا سر پرده بر پائے کرد  
 کہ ادا باد شہ بود در فلک بند



بہ او داشت در زندگی عیش و خوش  
 عمارت نمودست در شہ درہ  
 ازاں شہ لسی از علامات خیر  
 کہ سقفش رسیدہ بچرخ بلند  
 بر فحت بود از آسمان ہم رفیع  
 ستون در و تیر و فرشتش تمام  
 چو برج فلک بود پرداختہ  
 توابت در دسوزج زر نگار  
 بر آورده سر بر فلک آشکار  
 بر آئی بچرخ رسد فرق سر  
 شد ای چار عماد اورا طہیر  
 کہ بکنند درس کار نامہ قسم  
 بگویم با جمال آن یک سخن  
 جداگانہ با صنعت دل نذر  
 کہ برده ز نشان سابق سبق  
 بہ حیرت در الفتی تو از کار او  
 کہ مخلوق را بود پشت پناہ  
 بفرمائش اندر زمین و زمان!  
 حکم جہانگیر شاہ زمیں  
 زدہ سکہ بر سر مہرواہ  
 بگویم اگر باور آری از من  
 براہ خدا و رسول کریم  
 مگو شیر زن بلکہ شمشیر زن  
 خدا ساخت خنات اورا قبوا  
 زر و زیور و جامہ و برگ و سہا

کہ نور جہاں بیگم ست ز وجہ اش  
 نمود آن شاہ در زندگی مقبرہ  
 بنا دست باقی دین کمنہ دیر  
 چنان بر کشید آن مزار از جہنہ  
 یکے صندل بس عریض و وسیع  
 ہمہ یام سقفش ز سنگ رخام  
 ز زیور مر شدہ ساختہ  
 چو انجم در آن بود نقش و نگار  
 بہ چار گوشہ منارہ چہار  
 بہر یک ازاں چار میسارہ گر  
 ہمی خواست افتادن این چرخ پیر  
 ازین بیش و صفش تا بدستلم  
 ز نور جہاں بیگم نیک زن  
 سیوم مقبرہ بود ہم از وزیر  
 ز احوال آن شاہ مرحوم حق  
 چو آگاہ گردی ز اسرار او  
 با ہم تہی آن جہانگیر شاہ  
 زوی سکہ آن زن بز جوں شہان  
 بدہ نقش آن سکہ اش بچین  
 کہ نور جہاں بیگم بادشاہ  
 ز خیرات او بشنو این سخن  
 دہ دو ہزار از بناست تیمم  
 بہ تزویج دادست آن شیر زن  
 براہ خدا و براہ رسول  
 بھر دختر او داد از خود جہان



یکی خانہ از مسکنش نیز داد  
 ز خیرات او بس بود این قدر  
 مساجد معابد مزارش بسے  
 کہ آن روح و ہم ز وجہ از یکدگر  
 در آن مقبرہ خان بصدق و صفا  
 پس آمد بجاشب در آنجا ماند  
 رونده بہ تعجیل چون باد گشت  
 بیاساقیا هست وقت فراغ  
 بدہ تازہ غمها بشوید مرا

ز بہر معیشت ہمہ چیز داد  
 کہ گفتم و گرنے بود پیشتر  
 بنا کردہ چون دیکردہ کسی  
 بخود و عطا بد بسے بیش تر  
 زیارت نمودان مزارات را  
 چو شد روز زین کرد مرکب براند  
 یار دومی شاہ آمد و شاد گشت  
 ایامی کہ روشن بود چون چراغ  
 ز راز جہاں حال گوید مرا

## دیوان رسیدن لاهور و حجت بن بر اجنک کفار گوید

در آمد بہ لاهور چون باد شاہ  
 بائین جشید فرخندہ پی  
 بر آمد بہ تخت آن خداوند تخت  
 ہمہ نامداران از ہر وطن  
 سران سپہ نیز از ہر طرف  
 شد از عافیت و ز خرد پردے  
 جداگانہ پرسید ز آن سروران  
 کہ آید بہ میدان نادر دگاہ  
 کہ تازند شیران دین نبی  
 چہ گوید آخر دریں گیر و دار  
 ہمہ نامداران سرانگندہ پیش  
 بخان بلوچ آل ہمہ نامدار  
 بگوید جواب شد نامور

بکیوان زدہ قبضہ بارگاہ  
 برستم فریدون کاؤس و کے  
 بتائید اقبال دنیروئی بخت  
 بہ پیش سریش شدند اجمن  
 بیایستادند و بستند وصف  
 ز ہر یک پرسید زان داوے  
 کہ کس نیست پیدا چو از کافران  
 دی پامی دارد ہر دے سیاہ  
 بر آن زمرہ و خوک و خوار و غنی  
 چگونہ بود آخر ایں کار زار  
 چو پر داخت شاہ از سمنہکے خوش  
 اشارہ نمودند کان ہوشیار  
 بنوعیکہ باشند سزاوار تر



بخدمت شهنشاه گیتی ستان  
 جہاں پرورشہ شاہ شاہاں باش  
 یہ دوراں بود سلطنت مستدام  
 کہ تابست براس فلک مہر و ماہ  
 ز تخم کہ کاری بر و منہ باش  
 بگوئیم فرمان بیارم بجائے  
 بجای آوریم آن بچشم و لبس  
 عدو را خراب و تہہ ساختیم  
 اگر کوہ آہن بود بشکنیم  
 بمیدان مرداں نمی ایستند  
 یگی گرگ جنگی کند از کناہ  
 گر آیند گرد رخ شان سیاہ  
 بہ جنگند با حیلہ رو بہے  
 بود جنگ شان حیلہ کافراں  
 رود در نہان بر سر کافراں  
 رود بر سر حریبان فجاہ  
 دریافتد بر آن کار نا آگہان  
 در آتش زندہ همچو روزہ پسین  
 با جساد شان آتش اندر نہ نیم  
 ہم اینجانہ بیند روزہ قیام  
 بر بند آوریم و ہمنا ہم اسیر  
 بہر جانہی پائے ما سر نہیم  
 کہ ہر چہ آن بکفتی بود ہم چنان  
 ز شکر گے ما بسے دور ہست  
 مبادا شود شکر ما تلف

بہ نطق اندر آمد جواں بخت خاں  
 کہ تا اینجہا نسبت جہانبان باش  
 چراغ جہاں باد رویت مدام  
 مبادہ تہی عالم از نام شاہ  
 بہر جا کہ باشی خداوند باش  
 چو پرسید از ما شہی تیک رائے  
 ہر آنچہ امر تو باشد اے تاجور  
 بہر جا کہ فرمودہ تا ختیم  
 کنوں ہر چہ امرت آن میکنم  
 چہ باشند سگہائے بیدن نژند  
 بدزدی در آیند ہم دزدوار  
 بصف جنگ نایند در یاسح گاہ  
 گر نرند از افواج شاہنشہی!  
 نیایند در پیش جنگ آوراں  
 ولیکن ازیں بعد فوج گہراں!  
 چو از غازیہ بیان شکر بے شمار  
 پراگندگی و حسدابی از ان  
 سردماں شان نیز آن اہل دیں  
 ہر دانگی بیخ نشان برکنسیم  
 بر آریم بنیاد شان را تمام  
 زن و بچہ شان را در ان دارگیر  
 و گر ہر چہ فرمان شود آن کتیم  
 برو آفرین خواند شاہ جہان  
 ولی آن لعنان آتش ہست  
 نہ آہست آنجانہ گاہ و تلف



در آنجا نمان گشته آن مدبران  
 بسامان یسے رفتہ نخواہد سپاہ  
 جمہ ہم گروہ شتابان رویم  
 بر آریم و بنیاد و منج از سکان  
 پسندیدہ کس ز کار آگہان  
 کہ در آسمان حسد بود مہر  
 چو باشید تدبیرین وقت کار  
 کس از عاقبت نیز مفہوم نیست  
 نداند کسے نیک و بد ای فتا  
 بہ نصرت بود چوں امورات شاہ  
 شما جملہ باشید و مجلس نشین  
 ہمہ را کند شاہ خوار و نحیل  
 بفرمان او ہمہ برتند راہ  
 تمناش بر آن مصلحت بن بود  
 نمودند از شاہ ذوالافتادہ  
 رسیدند ہر کس آرام گاہ

لکی جنگل ست جائی آن کافران  
 از نیجاست پنجاہ فرسنگ راہ  
 چون نزدیک آن جنگلتاں رویم  
 بتازیم بحیر بان بندگان  
 چوں اس مصلحت دید شاہ جہاں  
 پختاں آمدہ اند ابوذر جمہر  
 کہ تدبیر شدہ را کنید اختیار  
 کہ انجام ہر کار معلوم نیست  
 کہ آن بر صوابست یا بر خطا  
 بہ تدبیر خود گر بہ فتید راہ  
 سزاوار تخمین و صد آفرین  
 دگر ہر خطا باشد و پر خسل  
 دگر کار بستید بہ تدبیر شاہ  
 گر انجام آن نیک در بد بود  
 بدیں موجب آن مصلحت اختیار  
 مخص شدند از شدہ دیں پناہ

## در بیان آن لشکر سکان بریل و جنگ دین انہا و ہر مہبت نمودن نشان گوید

بدرند سراز قعر دریائے آب  
 ہر شہ تنادند بر جاے خویش  
 بیامد بر شاہ گنتی ستان  
 بہ پیوست باغاریان کارزار

چو روز دگر چشمہ آفتاب  
 ہمہ نامداران بدستور پیش  
 ز قوج قرادل سواری روان  
 کہ آمدند بیک لشکرے پیشمار



بغازی مترا دل تیار ہے  
 روان شد ہمہ شکر از ہر  
 بھی راند رموار مقصرع بد  
 خوانین افغان ز برنا و  
 برآمد لعالم کے گیسر  
 ازیں غصہ چون تیغ آتش  
 بروئی شہنشاہ روان شد بغوج  
 ہوشید ذرع آہنیں بد رنگ  
 پٹے قتل سبک سوزی بت پرست  
 کہ چون تیبہ آسماں میں نمود  
 بر آمد زیں خان فرخ تہاد  
 کہ حرص و غذا داشت در دل سی  
 و کیلے کہ باشد سد ہمیش عدیل  
 خدا ترس حق گو یصدق و صفا  
 خوانین احمد زئی را قدم  
 بہ گنجابہ گر کر سیم بشہری  
 تمامی تفنگ چی ہمہ چو بدار  
 سرا بانیاں و دگر جہلبان  
 بلییدی جوانان عالی ہمہ  
 ہمہ موٹنہ مثل شیر و پلنگ  
 دگر دفترے درج سازم تمام  
 کھنم محل آں رازہ روٹی دلیل  
 روان شد بغرم و غزائے سکاں  
 بروئی ہمہ خان بہ یک میل راہ  
 زمین گفستی از جہش آمد ستوہ

بامداد تاید اگر شہر یار  
 بفرمودہ شہ کاندراں گیر و دار  
 شہنشاہ با سپ روان برشت  
 ہمہ سردین امیر و وزیر  
 ہی تاقتند از پسے شہر یار  
 چون بلوچ اس خبر را شنید  
 سخت از ہماں پیش خان بلوچ  
 بہ تیغ یسانی میان بست تنگ  
 یکی نیزہ خطے گردتہ بدست  
 سر بر ز فولاد بہباد خود  
 برا کسی روان تند چون تند باد  
 نش منتظر از برائے کسے  
 رواں شد پس اور رواں شد و کل  
 نکو خواہ آغا و حلق خدا  
 بہ ہفتاد پشت است وزیر و ندیم  
 چنان چو کھ از ماست قاضیگیری  
 دگر عملہ و جملہ خدمت گزار  
 ہمہ سردران بر اہوتیاں  
 زنگسی و از رند و لاشا ہمہ  
 ہمہ نامداران فولاد چنگ  
 اگر بر شمارم ز ہر یک بنام  
 مفصل چو ذکر کشس ہی شد طویل  
 سخن مختصر شاہ گیتے ستاں  
 رواں شد چو شاہ در روان شد سپاہ  
 بہ جیبید شکر بجیبید کوه



چو خورشید شد اندر آن ناپدید  
 نہاں شد در آن تیسرہ ابر آفتاب  
 نمیکرد یک ذرہ از برق و سرق  
 چہ تیرے کمان و چہ تیری فزنگ  
 زمین از عیارش نروشد بخاک  
 زگرد سپاہ بجز و بر تیرہ گشت  
 دید باطن نسخہ نو روز کرد  
 نہاں گشت خورد در سحاب سخا  
 زگرد زمین دید میدان درست  
 از دطاس خورشید را خون نمود  
 شدہ گرداندر هوا شاعر بیسز  
 دم گاؤ شد در هوا گاوسان  
 ز شب گویا صبح صادق مید  
 عجب اینکه یک ابرو آتش نزل  
 نیستان صف برب آب گیر  
 مکل شود در جو ابر عنان  
 تو کوئی گہر ز آہن آمد بروی  
 شدہ تعبیه کوس گردون دران  
 ازاں پر خبر بے خبر گشت گوش  
 کہ کس از کسے می پیرسد خبر  
 یذبال نچیر شیر تریان !  
 از وظاہرست بر شریف ودنی  
 نگویم رواں بلکہ بودہ دوان  
 ہی تاخت عقب سکان سو بہ سو  
 چھاں کرشیدہ بہ چرخ بریں

غبار زمیں بر فلک کرشید  
 ازان گردکان در ہوا شد سحاب  
 درو آتش باشہ چون رخس دبرق  
 چو زالہ بیارکش در آمد خدنگ  
 ز سیم سمندان زمین گشت چاک  
 بیک سوٹے دریا دگر سوٹے وشت  
 صف شکر از رایت سرخ و زرد  
 علمہائے رنگیں بہ آمد بساہ  
 سمند فلک کرد جولان نخست  
 سر رایت لعل بر چرخ سود  
 تڑ پیر چش از سنانہائی تیز  
 ز بون گشت گاؤ فلک از سنان  
 بہ چتر سیہ کان شہنشاہ جمید  
 شدہ تیغ بہ گرد چترش قطار  
 بیک جامی بودہ صف تیغ و تیر  
 کیت فتنہ از بس تار افگنان  
 بگوہر چو نبشت نعل اندرون  
 بغیر بد کوس از کران تا کران  
 خبر کرد در گوش طبل از خروش  
 در آن تا ختن از ہمہ پیشتر  
 چناں تاخت ان خان عالی مقام  
 کہ ایں پہلوانے و شیر افگنی  
 پس اد ہمہ شکر او روان  
 وے بچکس نار سیدہ باد  
 زگرد و غبار و سواران زمین



نہ از راست چپ رانہ از مغز پوت  
 سر مگسیاں بود گہرام خان  
 باد بود ہمراہ رنج و طرب  
 از ایں ذکر او اندکے پس قتاد  
 نمودار گشتند جولان کنان  
 کہ بد صادق القول با احترام  
 کہ می تاختند از سر کین و چشم  
 نیارست دیدن ز ناموس و تنگ  
 من استاده بنیم کہ جولان کنند  
 کہ حربے کند جلوہ بر ہونان  
 بند در صفوف سبک بد سمر  
 پس را بخود نیز ہمراہ برد  
 ہمان بہ کہ بالور یکجا شوم  
 نباشد ز بجران بسا ہر دو غم  
 قیامت ز سکہا بر اینکختند  
 کہ پس گشت افواج آن مدبران  
 نہ دیوانہ گے بلکہ مردانہ گی  
 کہ خون را بخاک اندر آسختند  
 بہمت فزون بود از یک دیگر  
 بر آند ازان کافراں گیر و دار  
 سکے زان سکان نیزہ زود آچخان  
 ز زیں بر زمین شہادت رسید  
 قصوئے نکرده ہی در ستیز  
 پس ان پدیرجان نکرده دریغ  
 کہ ہر چہار بودند شمشیر زن

کہ کسی ندانست دشمن زدوست  
 قزاول دران روز از طرف خاں  
 دگر خان احمد بلیدی لقب  
 سخن در میان سخن او قتاد  
 چون فوج سکاں پیش گہرام خان  
 سر بلیدیان خان احمد گرام  
 در آندم سکاں را چو دیدہ چشم  
 نمودند جولان بمیدان جنگ  
 بگفت کہ اسے حربیان ترزند  
 ز مردی و غیرت نباشد چناں  
 بر اینکخت اسپان تہمتن سیر  
 در آن حملہ کان شیر مردانہ کرد  
 کہ تنہا چہ امن بخت روم  
 بخت چو پاشیم یکجا ہسم  
 چو لورو پدر ہر دو اینکختند  
 چناں تاخت اورو بر کافراں  
 سکاں نیزہ راہ دیوانہ گے  
 یان پہلواناں در آویختند  
 ترار آفسر بر سر ہم پدر  
 پدر گفت گیر و دست گفت دار  
 در آخر ز پہلوئی آن پہلوان  
 کزان نیزہ پہلوئے ادبر درید  
 پس نیز در راندن تیغ تیز  
 در افتاد آخر ہم از زخم تیغ  
 ز مگسی دراں داوری چارتن



رسیدند بر چار از سر نوشت  
 دگر چار شهداء آن غزوه دان  
 ده دوتن از مؤمنان شد شهید!  
 بسان سگ رسید اسفل السافلین  
 زمن بشنوی حال خان زمان  
 شنو وصف آن خان فرخ سروش  
 محکم شرح احوال آن نامور  
 همی راند در عرصه کار زار  
 که بر بود دلہائی شان از وفا  
 ولی بود خود پیش از سرکشش  
 رسول کریم ست فرخ شمیم  
 یکے در ہزاراں گئے کار زار  
 کہ با شد مکانش ہمیشہ جنان  
 ہمی زد بہ پیش از ہمہ سردان  
 ہمیراند بر دشمن زشت کیش  
 بدیں پہلوانی بخت رسید  
 خوانمین نے بل سلاطین ما  
 امامان شمشیر خود خود شوند  
 کہ شیر زست او تباب و توان  
 زند در صف دشمن بد سیر  
 ازیں کار مانع شود پیر عقل  
 جوانان جنگی و مردان کار  
 زند در میان صف کار زار  
 کہ تنہا زند در صف آن تیغزن  
 بود شتر این سخن در جهان

ہم از گوشش و کشمش در بہشت  
 زلا شاریاں وز دیناریاں  
 زدست سگان خوک و خوار و پلید  
 در آن مدبران سگان لعین  
 دگر بادت تا تو با گوشد جان  
 بدون آرنیہ تو از گوشش ہوش  
 زمانی بمن گوش کن اے سپہ  
 چو آن نامور تمہرانے تبار  
 ہماں اہل خدمت بصدق و صفا  
 دویدند پیش از ہمہ در پیش  
 سخا و شجاعت ز حمنہ کہ عم  
 پدر بر پدر مینزد شیردار  
 چنین بود قانون خان کلاں  
 کہ تنہا ہمیراند بر دشمنان  
 چو رستم ز افواج در پیش پیش  
 چنین بود تا بود خان شہید  
 ہمین ست رسم خوانمین ما  
 کہ در پیش افواج خود میدردند  
 پدر دار آن خان عادل زمان  
 پدر وار بل زان بسے بیشتر  
 ولیکن نیاشد ز تدبیر عقل  
 کسی کو بود مالک چہل ہزار  
 بہ تنہا چرا تا ز دان یک سوار  
 کجا ہست از مصلحت این سخن  
 اگر پہلوانیست میراث شان



سر فوج الحق چو ایشان تزد!  
 شهید رہ شرح خان کلان  
 کہ نظارہ می کرد جملہ جهان  
 بردست ہمراہ خود نام نیک  
 چراغ منہارا بدنیافروز  
 ہمیں دم کہستی غنیمت شمار  
 زینکان سخن نیک را در پذیر  
 اگر او چو اسفند پارست ہم  
 ولکن چو در کشت شد کار بد  
 وگر جنگ جوید چه حاصل بود  
 ہمیشکرتش خوار مانند و زار  
 کجا آن سپہ جنگ بے او کند  
 کہ آن چہل نرارش بہ مانند و خوار  
 بگیرد ہمیدان مانند بسے  
 بڑو دیورا دست گرد و فراز  
 نمیزد قلب عدو مرتضے  
 وزو کس نبود دست غازی بسے  
 سری کردن لشکر از بہر حلیت  
 چرامی برد فوج بانویشتن  
 کسی با کسی کار خود را ساخت  
 ز پس گرد شد روز روشن چو شب  
 کہ ایں ست دستور نشان از قدیم  
 پس او ہمیراند با کین و خشم  
 کہ کے باشندم تا کتم ایں غمرا  
 ہمہ پیشروانہ ہمہ پیش بود

کہ کس پیشتر تیغ از ایشان تزد  
 شنیدی بروز شہادت کہ خان  
 چنان تیغ زد در صف دشمنان  
 سر انجام رفت از جہاں او و لیک  
 منہ دل برین دولت پتخروز  
 منہ دل برین کاخ زرین نگار  
 نکوئی کن و بانکوئی بمیر  
 کسے کو بہ تنہا زند بر چشم  
 گرفتہم کہ صد کشت با ہم دو صد  
 اگر پشت بد چہ لائق بود  
 گر از یاد آید چنیس نامدار  
 کجا شکرش تیغ بے او زند  
 چرا ایں کند صاحب چہلزار  
 در آندم عے کار خود ہر کسے  
 تہمتن چو تنہا کند ترک تاز  
 گر ایں شیوہ محمود بودی چرا  
 کرد در جہاں پہلوان تہر کسے  
 پس ایں لشکر و اس سپہ بہر حلیت  
 چوتنہا زند در صف آن تیغزن  
 سخن مختصر خان چوتنہا بناخت  
 کسی راست می تاخت کس چہ شب  
 سر فوج میراند حسان کریم  
 وگر ایں کہ سبک راہ بیدہ چشم  
 کہ از حق ہمینجو است ایں روز را  
 دران تاخت ہر کس پس و پیش بود



وکیل خسرو مند روشن دلیل  
 رساندی بصد لشکرے خصم بور  
 کہ از جان و دل بود عبد النسبی  
 بدی پیش روان خداوند تنگ  
 بر وزیر غذا شیر شمشیر زن!  
 بر ایسے خدا سخت بستہ میان  
 کہ ایں بود خاصیتش از قدیم  
 در انداخت خود را برون بدرگان  
 تو گوئی کہ شیری بہ سکھار رسید  
 دے یک یک از ہلوئے ہلوان  
 کز ان زخم مجروح زخمی شدہ  
 بر آوردہ برگرفتند راہ  
 کہ برگردو گفت امی باقبال حفت  
 زمیدان نگر دیدہ ام تندرست  
 بزخمی گراں میرود جامی خویش  
 چنیں تا بہ نزدیک سکھار رسید  
 میان تنگ بستہ بہندی حسام  
 برانگھفت خان اسپ چون برق باد  
 دویدہ بر آن دیو و اژدہا نہاد  
 بفرج خودش رفتہ نہاں شدہ  
 چو دیدہ کہ می تا ز د آن شیر مست  
 بز خوردہ بر اسپ آن شیر جنگ  
 تو گوئی فتاد آسماں بر زمین  
 بگفتند بسم اللہ از ہر کراں  
 ہمہ شکر گفتند حق را نخست

عناش اگر میگرفتی وکیل  
 ز دستش رہودے عناش را بزود  
 در آن تاخن میر عبد القبی  
 بمیدان جنگ سکان غدنک  
 جوان مرد و خوش خوی شیریں سخن  
 ہمہ سروران تم میسایان  
 گپی چنیں بر ابرو نزوآن کریم  
 بہ تنہا دویدہ پس آن سکان  
 صفوف سکان را ہم بردید  
 ز پیشش شگافید فوج سکان  
 یزدوی تو فنگے بہ رانش زدہ  
 رفیقانش از عرصہ زرمگاہ  
 در آن تاخت خان در رش دیدت  
 عروسی خود کردہ ام من نخست  
 چو دانست خان کان جوان پیش پیش  
 ز غیرت بمرادگی خود دوید  
 سکے از سکان بود و چہ تو بنام  
 بر آمد ز شکر بخان رو نہاد  
 ز بس خشمناکی چو آن پاک زاد  
 مجرد بدین گریزاں شدہ  
 و گریک سگی بد تو فنگی بست  
 بسویش نظر راست گرد و فنگ  
 فتاد اسپ و خان او فتادہ ز زمین  
 دویدند از ہر طرف مردماں  
 چو دیدند اعضائی او تندرست



چه دامنم چه میرفت بر جان او  
 هماندم بایستاد کاس پیش فتاد  
 فلک گفت احسن ملک آفرین  
 ثواب خدا از خدا یافتی  
 که تنه بر افواج دشمن دود  
 الی تہلکہ فاحذر وا از بلا  
 نہ بنید ز خونخوار دشمن شکاست  
 بدوزخ رساندی بسی بت پرست  
 نکردی ز خود دور یکدم تو فنگ  
 کہ ساعتش گیرد اندر کنار  
 کہ حال پیشش پیش آن نامور  
 چویارے کہ در غم بود نمگسار  
 نکردہ بدست آن نجستہ لقا  
 نمایم بمیدان بان حسر بیان  
 چنیں تا قتل نے ز بہر غزاست  
 ہمیں بگذر دور دشمن این خیال  
 یچی دو نیران زند این نبرد  
 یقین دان کہ آن کار شد از ریا  
 کہ تا او چہ گفتا دریں ماجرا  
 در انداخت یک گبر در گیر و دار  
 کہ آن بت پرست بے ادب ہم پلید  
 تعجب نمود آن ریل کا مگار  
 پیر سیدش آن کافر بت پرست  
 علی ولی گفتش ای اہر من !  
 ہمیں کشتت بہر حق ای لعین

گرا پیش نمیکشت تفریان او  
 کہ از تاخت سرگز نہی ایستاد  
 چو فارس فتاد و فرس بزر میں  
 کہ امی خان ثواب غزا یافتی  
 ولی سرور را چه لائق بود  
 خدا گفت لا تلحقوا دوست را  
 دلیکن کسے را کہ حافظ خداست  
 گراں روز بودی تو فنگش بدست  
 عجب اینکه آن صاحب نام تنگ  
 چناں دوست باشد بر آن نامدار  
 دی بر ندارد ز خاشش نظر  
 بسی خوش تر است از رخ خالی  
 دے آندم از شرط حرص غزا  
 کہ این جنگ را من بہ تیغ و سناں  
 گرانصاف پرستی نہ بہر خداست  
 چوتنها زند در صف بدسگال  
 کہ گویند مردم کہ این شیر مرد  
 چون نفسانیت شد بہ کار خدا  
 بین مثنوی مولوی روم را  
 کہ آن شیر نیران دلدل سوار  
 سرش را بھی خواست آرتن برید  
 نف انداخت بر سوئی آن نامدار  
 رہا کہ داز قتل آن داشت دست  
 چراداشتی دست از قتل من  
 کہ اول من از غیرت کار دین !



دے چوں بسویم تلف اندا حتی  
 مرانفس گفتا کہ در ایں دمت  
 دہا کر دمت ای سگبید لقا  
 بکار خد نفس چوں شد و خیل  
 ازین رونہ کشتیم ای سگ ترا  
 مع القصہ چون خاں عالی نژاد  
 تو ایں جنگ نفسانیت ساختی  
 بخون غرق سازم سر و پیکرت  
 کہ نفسانیت شد بکار خد  
 ز نفسانیت کار گر دد ذلیل  
 از آن یافتی ز قتلتم رہا  
 در اثنا سٹے جولان ز اسپ او قناد

## در بیان تعداد غازیان تفصیلاً گوید

مباد زیکے نوکر حنان دین  
 محمد حسین آن یل نامدار  
 دگر نامجو میر منگہ بنام  
 بدست آن دو پر خاشخو شیر جنگ  
 بر آن سبک نظر بستہ کردند زرد  
 یکے زرد بر اسپ و یکے بر سوار  
 ہزار آفرین بر چنباں نوکراں  
 چو دیدند کان گبر بے نام و تنگ  
 زمانے ندادند انشس از آن  
 چو آمد چنباں فرصت اندر میاں  
 سکان ہم زمیدان گریزان شدند  
 ہمہ کس ہی تاخت بر دئی خویش  
 مزار محمد سنی شیر زور  
 چو جولان نمودی بمیدان جنگ  
 زدہ پوش لاگر زدی تیغ تیز  
 جو بر فرق شیران زدی خجہش

کہ بودش ہمہ دم ندیم و قرین  
 کہ اسفند یا راست در کار زار  
 چو نام خودش خوش دل و شاد کام  
 ہی بود پیر آن زمان دو تو فنگ  
 برآمد از آن ہر دو تو فنگ دود  
 فتادند سر دو در آن کار زار  
 کہ باشند ز اخلص خدمت گراں  
 زدہ اسپ خاں را بہ تیر و تفنگ  
 بقعر جہنم شدہ جائے آن  
 کہ شکر ہم آمد از سوئی خان  
 بخواری بسرخاک ریزان شدند  
 عقب شان کسی راست کس پیشکش  
 کز و دیدہ دشمنان گشت کور  
 دریدی دل دشمنان بید رنگ  
 شدی درع ہم استخوان ریز ریز  
 بخون غرق کردی سر و پیکرتش



کہ بود صد صادق مبارک سیر  
 ہمہ گفتہ بانفاق این خبر  
 کہ حاضر شدہ آن یل شیر مرد  
 دروغا ازان شیر دل صد دروغ  
 مصطلے مزگی و ایند پرست  
 ہمیش عدو ہمچو فولاد گرم  
 نمک خوردم از دست آن محترم  
 فراموش نمی گرددم یک زبان  
 بمعنی فرارست شیر جوان  
 نگشتش مقابل کسی از سکان  
 مقابل بايستد کند کروفر  
 نیامد بدستش یکی بت پرست  
 درآمد تو فنگی زردان کینہ جو  
 رفیقان گرفتندش اندر کنار  
 کہ حیف ای تو فنگست بران نامور  
 بسی سک لعین بر زمین میفتاد  
 یکی خرمی تیغ می زد فرار  
 بخت رسید آن یل شیر جنگ  
 دروغی نباشد بخت رسید  
 کہ خوش آمدی ای یل کامگار  
 ز بہر تو مشتاق تر مانده ایم  
 خداوند مائی و ما بنده دار  
 ہمہ روزگارش بود این چنین  
 رود روزگارش بفرزندگی  
 سزادار لطف الہی چو او

شنیدم از راویاں این خبر  
 نہ از یک کسی بل ز صد بیش تر  
 کہ در ہر کجا در مصاف نہ برد  
 نمی شد برون نمیدانند تیغ  
 جوان مرد خوش خوشے بکشادہ دست  
 بیاراں بدی آن یل از موم نرم  
 مرایار بود آن سحاب کرم  
 بیاد آیدم زان چنان پہلوان  
 چونامش کہ اندر بلوچی زبان  
 بر آں کافراں گشت جولان کنان  
 سکے راچہ یارا کہ با شیر تر  
 بجولان کنان تیغ کردہ بدست  
 مسکی ملحدے از سکان زشت خو  
 بیفتاد از اسپ آن نامدار  
 بغرلوے برآمد ز جن دیشہ  
 اگر او بشمشیر کردی جہاد  
 بہ تیغش اگر می شدی کارزار  
 و لے خوردانہ دیدن تو فنگ  
 ز تیر فنگ آں سعید شہید  
 گرفتند حورانش اندر کنار  
 برائے تو ما منتظر مانده ایم  
 ہمہ بندگانیم و خدمت گزار  
 خوش آنکس کہ کارش بود این چنین  
 چہ در وقت مردن چہ در زندگی  
 کہ باشد ز مہ تا بسا ہی چو او



دگر حاجی غمازی نامجوئے  
 کسی رانی از خان مقوض بدست  
 بیک جادوان روز در کار زار  
 سیم از یک سبک زشت بی نام تنگ  
 بدان زخم زخمی شد آن نام جو  
 دگر آن حیلانی ز مسلازی  
 تو فنگی ز خان کریم زمان  
 در آن روز دروئے خان میدوید  
 ہمی راند در پس آن سکاں  
 فردماند مجروح شد ناتواں!  
 بیرون آوردندش از زرمگاہ  
 کہ از من بر رفتند سکھادوان  
 ز نیگل زہ آن غلام حسین!  
 جملے نکور وئے شمشاد وند  
 در آن روز در عقب شان میدید  
 تو فنگی بروش چنان را کرد  
 بگفتا کہ این بشرط مردانہ گے  
 نباشد اگر اس تو فنگم زنی  
 اگر میتی داری ای نیک رائے  
 جوان مرد بنگلڑہ پیلتن  
 پیادہ شد از اسپ بروی دید  
 ز دوش بر زمین و بر دوشست  
 کہ تا بر کشید از کمر ان جوان!  
 چو دستش شدہ سخت درد ستاد  
 بجاییدش سگ بد سیر

کہ از غازیان جهان برده گوئی  
 کز اخلاص در سر مکان خیر جوست  
 ہمیکرد جولان بہا میر و ہزار  
 رسیدہ بہ دانش چو تیر تو فنگ  
 شدہ پیش حق در جہاں سرخرو  
 کہ دارد دل و دست و باز و قوی  
 بدیں خدش سخت بستہ میاں  
 بفوج سکان بعین در رسید  
 کہ از پس زدندش دو تیر کمان  
 گرفتند ز آن عرصہ اش ہمرہاں  
 ہمی گفت آن شیر دل آہ آہ  
 نیامد بہ تنغم کسی ز ان سکان  
 کہ اوست در انجمن نویت زین  
 سخندان و شیریں زباں پر خرد  
 بدوے سیکار بد خور شہید  
 کہ آں سبک بر آورد ز آہ سرد  
 نہ مردانگے بلکہ فز زانگے  
 بہ تیری زد ورم سخاک انگنی  
 پیادہ شو از اسپ چشم بیائے  
 چو تیشید ننگ آویش ای سخن  
 در آویخت با آن سپہ رو پلید  
 سگ از زیر بر خنجرش بر زدست  
 بدستش گرفت ان جوان پہلوان  
 دین چوں سگ انداخت ان زشت جو  
 ز غصہ بجوش آمد آن نامور



بہ خنجر برید آن سرشس راز کین !  
 کہ زاید چنیں پور نیک اخترے  
 چرا پیش آن زشت رو آمدی  
 دے آمدش تنگ زان زشت رنگ  
 چناں کرد کو گفت آن پرخسرد  
 بنا زو نعم بود پروردہ  
 کہ جام جوایش لب بریز بود  
 بمیدان پر خاشش شیر زبان  
 شد از پردے او دلیران نجل  
 زو صفش سخن از بہا پر شدہ  
 ہمی تاخت در عقب آن کافراں  
 سکی دیگر از آن سکان لعین  
 غریبے چور عداز تو فنگش نجوا  
 در افتاد از اسپ کشتہ شہید  
 کہ بودہ جوانی بحسن و جمال  
 تنش دَرع سان بازویش گزر بود  
 ہمی راند در پس سکان لعین  
 چناں کو رسیدہ بان بدرگان !  
 بدوزخ رسیدن لعین نرند  
 برو تاخت آن نامور کینہ خواہ  
 سکے زان سکان ہم بر آن شیر تانت  
 بخت رسید آن یل از بسمند  
 نمودہ بخود شیر مادر حلال  
 کہ از دور آن کافر سگ پلید  
 رلودہ ز زمین وزدہ بر زمین

برون کرد دست از دین آن لعین  
 نزار آفریں بر چناں مادرے  
 وگرنہ چہرا او پیادہ شدی  
 ہمی زد دور آن لعین را تو فنگ  
 کہ خواندش بہ شمشیر نزدیک خود  
 ز سا سولیان بود سر کردہ  
 جوانے نکور دے تو خیز بود  
 بسی نرم و گفتار شیریں زباں  
 بہادر بنام او بہادر بدل  
 بہادر کے بے بہادر بدہ  
 ہمی رفت او ہم پس کافراں  
 یکی را فگندہ ز زمین بر زمین  
 بدودی تو فنگی برد راست  
 بزد بر جواں مرد غازی سعید  
 ہم از ایل لہڑے امیر جلال  
 بمیدان ہیجا فرامز بود !  
 دشس پر تہور سرشس پر ز کین  
 چو شیران ہمیر اند عقب سکان  
 سکے را بہ تیر تو فنگ او فگند  
 وگرنہ سکی بود دلوی سیاہ  
 بشمشیر او را دو پر کالہ خست  
 بہ تیر تو فنگش بجاگ او فگند  
 بر ضوان اکبر رسیدہ جلال  
 در لیا ازس غازیان شہید  
 بہر یک تو فنگی زد از چشم و کین



وگر نوبت تیغ شان میرسد  
 ہاں میر بر فی سوار سے دلیر  
 در آن معرکہ نیزہ بازی نمود  
 چو او نیست دیگر ہنر و سوار  
 سے ہمہ از پیش آن نامدار  
 بدان نیز اشس ر بوده ز زین  
 و لیکن در اتنائی آن گیر و دار  
 ملا ملا و آن مرد ضد و قدار  
 نکو خواہ آغا با خلاص جان  
 ہمیش نیزہ در دست میگردان  
 ہر جا کہ می تاخت آن سرخ شیر  
 نیامد مقابل بیدان جنگ  
 چو دید او کہس نیستش رزم ساز  
 سخی را بہ نیزہ ز زین در ر بود  
 سلاح و سلب زان لعین برگرفت  
 کہ با این ہنر ہم بفرز آنگی  
 فتوحی دار و نہ چون شیر مست  
 در آویخت با یک سکہ نابکار  
 با نرازان دیو بے دین پلید  
 مع القصد ہر یک ز خدمت گران  
 تصورے نہ کردہ در آن جنگ سیح  
 من آن روز در جنگ حاضر بدم  
 بیک دست تیغ و بدگر قلم  
 دلیری و مردی ازاں غازیان  
 ہمیدیم و مینمودم بیان

جہانی تماشا ٹی ایشاں بدید  
 ہمی کردہ جولان چون تند شسر  
 بیاں نیزہ اش سر سراز ہی نمود  
 نہ چون او بود دیگرے نیزہ دار  
 در آویخت با آن میل کامگار  
 فرستاد در اسفل السافلین  
 در افتاد نیزہ ازاں نیزہ دار  
 کہ در سر امورست خدمت گزار  
 خدمت کمر بستہ در سر زمان  
 در آن تاخت سر بر فلک می فرخت  
 بروشیں سکے زان سکان دلیر  
 و لیکن سک از دور مینزد تو فتگ  
 غماں را بجولان نمودہ سراز  
 چنباں بر زمیں زد کہ سر گز نہ بود  
 بماندند سکھا از دور شکفت  
 جوانے ندیدم بہ مردانگی  
 ہمی راند در عرصہ تیغی بدست  
 بزیرش در آورد ہم چون شکا  
 سرشس را بہ غنجر ز گردن برید  
 برا ہوشیان و دیگر سروران  
 نہ در نام ناموس نہ در رنگ سیح  
 تماشا نمودم بحیثم خودم  
 بمیدان پس سک ہمی تا حستم  
 کہ صد آفریں بکے تحسین بران  
 کہ دائم بوند این ہمہ غازیان



یکے تیغ ہندی بدست آختہ  
 در آندم تو فنگے زوشس آنچنان  
 روان را بدوزخ هماندم سپرد  
 ستودم لبے تا تو انستی  
 ہم از بہر افغان شیر و غا  
 دگر کس بدیشان نخواہد رسید  
 شدندان سکان از نظر ناپید  
 با فواج باشکر عازیاں  
 بخاطر تسلی بسا وای خویش  
 نہ روستم نموده نہ اسفند یاد  
 ہمید از لطف در راہ جان  
 کہ حق حافظش باد بارش خدائے  
 کہ بنیم رخ خوب آن خوش تھا  
 دواں آندہ صاحب شہر یار  
 روان شد بری شاہ آن نامدار  
 دعا کرد بر راہ در دران  
 جہاں حکم ترا مشتری  
 شہنشاہ عالم فلک جاہ را  
 بگفتش کہ ای غازی محترم  
 ولی نیستم راضی ای نامور  
 بہ تیرش تو جان را بد فساختی  
 تو باید کہ باشی ہمیشہ بجا  
 ہمی گویمت باز گویم ہمیں  
 شنوید ما می جوان پہلوان  
 ہر آنچہ آن بگوئی روم راہ من

سکی زان سوئی من تاختہ  
 جوانے بلند از پہاں براہوئیان  
 کہ از اسپ افتاد و جان داد مرد  
 در لفا گرشش نام دانستی  
 خدا آفریدست شمشیر را  
 دگر از بلائے بلوچ آفرید  
 مع القصہ جوں وقت شرب در رسید  
 بقتح و ظفر خان عادل زمان  
 مراجع شد از جنگ بر جائے خویش  
 ہر آنچہ او نموده گئے کارزار  
 وزین سو شہنشاہ عادل زمان  
 کہ کے آید آن خان غازی بجائے  
 الہی سلامت بیارش بسا  
 چو آمد بجای خان منرخ تباد  
 کہ میخواست شاہ گردون وقا  
 در آند بدر گاہ شاہ جہان  
 کہ تا دورمہ باد مشتری  
 مبارک بود ای ظفر شاہ را  
 شہ از مہربانے و لطف و کرم  
 ترا ہم مبارک بود ای ظفر  
 کہ تنہا چہ را بر عدو تاختی  
 چکار آید ای ملک بے تو مرا  
 دگر راہ مکن ای جوان ہمچنین  
 نہ تنہا من در صف دشمنان  
 بہ گفت بچشم و سراے شاہ من



پیا ساقے آن جام زر را بجام  
کہ با عیش و عشرت شیم بگذرد  
در انگن بمن ده بہنگام شام  
چو شب رفت خوش زور ہم بگذرد

## درین فتن با دشاہ گرچک و خرابان گرچک گوید

بیاتا براہ خرابہ رہ رویم  
یہ بندیم در راہ ایزد کمر  
بگور خودت زاد رہ مفرست  
نگردد نہی باز روزی نہ در  
زغیب چو روزی فرستادہ اند  
تو زاد رہ خود ز خود پیشتر  
از آنست کہ زہور شد پیش بین  
دگر مور مردانہ صف می کشد  
ز خدمت بزرگان بندی طلب  
ہمہ کار در دست پیران بینہ  
کہ تہاکے چوسایہ بمانے نعم  
برو بزرگ خود را تو بادست خویش  
کہ شاہان چو علم سفر خو کنند  
چہاں چو کہ شاہ جہاں داد گر  
ہمہ سعی در راہ دیں خراج کرد  
ہمہ کار دنیا بیک سونہاد  
مع القصد از جنگ چوں آسگان  
نکردند در بیح منزل مکان  
گرد چک زیارت کہ کافران  
وزاں جاگہ بد گردے سکان

کہ حق جوئی حق گوئی حق بین شویم  
باشیم با مردمان داد گر  
نیازند پس تا نگیری بدست  
تو کار خدا کن غم آن محور  
خوری آنچه زانجا ترا دادہ اند  
روان کن بعقبے ای نامور  
کہ کردست خانہ پر از انگین  
پٹے روز فردا عاف می کشد  
ز نام آوراں ارجمندی طلب  
کف اندر کف دستگیران بینہ  
بپاشو کہ بر یا نکو تر مسلم  
بگورت رواں کن تو از مرگ پیش  
یہ را رواں پیش از خود کنند  
براہ خدا سخت بستہ کمر  
اگر گرم بودہ ہوا در چہ سرد  
قدم زد براہ خدا در جہاد  
گر نراں شدند آن ہمہ بدرگان  
برفتند شان تا گر و چک دوان  
بدانی مزارات آن مدبران  
گردے لعین زشت خوی سکان



کہ لعنت بود بر گروہ زشت رو  
 چو ابلیس از راه پدر مدبری  
 بر بند و همگفت او نیز ہم  
 بیا موخت با کافران آنغوی!  
 چو شیطان پنداخت آن پر حل  
 کہ بت را پرستید با صد یقین  
 دگر ایچیں کارشانرا بدان  
 بچپ دست آورد آن گروہ حردن  
 کہ لعنت بشو وزن بت پرست  
 خبر شد ز سکہا جسم مقام!  
 گفتا کہ ما ہم بدنبال شان  
 نمائم قتل سکاں بید رنگ  
 بخاکش برابر کلمہ بے سخن  
 شدہ دین اسلام صدق و یقین  
 ز لوح زمین ساخت آن حرف چکا  
 نہ ز انہا کہ لودست روز تخت  
 بشود چونکہ شد پیش با خاک لست  
 رخوت بندہ نیمہ سائے گراں  
 پئے ان لعینان برداشتند  
 بہنگام جولان چو باد از شتاب  
 خوانین افغان عالمقان  
 روان شد سر فوج خان بلوچ  
 ز روی زمین بر فلک رفت گرد  
 رسیدہ بہ چک شہہ بصدق و یقین  
 کہ شیراں بر آن سنگ دلان تاختند

بگویم کہ چون بودہ است آن گروہ  
 بہندوستان بودہ است کافری  
 بمسلم ہی گفت من مسلم  
 بسی راہ و رسم بدانہ بدری  
 بسے بدعت و صد خطا و خلل  
 نشان داد با کافران لعین  
 طریقہ سکاںست سجدہ بتان  
 بدست یمن می بستونید کون!  
 طلاق سکاں ہم بدست ز نست  
 سخن مختصر چون شد نیک نام  
 کہ رفتند سوئی گروہ چک دوان  
 بخوایم رفتن ہی بید رنگ  
 بر آرم چک را ز بنخ وزین  
 ازیں پیش ہم بکیرہ آن شہہ دین  
 برانداختہ بنخ و بنیاد چک  
 دگر رہ نمودند سکہا درست  
 کنوں خواست آن چک چکر لست  
 درآمد بہ لاہور با عز و شان  
 بہ لاہور جبکہ بگذاشتند  
 جریدہ سواران چاک رکاب  
 رواں گشت شاہ سپہ شد دوان  
 بلوچان غازی ہمہ فوج فوج  
 شریر آمد در اسیان و مرد  
 شہہ مشب در رہ افتاد شہہ این  
 سکاں پیش تہ زو جبر یافتند



از انجا ز چک ہم گریزان شدند  
 شہ و شکر و شہ بہ چک چون رسید  
 مگر چند کس در حصار اندرون  
 کہ کردند جانرا فدا بہ گروہا  
 چو دیدند شاہ نکونام را  
 برون آمدند آن ہمہ از حصار  
 نکرند یک ذرہ ترس و باک  
 بآن غازیان چون در آوختند  
 ہمہ قتل گشتند سکہا لعین  
 دو دیدند اسلامیاں راست چپ  
 نیاچار شاہ بجمان باز گشت  
 بیاسافی آن شادی افزائے جام  
 در آن شادی از سزہ خاشک گتم

گریزان و افغان و خمیہ را شدند  
 از آن کافران پیچ کس را ندید  
 بماندہ کہ خود ترا بر نرند خون  
 کہ لعنت بود بر گروہ زشت خو  
 همان شکر دین اسلام را  
 کہ سہی تن بدندان سکہا در شمار  
 نہ خوف ز قتل نہ بیم از ہلاک  
 در آوختن خون خود رختند  
 بر رفتند در اسفل السافلین  
 ندیدند کس ز ان سکہا بے ادب  
 بفتح و ظفر شاہ و مساز گشت  
 بمن دہ کہ شادی گتم صبح و شام  
 غم مال و سر را فراموش گتم

## دین بام آمدن بدشاہ بفتح نصرت ہو اجبارن پیش گوید

چو باز آمدہ شاہ عالم پناہ  
 بہ طلبید نام آوران جہان  
 فرستاد آدم بہ خان زبان  
 ز جاجست خان زود بر جا و رفت  
 ہمہ نامور ہا شدند آنجمن  
 بفرمود شاہ جہان باسران  
 چہ تدبیر سازم ز سکہا لعین  
 بنابند سکہا گریزان شوند  
 نباشد سکہا را مفاسی بجائی

بہ لامور یا دولت اقبال و جاہ  
 نحو این افغان و در دران  
 کہ امی خان ترا خواست شاہ جہان  
 یہ پیش شہنشاہ بشتافت تفت  
 یہ پیش شہنشاہ دشمن شکن  
 کہ امی نام داران و نام آوران  
 کہ ہر جا شویم از سر خشم و کین  
 بہر جا کہ تازیم از آنجا روند  
 چہ تدبیر سازید از عقل و راستے



شہنشاہ بہ یکک سخن می شنفت  
 شہنشاہ نگہ گمرد و سوسپش بدید  
 کہ آیند بدام آن سکان لعین  
 بگفت ای فلک را حکمت ماب  
 سرش را فلک زیر مادر کشد  
 کہ رایت شد از بخت گیتی نمائے  
 بگویم دگر سرچہ خواہی بکن  
 بدنبال سکھائی پر شیطننت  
 باید مقابل بمیدان جنگ  
 شود کشته پاستہ آن روسیہ  
 بکن اے خداوند ناموس ننگ  
 رسد تا چہ کردند از حیر و شمر  
 بدلی رسد ای فلک مرتبت  
 کہ آمد شہنشاہ روئے زمین  
 بہر جانب آفتاں و خیراں شوند  
 رسد بر درت چون بہ گل عندیب  
 ہم از پیش رفتن ہم از گشتنت  
 بکن سرچہ خواہی کہ فلماں بریم  
 پسندیدہ شاہ و جوگل پر شکفت  
 نہ خوش گفتہ بلکہ در سفتہ  
 شویم از خدا خواست فرداروان  
 نمودند اس مصلحت را پسند

ہمہ س ہر آنچہ او بدل داشت گفت  
 چونویت بخان زمان در رسید  
 کہ آخر تو ہم گوئی چیزے ازیں  
 چو شاہ بجاں کرد با او خطاب  
 کسی کوز حکمت شہا سر کشد  
 ز کس فردنی بہ تدبیر و رائے  
 چو پرسی زمانہندگان ہم سخن  
 ازینجا بود مصلحت رفتنت  
 کسی گبر از ان کافر آن غدنگ  
 باقبال تو گرد آن سک تباہ  
 دگرے بہر شہ خدیس و رنگ  
 کہ تا از نجیب و ز دلی خیر  
 بسرند چون رفتہ آوازہ است  
 نقد لرزہ در کافران لعین  
 لعیناں بہر سو گریزاں بشوند  
 ز محصور بیرون ہم ایدنجیب  
 در آنجا ہر آنچہ افتد مصلحت  
 بلکہ و دیار خودت ای کریم  
 چو خان بلوچ اس سخن را بگفت  
 بگفتا کہ اے خان خوش گفتہ  
 سر آنچہ آن تو گفتی کنیم آنچہاں  
 خوانین در اتاں موکش مند

شب آسودہ گشتند بر جائے خویش  
 شب ایساں گذشتہ بشادی و عیش

❖ ❖ ❖



## داستان بیان روان نشین پادشاه زلامور بجای سرمنند گوید

کھر سرچو بر ز خور از آسماں  
 ہمہ کس بعالم پٹے کار خویش  
 شہنشاہ دین پرورد از بہر دین  
 زلامور بیرون زده بارگاہ!  
 پٹے آن لعینان برداشتند  
 گرفتند راہ دوا بہ پیش  
 شہ عادل داد داد گر  
 بگفتا ز راہ کرم گتری  
 کہ ایس ملک و گشت ست از جریان  
 مرخص شدہ شکر دیں پرست  
 ز ملک سکین لعین روسیہ  
 بخرج خود واسپ و اشتر برید  
 چون شکر بریں آگہی یافتند  
 کہ ایس آرزو تیل داشتند  
 بہر سو شدہ ترکتاز از سیاہ  
 نشد از سبک و غیر سبک امتیاز  
 چو از باغ مردم خورد سبب شاہ  
 عساکر بہر سو ہمی تاختند  
 ز سرودہ رعایا گریزاں شدند  
 بسے گاد خواز بند و گوسفند  
 بسے مرز و نہیش کرزار ہا  
 بست سیاہ مجاہد افتاد

سراز خواب خوش بر زودہ نس جان  
 ز بہر معیشت گرفتہ بہ پیش  
 روان شد پس آن سکین لعین  
 برو شد ز حکمش تمامی سیاہ  
 پس آن سکین رایت افراشتند  
 کہ بد مسکن آن سکین زشتگیش  
 زلامور چون روان پیشتر  
 مسکین نوازی و دیں پروری  
 ازیں ردئی تمیک اسلامیان  
 کہ سورات خود کند بر چہ ہست  
 بر آ پنخیز کافتد بست سیاہ  
 مراکب ز بہر غنا پرورند  
 غنان بہر شہر و دہ تاختند  
 شب و روز از حق ہی خواستند  
 بمردم شدہ روز روشن تباہ  
 بہر جاز شکر شدہ ترکتاز  
 تہ سازد آن باغ راہ سیاہ  
 ہمہ ملک ریر و زبیر تاختند  
 بہر جانب اتقان و خیران شد  
 شمار می نہ بدنا بگویم کہ چند  
 ز قند و ز کنجد بخر و وار ہا  
 کس از کس دران تاخت نادر دیاد



چہ از نوع حیوان چہ نوع از بشر  
یگی گوشت گاؤ و دیگر نیشکر  
شکم سیر کردند زین چارہ چیز  
نزار آفریں بر چیاں بادشاہ  
عطائی چنیں باد از شہر یار  
بایں رسم و آئین لشکر تمام  
چودہ پانزد روز طی گشت را  
نمی خورد و جز قند جز نیشکر  
سیوم قند چهارم تو کنجی شکر  
صغیر و بحیر و غلام و کنیز  
کہ ملکی کند مر سپہ را عطا  
کہ نے قبل آید نہ میبندان بکار  
ہمہ رفت غارت کنان صبح و شام  
در آمد بملک تبالہ سپاہ

## در بیان سیدن لشکر قاف و جنگ در ہماہ و شان گوید

تضار ایکے روز از اتفاق  
نمودار شد لشکر سک لعین  
بفوج قراول گرفتند راہ  
کہ اینک رسیدہ سک نشت نموی  
قراول جہاں خان سردار بود  
کہ کردہ بایشان کسی کارزار  
شہنشاہ غازی مجاہدین  
بفرمود تا غازیان بید زنگ  
نشتابان شوند از سر خشمگین  
بحکم شہ داور سے داد گر  
بمیدان جنگ سکان پلید  
بزیں آمدہ خان عالی بلوچ  
ہمہ نامور صاحب نام و زنگ  
چو سلاح مکمل بر آمد بزیں!  
جہاں خان بجائی خود استاد بود  
نمایاں شدہ فوج اہل نفاق  
سر پر ز نخوت دلی پیر ز کین  
فرستاد قراول بہ نردین شاہ  
پلید و نجس جوک خورد و ز شتر وے  
کہ از جنگ سکھا خبر دار بود  
شدہ اگہ از مکر و فن شان دکا  
کہ نختش جوان باد و فتحش قرین  
بمیدان بیانیڈ از بہر جنگ  
بر آزد بیخ وین آن لعین  
نشستند و بر زیں ہمہ نامور  
عساگر بہصرت ماثر رسید  
رواں از ہمہ پیشتر بد بفوج  
بلوچان غازی بہ تیر و تفنگ  
رسیدند باد شمن دین قرین  
ز جایش قدم پیش نہادہ بود



کہ کے آید افواج دین پیش پیش  
 رسیدند سرسوز بالا و شبیب  
 سپہدار دین خان غازی نصیر  
 سکان چون بدیدند شیر زبان  
 در آن ترک تازد کھین ساختن  
 بکمر و دغا حیلہ ساز آمدند  
 بیفتاد دوید چو شیر زبان  
 بکشتہ یکی کافر می رشت خوئی  
 کہ خدمت گیر خان بود روز و شب  
 بششیر تشرش دو پر کالہ سخت  
 ز مردانگی او بود اس شگفت  
 کمرس ہر مہم بود او بیشتر  
 دل شان شد از زخم ناخورد خورد  
 بمنزل کہ منخوش بشتافتند  
 چنان میدویدند آن بدرگان  
 نہ سک بلکہ رو بہ زیر دمان!  
 ہمی تاخت کان دیو بد روز گاہ  
 بر انداخت اسپ اندران گیر دار  
 چنان تا قریب سلیمان رسید  
 کہ آمد سک دیو چہرہ دوان  
 کشید و دویدہ بر آن بدسیر  
 ز زین نا شد آلودہ در خاک خون  
 در آمد بہ تیغش بیفکند و سر  
 شد از فضل ایزد بکنت رسید  
 ترمیت در افواج کافر نتاد

ہمید پید راہ رفیقان خویش  
 کہ پید شد افواج شناسی ز غیب  
 سر فوج بد حسان عادل امیر  
 چو آمد میدان بروی سکان  
 ازاں کرد و فروان تک و جتن  
 بیک بارگی جملہ باز آمدند  
 ولیکن چو خانرا نظر بر سکان  
 بہ تیر و تفنگ آں مل نامجوی  
 ہمان بر فی تمہرانے نصب  
 غضب کرد با کافرے استاخت  
 سلاح و سپہ زان لعین برگرفت  
 ز دار و غنہ فتحی چہ بر سے خبر  
 چون دیدند سکھا چیں دست برد  
 غمانرا زمینان چو بہ تافتند  
 دوان خان دین در سپہ سکان  
 کہ سک میگرنہ روز شیر زبان  
 سلیمانسان بر یکی دیوسار  
 سلیمان بسا دل دران گیر دار  
 غمان باز و بس کرد و بر سے دوید  
 چو دید آن مل غسانی نوجوان  
 ننگ جہانسوز را از کمر!  
 ز دشس بر کتف گاہ کردش نگون  
 سکے دیگر از عقب آں نامور  
 در افتاد از زین اسپ و شہید  
 برانگخت خان اسپ خود را چو باد



در آن راه افتاں و خیراں شدند  
 شب از جملہ شہمائی و پجور بود  
 شدند در پس فوج ایشان دوان  
 فنادہ ز جورے زمان بتراکش  
 بد لواریا تا کہ خود را نہاں  
 مگر تخلصی نمود بیابند از اں  
 چو دید از سکاں بازی امی چنیں  
 شکنجید چون شخص بے جان شدند  
 بجنید حوں وہ آسن نہ جائے  
 گرفتند حوں حلقہ اش در میان  
 با خلاص کاتی بر دے سکاں  
 بہتر شان کشتہ شد بت پرست  
 برہ منتظر بود از بہر خان  
 چو شب شد ز شب ماند شہ در شگفت  
 کہ شب بازی آرد عجب روزگار  
 وزیری کہ او را بنا شد نظیر  
 بیاسیس بخود خان غازی بیار  
 بجان و بسر گشتت فرماں پذیر  
 شہت خواست باید شدن تیر گام  
 چناں کو بگوید بکن ہم چناں  
 بیابند اول بر دون زیں مکان  
 برآمد بر اسپ آن خداوند چود  
 وزیر و جهان خان و خان زمان  
 مرخص شدند از خداوند تخت  
 جز اقبال شان کس نیفتاد پیش

دو فرسنگ پختہ گیریاں شدند  
 چو راہ فسار می سکاں دور بود  
 لعیناں چو دیدند کان تازیان  
 دہی بود ویران و دیوار ہکش  
 سکاں در خیزیدند حوں رو بہان  
 نمایند تختی از اں غازیان  
 حواں مرد و دستم زمان خان و  
 کہ در کنج کاشانہ نہاں شدند  
 فرود آمد از اسپ افشرد پاے  
 ہمہ عمدہ خاص خان زمان  
 ستادند کیر پس و پیش خان  
 بہر یک از ایشان تفنگی بدست  
 وزیں سوشہنشاہ کنتی ستان  
 بہر دم ز شکر خبر میگرفت  
 کہ در شب نمی شاید ای کارزار  
 فرستاد مردم بسوئی وزیر  
 کہ از جنگ شب دست را بازہ دار  
 چو حکم شہنشاہ شنید آن وزیر  
 بخان داد پیغام کانی بہ نام  
 پذیرندہ شو حکم شہ را بجان  
 بگفتاں نیام کہ تا ایں سکاں  
 چو دیدند ہم تراں سکاں کس نبود  
 رواں شد بہ شاہ زمان در زمان  
 بشہ مژدہ دادند از فتح و بخت  
 چناں آمد اندر شہستان خویش



بمنزل برفتند با ہم ترین  
چنین بود آن جنگ را سرگذشت  
کشادند تیغ از کمر ز اسپ زین  
سخن کا مد اینجا و رقی در نوشت

## در بیان بادشاہ کنارِ ریاد و آبِ سوراگِ شستنِ زان گوید

سحر گه بفرید کوسِ رحیل !  
سپہ در بیابان روان فوج فوج  
بہر سو کہ می اوتتادی نظر  
نہد خالی از مرد اسپ و شتر  
دو شب در ره افتاد از حرب گاہ  
رسیدند آنجا بدریا کنار  
یروز چہارم بفرمود شاه  
ز دریا نمودند یکسر عبور !  
بہیں بود بحر دو آب کہ جنگ  
نمود از نگون بختی و گم رہی  
گذشتہ چو شکر ز نہر دو آب  
گذشتت از پس شاه خان زمان  
ہمہ شکر شدہ زمیر و وزیر  
بال روی آب آمد جاٹھی کرد  
بخان بلوچ آن شب نامدار  
میاد کسی زان بسکان لعین  
بفرمودہ شاه والا نژاد  
کہ ناگہ بسکان لعین جوکِ خوا  
بسکان خام طبعی بدل داشتند  
کہ گردست با ہم جنگی کنیم

روان گشتت شکر چو دریائی نیل  
تو گوئی کہ دریا در آمد بہ موج  
چہ کوبہ و چہ ہاموں چہ بگرد چہ بر  
بہر جا کہ خالی نظر بود و پیر  
سیوم شب چو کوچید از آنجا سپاہ  
بہ نیروزہ خالی کشادند بار  
کہ تا بگذرد ز آب در سپاہ  
ہمہ شکر شدہ ز نزدیک و دور  
بہنگام برگشتن آن سبک زندگ  
با فواج منصور شاہتشی  
گذشتت از ہمہ کس شہ کامیاب  
گذشتت از پس او دگر مردمان  
ز خورد و بزرگ و ز بزرگ و پیر  
علمائے زہد رفت بہ پائی کرد  
بفرمود تا ایستند موشیار  
نمایند بر اسپ و اشتر مکین  
بر آن ساحل رود آب ایستاد  
رسیدند ز آنسوئی دریا کنار  
بدل تخم ہیجا ہی کاشتند  
یگی بر لب آب دستے ز نیم



بزینیم و تا پیش آید چه کار  
 همه روز میداشتند انتظار  
 ستاده بانواج لشکر قرین  
 شد اندام شان زخم ناخورد و خورد  
 به پس گشت نشان از ره آمدن آفتاب  
 کزین سوچو میرفت شاہ بجهان  
 که خود را نماید به اسلامیان  
 شب آنجا لیسر برد وقت سحر  
 ز اسپ و شتر بر فلک رفت کرد  
 در آنجا نمودند از ره دلیل  
 رویم که سر بند در پیش است  
 نه سورات پیدانه گاه خود آب  
 بدان راه خوشنود و حورم شود  
 بسے باشد آنجا ز بهر سپاه  
 نمود آن شب نامور کامگار  
 دو فرسخ سه فرسخ هم رفت راه  
 ز آبادی آباد باشد خاص و تمام  
 ز گندم ز جویم ز ماش و نخود  
 هم از اسپ داشتیم از گاد خر  
 بجمعیت خاطر آرام دل!  
 بگو چید لشکر از ان گشت زار  
 فرود آمد آنجا متامی سپاه  
 شه و لشکر شاه با زیب و فر  
 کز اشوب شان کوه در لرزه بود

و گرنے بگیریم در کنار  
 بایں آرزو بر لب رود یار  
 که چون سدا سکندر آنخان دین  
 نیارست کس تا کز دست برد  
 باخر لصد نامرادی ز آب  
 ہمیں بود روز آخریں جنگشان  
 نیامد ازاں پس کسی از سکان  
 چو شاه جہاں داور داد گمر  
 بفرمود تا لشکرش کوچ کرد  
 بر رفتند ز آنجا ره چند میل  
 بگفتند باید که از دست راست  
 ولی خان دین گفت زین ره خراب  
 براہ چپ ارشاه عالم رود  
 ہم از جنس غلہ ہم از جنس گاہ  
 سخن مختصر راہ چپ اختیار  
 از آن ره شد آسود خوشدل سپاہ  
 کہ آباد بود آن ولایت تمام  
 ز سر جنس گشت اندران ملک بود  
 در آن ملک بر کس ز جنس بشر  
 شد آسوده زان گشت با کام دل  
 گذشت اندر آنجا چو روز سه چهار  
 روان دو فرسخ چو طے گشت راه  
 از آنجا چو گشته روان پیشتر  
 و گمر روز چند اندران مرزو بود



## دیرین دلی اردوئی بادشاہ فر و آمدن ربیع گوید

رواں گشت شاہ و سپاہ زانمکان  
 بخون بستہ غنچہ چو گردوں مکر  
 شد سبزہ خستہ ز پیکان خویش  
 بنفشہ رسن کرده در گردش  
 بگل سکہ چون در ہم شد زدند  
 سپر غم نفوج چمن داده بار  
 کشید ارچہ شمشیر سوسن بلاغ  
 زیادی خزان خون خود گل بخواست  
 از بس غصہ سوسن بکس خواستن  
 صبا بکہ ہمراہی غنچہ کرد  
 چو آن باد خاک زمین را بہ بخت  
 گرانی زرش بکہ از حد گذشت  
 ز گل جامہ ہم پارہ شد بر تنش  
 کشیدہ سر از شاخ در شاخ توت  
 شدہ سایہ از سرد بر لالہ زار  
 ستادہ بیک پایہ آب رواں  
 بلرزہ شدہ آب ز آسیب یاد  
 بہ پستان انا را اندر آورده شیر  
 شدہ مست بلبل ز نظمی کہ خواند  
 ز جامی گل و لالہ تہری چشید  
 چو بد یاد از آیت بے بخواند  
 شدہ فاختہ در اصول کلام

شدہ منزلش در یکجہ بوستان  
 ز خوشی آن لالہ فگندہ سر  
 بلرزہ شدہ بید بر جان خویش  
 ز زگس دم ریختہ در دامنش  
 بصدوجہ سکہ موجہ زدند  
 سلامی شدہ خار و گل بردہ دار  
 بفرید ہم از سرش سایہ باغ  
 صبا از سر خون گل برخواست  
 در آمد تو گوئی بہ تیغ آختن  
 نشد تازہ تا خون او را نخورد  
 طلا یافت در برگ صد برگ رخت  
 بصد برگ دامن دو صد پایہ گشت  
 گرہ بزرده غنچہ در دامنش!  
 بہ بلبل سرانیدہ ران داد قوت  
 قدش راست چون قامت گلغزار  
 بخدمت گری ہمچو خدمت گراں  
 بر آن آب چون سایہ بیداد نتاد  
 چو طفلان شدہ مرغ اندر نصیر  
 ز مستیش غنچہ دسن باز ماند  
 گرد کرد طوقی دز گل زرشید  
 کلائے سلیمان بہ بر نشاند  
 ثنا گوئی خلاق خود را مدام



زبان گشت رہبر بہ گلزار طیب  
 درس باغ شہد بعشرت گری  
 دوروز اندراں باغ عشرت نمود  
 چہنیں تا دو ماہ اندر آنجا سیاہ  
 گہی دست حیدر اند کہ دست بر است  
 مراکب ہمہ لشکر از حکم شاہ  
 بدہلی ہی بود عزم رحیل  
 در آن منزل آن شاہ گیتی فرود  
 دران ملک آباد کا باد باد  
 بہ عشاق رہنر شدہ عندلیب  
 بہ بلبل بگل در طرب گستری  
 سیوم روز از آنجا روان شد کہ یوز  
 نمرفت پیش از دو قدر سنگ راہ  
 گہی پس گہی پیش ہر سو کہ خواست  
 شدہ فریب دستعد بہر راہ  
 دے می نشد عزم آن رہ دلیل  
 بشادی بسر بردیک چند روز  
 مقام سہ جاہ اتفاق اذنتاد

## در بیان شکار تندگان لصاب و شتر گوید

یکی روز خان زمان شہسوار  
 ہمان عمدہ خاص در عقب خان  
 بنزدیک اردوی شاہجان  
 زیر جنس دروے لسی جا نور  
 ہمی گشت آن شہسوار دایر  
 بیک دست تیغ بدگر تو فنگ  
 ہمہ عمدہ اش در پس پیش خان  
 قضا در آن نیستان پیش پیش  
 بدانت آن پیل لولا و حائے  
 کہ با شیر با تیغ بازی کند  
 یکے نوکر از عمدہ خاص خان  
 چو دید این چہنیں آن یل نام جو  
 فرود آمد از اسپ و خنجر بدست  
 بآمد نیرین بہر عزم شکار  
 روان شد چنان چونکہ بدواب شان  
 یکے بیشہ بود از نیستان  
 زگورد گوزن آہو و شیر نر  
 در آن بیشہ ہر سو ہمیکر و سیر  
 ہی گشت در بیشہ آن شیر جنگ  
 در آن رسید کہ بود ہر سو روان  
 یکی شیر جنبید از جائے خویش  
 کہ شیر سمت فرود آمد از باد پائے  
 وزان بازی اعدا نوازی کند  
 کہ بودہ بنام آن بہادر جوان  
 کہ آن خان عادل زمان نہ کنجو  
 روان و روان شد بہر آن شیر مست



دشمن سوخت کان شیر طبع و نثرند  
 تو فنگی بدستش جهاں سوز بود  
 بہادر بدالحق بہادر بدل  
 بسن عمراد عنقوان شباب  
 بفرز انگی آں جواں شیر جنگ  
 نظر بست جنبان چوں ماشہ را  
 بآن مادہ شیر آن یل شیر نر  
 کی نعرہ مرگ زد ہولناک  
 نژاد آفرس ہر چہاں نوکری  
 فلک گفت آسن ملک آفرین  
 بلال نمک پروری میچو تو  
 دلم خواست از آن روز تا در شکار  
 دے چونکہ اسپم سقط گشته بود  
 چو اسپم دید خان حاتم زمان  
 دید انشا اللہ بمن آن فرس  
 خدایا کہ این خان بادین داد

میاد کہ خان را رساند گزند  
 چنان اشد باہر آمدند بود  
 کہ شد شیر از پردی او خجل  
 بر دنگی میچو افرا سیاب  
 بر آں شیر چوں راست کرد ان تفنگ  
 بر آمد چو رعد از تو فنگش صدا  
 چنان زد کہ خوردش بقلب و جگر  
 بغلطید آن شیر در خون و خاک  
 کہ دلسوز گشتت ست فرمان بری  
 کہ بختت جوان یاد دولت قرین  
 بود کم ایای پر دل و نام جو  
 روم در رکاب آن معلی مدار  
 بپا رفتن رہ جالم نمود  
 شوم در رکابش روان ددرا  
 کہ سرگز نہ دیدہ چوں آن اسپس  
 تو پائندہ دارش کہ پائندہ باد

## در مرثیہ سلطان میر محمد عموی بنیدن خانصا گوید

در آن جائگہ تا صدی نیز گام  
 کہ آن میر احمد امیر و فقیر  
 بدالحق آں مرد راہ خدا  
 بظاہر باد درلباس امیر  
 خوارق ز عادات او بد عیان  
 ازیں فہم کن چونکہ عزلت کشید

رسید و رساند خان را پیام  
 ز دنیا یہ عقبی شدہ گوشہ گیر  
 کہ کرد اختیار آن سرازین سرا  
 دلی باطنا بود بیشک فقیر  
 گواست بریں قول جملہ جہاں  
 ز تصدیع خلیق جہاں آرمیند



عمو بود از حسان عادل زمان  
 بر آسود در جنت آن تیک بخت  
 که گوئید با حسان عادل زمن  
 رسیدیم و نادان درس کنج کاخ  
 کفِ حالی از ورزشش پیشه با  
 نه در چشم ما آب و آتش جدا  
 فتادیم و در ورطه امید و بیم  
 تپی خاطر از فکر و بهبود خویش  
 بیابان غفلت نکریم و طے  
 دل ما ازین ورطه نگرفت هیچ  
 دل و دیده زان درد پر خون شوم  
 در و چند قطره چکبدر و گذشت  
 نه از قطره اشش تشنه آب خورد  
 اثر خود چه باشد خبر ہم نماند  
 که باو چه کرد دست دور زمان  
 سپهر کج اندام با او چه کرد  
 شنیدی چه دید او ز حال جهان  
 ز نامهربانی چه آورد پیش  
 بسی جمع کردم زرو مال و گنج  
 نشدم رسم رنج ما گنج ما  
 بگردون ازان جسد ما لم نماند  
 بود بدقت در جنان دامن  
 بود دشمننت یا الہی تلف  
 دل باخسہ در آتو پر شویش کن  
 با و ناز کن کو بود بے نیاز

برادر کلان بد ز حسان کلان  
 بخوشترودی از عالم اولست خت  
 بگفتا تو هست رحیل این سخن  
 کہ ای خان بدان کنز جانے فراخ  
 دل ساده از نقش اندیشه با  
 نہ در عقل با خوش ز نانویش جدا  
 چو یکچند بودیم اینجا مقیم  
 نشنیم و غافل ز مقصود خویش  
 بمقصود اصلی نبردیم و پیے  
 فتادیم و در عرصہ پیچ و بہ پیچ  
 بردزی کنز در ورطه بیرون شویم  
 جہاں همچو ابری رسید و گذشت  
 نہ در سایہ اش خفته خواب کرد  
 چنان رفت کز وی اثر ہم نماند  
 شنیدی ز تاریخ خان کلان  
 بین تا کہ ایام با او چه کرد  
 گذشتہ از و حال محراب خان  
 جہاں بین کہ مہر بانان خویش  
 کشیدم و رنج از سہرائی سہ پنج  
 در یغا کہ بہودہ شد رنج ما  
 بکف پیچ زان گنج ما لم نماند  
 چو آمد بسر مدت سہر ما  
 کہ از ما تو ماندی خلف با شرف  
 و نے نکتہ چند در گوشش و کن  
 بلک و جوانی د دولت مناز



بخوشنودی اش کاری کن تمام  
 تو دست ضعیف از سیاست متنا  
 ز سوزنده آتش نگهدار حس  
 به است عفو او از سیاست کسے  
 سیاست بکن کہ سیاست روا  
 اگر حرم کم کم و گزیش بیش  
 بد کن نگاه از تطف مدام  
 هماندم بزین خنجرش بر جگر  
 ز بینی دگر بار زوحا صلی  
 و گز از تو بسیار باشد حقیر  
 کہ ترسد سرش را بجو بد بسنگ  
 مکن گفت خصم بد آموز را  
 مدہ آب از زہرہ آتش دہر را  
 بدن دان آگر چه کند سنگ خورد  
 ہم آن خار بر کن کہ در راہ تست  
 باش ایمن اس پند گویم منت  
 کند با تو در دوستی آن دتی  
 کہ در چه فگندش برادر نگر  
 یکی دوست اصلی دگر دوست دوست  
 سه نوع است دشمن تیرا ہم خیاں  
 سیم دوست دشمن ہی کن تمیز  
 از پنت کن گوش با موش پیر  
 مکتش تیغ بر کسے بچمن از نیام  
 کہ ناباد ملکات عمارت پذیر  
 زہر پرمورت پر سندن باز

چو کاری تمامی از دوشد بکام  
 سیاست کہ از تو شد دستیاب  
 یکم جسم خشمی میا در کس  
 شود معترف بر گنہ گر کسے  
 کسی کو بہ تیغ سیاست سزاست  
 سیاست کن اما باندا نہ خویش  
 کسی کو زند در رہ اخلاص گام  
 بر آرد اگر بر خلافت تو سر  
 کسی را کہ یک بار خستہ دلی  
 کسی کز تو ترسد ترس اے نجیر  
 ازاں مار بر پائے مردم زند  
 مدہ جائی بدخواہ کین تو ز را  
 بین خورد آن خصم بد زہرہ را  
 بدانیش را خورد نتوان شمرد  
 جہان گر چه جسد ہوا خواہ تست  
 چو در دوستی آدہ دو شمنت  
 کہ ہر چه او توانست در دشمنی  
 نخواندی ز تاریخ رو ستم مگر  
 سہ نوع است ترا دوست خلعت کوی  
 سیم دشمنی دشمنت دوستان  
 یکے دشمن دو دشمن دوست نیز  
 بان سہ بیامیز وزیں سہ بہر  
 دگر خصم گزود بتدبیر رام  
 نگاہ کرم از رعیت مگیہ  
 چو ملکہ سلیمان گرفتے فر از



کہ حق حاضر است در جلی و نہاں  
 بگفت بگوئیہ عالم بخسان!  
 بہ بخشید از لطف و فضل و عطا  
 مرا یا شد آن کسے بے کساں  
 خدا با تو باشد درین و دراں  
 تو خود را ز خوردن نخواہی شمرد  
 چہیں جائے عالمے ہم از بہر چہیت  
 کہ رستم صفت بود و حاتم زمان  
 از آن بہ سخن در نہ آن کن کہ او  
 بدست آہ سودی کہ سرمایہ ہست  
 سخن بر رعایت نمایم تمام  
 اٹے دور آخہ سلامت بمان  
 بہ فال مبارک عدو سوز باش  
 چو من میروم باد خاتم مدام

بہر کار حق را تو حاضر بیاں  
 بوقت کہ می رفت دی داد جان  
 کہ از بہر من غم مخور حق مرا  
 چونو میدگشتم زیاد ہی رساں  
 تو ہم با خدا باش تا بہر زمان  
 خدا با تو جائے بزرگاں سپرد  
 بس جایی خود را کہ اس جائے کیت  
 چو این جایی بد جائے خان کلاں  
 تو ہم کار خود را چہاں کن کہ او  
 دریں مرتبہ چو تو داری نشست  
 ازیں پیشتر بود طول کلام!  
 الہی تو اس خان عادل زمان  
 جواں بخت فیروزہ فرخندہ باش  
 ز تاریخ تو تم بس است اس کلام

## در بیان سیدن پادشاہ راکہ گنجپو و حاکم مصلحت گوید

بفتح و بہ فیروزی و بخت و گنج  
 باقیال و دولت شہ نیکنام  
 شہ در دران و جملہ سپاہ  
 شدہ خوشدل و شادمان بہر کسی!  
 نشسته بہ بخت آن یل کامکار  
 خوانین افغان فرخندہ کش  
 ز بہر طلب مردم نیک خواه  
 بیای حشر و مند و فرخ نہاد

از انجا رواں شد پس از روز پنج  
 چو در الکہ گنجپور زد خیمام  
 بر آسود شکر در آن جائیگاہ  
 کہ آباد بود آن ولایت بسی  
 یکی روز کرد انجمن شہر یار  
 در آنجا طلب کرد در پیش خویش  
 سخنان بلوچ آمد از پادشاہ  
 کہ من خواہت شاہ باین و داد



مانند زسہ کرد پاشد براہ  
 دزیرہ دایمیر و صغیر و جیر  
 بہ پیش سیر شدہ نامجوئے  
 برسید شہ زان ہمہ نامدار  
 اگر مصالحت پیشتر رفتن ست  
 توکل علی اللہ کنسیم درویم  
 وگر باز گشتن کنسید اختیار  
 بدستور سابق خوانین شاہ  
 نمودند کای خان سرخ سیر  
 بنطق اند آمد جوان بخت خان  
 کہ شاہا ہمہ کارت یا خودست  
 بہر کار کار و دین عرصہ رستے  
 سراسر سلاح و معاش سپاہ  
 بہر کس رسد فیض انعام تو  
 پس از این شنان خوان حکمت شناس  
 کہ تدبیر کار اینچنین ست اگر  
 بمانیم اس چارہ بہر شگال  
 ز جاٹ و زمرٹہ ز کار نجیب  
 کہ با اوجہ کردند از صلح و جنگ  
 بدلی کنی ای شہ حق پرست  
 و زان پس ز احوال عالی گہر  
 کہ این ست کہ گویند مردم ہماں  
 بتنازیم اول ہراں بدسگال  
 وگر میزند در رہ اخلاص گام  
 نوازش گری کن بحال شجاع

بیاد دوان در زمان نزد شاہ  
 سران سپہ چہ جوان دچہ پیر  
 ستادند صف بستہ از مرد سوئے  
 چہ گوئید گفتہ درس گیری دار  
 بگوئید بامن کہ آن گفتن ست  
 بر اعدائی دولت منظر شویم  
 کنون باز گردم بملک و دیار  
 بخان بلوچ از جواب نگاہ  
 بگو تو جواب شد نامور  
 دعا کرد بر شاہ عادل زمان  
 دلت ردشن از پر تو اتیردی ست  
 دل تو از اں می شود بہرہ جوئے  
 بود راستے تو ای شہ دین پناہ  
 برد بہرہ کس ز اکرام تو  
 بر اور دسر کرد این التماس  
 بدلی روی ای شہ داد گہر  
 بدلی بجز شوقتی آسودہ حال  
 شوی واقف از گیر و دار نجیب  
 چہ ان شد کشاد آچناں کارنگ  
 از اس کار ہا اولاً بند و بست  
 شوی آگہ از زرم داز خیر و شر  
 کہ آراست از جنگ او دمدمہ  
 بروں از سرش کن خیال محال  
 بد کن نگاہ از تملطف مدام  
 کہ او میدہ گنج مال و متاع



شدہ پختہ سررشتہ و تارخ نام  
 زدہ ملی تو برگیرد فوجے بسیار  
 چنان چوں در آنجا نماند کسے  
 بکن تیغ و بنیاد ایں بدرگان  
 سگ ان ولایت تواند گرفت  
 نموده بگفت آن شہ نیک نام  
 چو شیران نکر دی تو از جنگ سیر  
 کہ ای نیک نامان عالمکان  
 کہ ہم جنگ دنیا ست ہم جنگ دین  
 گرا از ما بہ ہر سے بفرنگ و فر  
 ملک خود آسود خوشدل شوم  
 شود اسپ و اشتر بسی پائمال  
 شود حال لشکر در آنجا تباہ  
 یہ کابل گزاریم و ایں چار ماہ  
 پس از چار ماہ جمع سازم سپاہ  
 بتازیم در ملک ہندوستان  
 یحیی بر کھنیم و بدیگر ز نیم  
 دریں دید گفتا بہ خان زمان  
 شنیدی کہ کردند عرض سخن  
 ہمہ ایں سخن را پسندیدہ اند  
 بساے دگر باز لشکر کشیم  
 کہ ما گفتہ تو کھنیم اختیار  
 کہ کردند ایں مصلحت ہم گنان  
 بدل بیخ راضی نمودہ دران  
 بگفت آنچہ گفتے بود بر صواب

چو ایں کار ہا را نمودی تمام  
 نجیب و شجاع ہمہ نامدار  
 ز جاٹ و مرہٹہ عسا کر بسے  
 بگردد بیا بر سر ایں سکان  
 کہ خرگوش ہر مزر را پے شکفت  
 چو خان بلوچ ایں سخن را تمام  
 کہ صد آفریں بر تو خان دلیر  
 پر سید زان پس ز درانیان  
 چہ گوئید آخر شما ہم دریں  
 بگفتند کسے داوری داد گر  
 بر آنست کاین بار ہم پس رویم  
 کہ از مادرین چار ماہ بدشکال  
 ز غلہ بماندہ بدہے نہ کاہ  
 برگرمائی ہندوستان مبتلاء  
 بمسائیم در رنج د کرب و بلا  
 ہر جا کہ فرمائی اسے کامران  
 سر بسک بدست از تنش بر کھنم  
 رضائی خوانین چو شاہ جہان  
 کہ ای خان من ایں خوانین من  
 سپاہم چو ایں مصلحت دیدہ اند  
 کہ ایں بار ہم پس بکابل رویم  
 چہ گوئی تو آخر دریں گیر و دار  
 چو ان خان غازی بدید آنچنان  
 بطور غا و کر ہا پسندید جان  
 پیش شہنشاہ گردوں رکاب



دلے بازگشتن مناسب نمود  
چو این مصلحت شد بکام و نہ کام  
سحر گاہ کہ طہال طہل رحیل  
رداں گشت زانجا تمسامی سپاہ  
زرہ طی نمودند منترل سہ چار  
بر اہل حسد و منعکس می نمود!  
بہ پس گشتن از رہ نہادند گام!  
فرو کوفت شد کوچ بی قال و قفل  
یدہلی ز رفتند بے برگ رآہ  
بہ سہند آمد شہ نامدار

## در بیان خرابی شہر سمرند و زیارت اولیائے کویہ

چو سمرند شد بادشاہ را مقام  
بہ شہر اندر آمد کہ از دور چرخ  
ہمہ شہر ویرانہ گشتہ خراب  
بجز بوم دیگر نہ دیدم کسے  
ہمہ خانماں و ہمہ خان تاہ  
شد از گردش دور گردوں خراب  
بجا بود دوکان بازار او  
مزارات دیدم بسے نہ اولیاء  
بزرگان بسے چون دروختہ اند  
زیارت چو کردم مزارات را  
سیم بہشت آمد از ہر مزار  
از ان جسد دیدم مزار بلند!  
نشان کرامت از ان خاک پاک  
نوشتند تارہ سخ فوش چیاں  
وگر حضرت ایشان کہ اتقاب نشان  
از ان درگذشتہ بزرگے وگر  
چنین چند خواہیم شمردن مزار

ز بہر تماشہ ہمہ خاص و عام  
شدہ بچو بغداد بے کاخ و کرخ  
نہ مردم درو بد نہ مرغ و دوای  
اگر برچہ در شہر گشتم بسے  
ہمہ مسجد و مدرس حوض و چاہ  
شدہ خانگی خانہ پیرانہ تراب  
بمک عدم شد دکاتدار او  
زیارت نمودم بصدق و صفا  
بہر ہند بزح اولیائے کویہ اند  
مزارات عالی عمارات را  
تو گوئی رسیدم بدار القرار  
معد الف ثانی ارحمن  
ہمی گشت مفہوم برہم ناک  
سعید ازل رفت قطب زمان  
ہمیں شہر گشت اندر جہان!  
کہ خوانند او را مبارک سیر  
کہ بیرون بود از حساب و شمار



گذشتہ ازاں قصر ہائے شہاں  
 زباغ و بساطین در حوض آب  
 چہ گویم کہ از گفتنم شد فزون  
 چو این ست انجام کار جہان  
 تواریخ نیکو ز احوال شان  
 ز انجام کار جہان شو خیر  
 بر آن وارہمت ز آغاز کار  
 بدانی حق دولت بندگان  
 روی راہ خوشنودیش نشاد کام  
 ز طاعت بمعراج عزت گراٹے  
 لساں دست کوتہ ز بی مایکے  
 اگر بودی از جہل ہر سینہ صاف  
 نہ بینی درین شش در دیو لہخ  
 یگی آن حدود بہر کشوری  
 چو حال کسی بند از خویش بہ  
 زرغم بدان یدرہ پر قساد  
 کہ ہس مال و دولت بٹلاں را چرا  
 دویم کینہ و زری کہ از خوبی رشت  
 چو نتواند از کس شدن کینہ کش  
 سیوم تو تو نگر کہ بہر درم  
 یگی آنکہ کے چیزے آید بکھن  
 چہارم لٹیمی کہ با گنج و سیم  
 کہ ناگہ بیابد بہر وقت را  
 کند آزدوی مقام بلند  
 بود پنجم آنکس کہ نمازیش!

کہ بود اندران شہد کارا گہان  
 ز بی صاحبی گشت خوار و خراب  
 ز تقریر بختہ بر باشد بدون  
 کہ در خاک خفتند کارا گہان  
 بکن عبرت و پند گیر ایحوان  
 مشوغرہ بر ملک و مال ای لیسر  
 کہ حق باد راضی و تور سنگار  
 نہی پا براہ پرستندگان  
 بکسب و رضائش کنی استمام  
 بنہ بر سر جرخ گردون ہائے  
 کہ دارد ز حکمت فلک پایکے  
 بر افتادی از خلق رسم خلاف  
 ز شادی دل شش نفر را فرخ  
 ز رخس بود راحت و جوی  
 نقد بگ جانش از غم گمرہ  
 شود بر خدا معترض ان حصاد  
 تو دادی چراں آن ندادی مرا  
 بود کینہ خلق اندر سرشت  
 نباشد ز کینہ او را سینہ خوش  
 بود روز و شب در دل اور غم  
 دویم آنکہ ناگہ نگرہ در تلف  
 بود سمجھ نام زرش دل دو نیم  
 بگرہ در بدان روز عیشش تباہ  
 کہ نتواند آنجا کند او ننگند  
 بود پیشہ داند سرافرازیش



خود اندر میان حواری باشد و ژم  
 بغیبت بگفته بدو ناسزا  
 فلاں کس ترا زشت دشنام داد  
 تماشاکند بیرو بی تمام و ننگ  
 سخن چس کند خاک بر فرق سر  
 که باشد حرف ادب پیشه  
 کشد هر زمان گوشمال ادیب  
 نصیحت چه اس پند حکمت شنو  
 که کم گوئی یعنی فساد از ان پوش  
 به از نعل زرد شم باد با سائے  
 همان به بود گر تو نستائیش  
 بری رنج بے موده آخر چرا  
 کند گر بود از تو نیکو سیر

دوس را کند دل شکسته ز ہم  
 یحے را بگوید فلاں کس ترا  
 بان دیگرے گوید آن دیوزاد  
 چو آن برود آینه با ہم بکنگ  
 دگر دوست کردند با ہم دگر  
 ششم از ادب خالی اندیشه  
 چو طبعش بود از ادب بے نصیب  
 بگویش دلت این نصیحت شنو  
 خدا یک زبانت یاد و دگر گوش  
 ز چوبت کف پائے نعلین سائے  
 اگر ز رستانے بر افشائیش  
 چه گوئی و کنی تو نورانیسا  
 دے ہم بگو گر تو کنی دگر

## در بیان آمدن سیدن که حاجت بحضور پادشاه گوید

سری نے کہ بد سروری لشکری  
 ہم ادحا کم و ضابط و ہم امین  
 شب در روز بیت پرستیش کار  
 بخدمت گری داشتی روزگار  
 لقب داشت یا حاجت بوده بند  
 در آن ملک ز اقبال کرده گزر  
 بیاید دوان آله اکرام جو  
 ہمہ آزر با مرادیش  
 ہمہ ملک و مال و متاع سرش

در آن ملک سر بند بوده سرے  
 زمیندار بود اندر آن سر زمین  
 ولی بود آن گسبر ز ناز دار  
 بشا بچمان بود خدمت گزار  
 بدش نام آله دے آله حاجت  
 چو شاننشہ دین پناه داد گر  
 فرستاد کس تا بدر گاہ او  
 گر آید بخدمت شود حاصلش  
 دگر نے بغارت رود کشورش



بخدمت گری سر نهاده براه  
 که غیر از درشن نبودش نجات  
 بیاد و مقدار خود پیش کش  
 ز گنجش تقدے پیشیزی نمود  
 که آمد دوان بر در بارگاه  
 بجز عفو تقصیر او خو نکرد  
 نداد چو او بچکس دسترس  
 بود دست ترازو گر هندیان  
 زد بگر نمود او بسے بهترست  
 زندم کند جنگ بنی عتاب  
 که آن جنگ دنیا ست ز جنگ دین  
 ز جنگش نمایند اکثر فرار  
 همه بند و اند فرمان برش  
 نشد از تکالیف شاه او نفور  
 بجا آورد آن پیر از هوش و فر  
 که فرمان دانش نمودند رد  
 بهر جانب افسان خیران شدند  
 بتاراج دادند سر زیر تیغ  
 بدل تخم دانش می کاشتند  
 دوان بر سر راه می آمدند  
 به پیش شہ بگرد بر می کشید  
 به بخشید شان مال دوز از گرم  
 که بدی کند این زمیندار با  
 نخواهیم زیشان زر و مال را  
 بیارند و هرگز نترسند ازاں

چو بشنید آله چنین حکم شاه  
 بیاد در گاه شاه آله جات  
 ہم از بهر شاه سکندر منش  
 اگر در خور شاه چیزی نبود  
 دلی چون با خلاص او دید شاه  
 بر آنچه او بیاد در دوشه روز کرد  
 ز پنجاب و لاهور سر بند کس  
 با خلاص ہم پیش نشا بجهان  
 اگر مند دست در بود بیت پرست  
 یہ سکھا ہمیشہ ز راہ خلافت  
 یسے جنگ داده سکھا زمین  
 سکان چشم از زمین آتشکا  
 ز اسلامیاند ہم نوکرش  
 چه در غیبت شاه چه در حضور  
 بر آنچه امرش بود با چشم و سر  
 زمیندار ہائے دگر بے حترد  
 ز پیش شہ دین گریزان شدند  
 ہمان ملک و ہم مال و سر بیدریغ  
 اگر بہرہ از عقل می داشتند  
 بخدمت شہنشاہ می آمدند  
 بہ چیزے کہ آن دست شان می رسید  
 شہ گنج بخش آن محلے ہم  
 کہ می گفت شہ این سخن بارہا  
 کہ از پیش ما می گریزند و ما  
 مگر ہر چه آید از دست شان



بخدمت گزارى به بستے مکر  
 زہر مجرمی کو شود عذر خواہ  
 خرد از سرش نیز بر بست رخت  
 بدرگاہ شاہ فرشتہ صفات  
 پرسید زو شاہ جمشید تخت  
 خرابست گفتا ز راہ ادب  
 خرابے دریں ملک آمد پدید  
 کہ لعنت برآں بتک پلید و لعین  
 برآمد دم از روزگار کشی دمار  
 اگر چندینند از من شکست  
 به پیش سکاں آمدہ سبک شدند  
 دو سبک دیگر آید شود کینہ جو  
 کہ یک سبک رود دو سبک آید ازاں  
 بمن سپرد از کرم و ز عطا  
 کہ بد پیشتر بل زیادہ ازاں!  
 یادش بدیں شرط شاہ ز من  
 با داد و سر بند را در زمان  
 چو دریا شد از جوشش خود بمخوش  
 سزاوار او خلعتے ساختش  
 بہ بخشیدش از لطف طیل و علم  
 بہ شہر خود آں آکہ جت در زمان  
 رواں گشت شاہ جہاں پیشتر  
 بر روز سوم بر دو آبہ رسید  
 گزشت آں شہنشاہ فرخندہ کیش  
 نہ جان پر درماز جان خوشترست

زمیندار ہا چہ کہ سکھا اگر  
 کند عفو نہ آن گذشتہ گناہ  
 ولیکن کسی را چو برگشت بخت  
 سرا انجام چوں آمدہ آکہ جات  
 زمین را بوسید در پیش تخت  
 کہ ایں شہر مہمور از چہ سبب  
 ز جوہر سکاں لعین و پلید  
 ز دست سکاں شد خراب ایں زمین  
 اگر با سکاں کردہ ام کار زار  
 ولیکن ز جنگم ندارند دست  
 کہ از ہر طرف مردماں آمدند  
 اگر یک سبکی مرد بر جاٹے او  
 کہ بہت ایں دعاٹی گروی سکاں  
 گر ایں ملک سر بند را باد شاہ  
 بہ کم مدت آباد سازم چناں  
 ولی دخل یک سالہ بخشی بمن  
 چو اخلاص او دید شاہ جہاں  
 ز رحمت شہ آمد چو دریا بجوش  
 کرم کرد بسیار نبواختش  
 مخص نمودش بجود و کرم  
 رواں شد ز درگاہ شاہ جہاں  
 دز انجا باقبال نستج و ظفر  
 دو منزل از آنجا چورہ را برید  
 بہانست دو آبہ کہ یک بار پیش  
 بنیاساتی آن می کہ جان بہترست



بمن وہ کہ تاجان ازان پرورم بحان پروری از جهان بگذرم!

## در بیان گذشتن اردو و باقی ماندن اردو در میان لشکر کفار گوید

گذر کرد چون شہ نہر دو آب  
نصب کرد اعلام زد بارگاہ  
در آن روز لشکر تمامی عبور!  
شب آنجا ماندند و اچکاہ  
کس آمد کہ سک لشکر بے شمار  
یمان گزین پیش کردم بیان  
دل غازیان شاد شد زین خبر  
شہنشاہ دریا دل و نامدار  
تبار و بچک بر سر کافران  
چو یک میل رہ طی شد آمد کسی  
رسیدست در عرصہ رزمگاہ  
سر راہ اردوی شاہی گرفت  
شہنشاہ زگستاخی ابلہان  
بہ تلخی بجنید در زیر لب  
از آن خندہ غرہ مشوای حمدون  
بگفتا کہ خہ دریں عہد من  
چوں این لشکر مست دل در غزاست  
چہ گوید جہانم بہر کشورے  
اگر سبک بود ہم کہ رو بہ دلیر  
اگر گریہ بر موش شد شیر جنگ  
اگر چہ بوم مست بچنگ دراند

گذشتند مردم تمام و دو آب  
فرود آمد آنجا تمامی سپاہ  
مزدند لشکر نہ نزدیک و دور  
علی الصبح زانجا روان شد سپاہ  
بچک جمع کرد از پٹے کارزار  
کہ آن چک بود جائی پر سگان  
کہ بودند بہر عندا منتظر  
بفرمود تا لشکرے بے شمار  
زین بر کند بیخ آن مدبران  
کہ اینک ز سبک نوج لشکر کشی  
نہ عرصہ کہ در روی اردوی شاہ  
ازیں خبر تش ماند عالم شکفت  
چو آن آگہی یافت از آگہان  
بود خندہ تلخ شیران عجب  
کہ در خندہ خندان بر نیزند خون  
نہ سکھاست در زلزله مہد من  
اگر تاخت آرند سکھاست  
کہ بہر لشکر مست تاختہ کافرے  
نخواہد زدن پنجہ باتند شیر  
چو موش مست در جنگ پیش بنگ  
چگونہ بہر دطعمہ از جبرہ باز



ستانم بجزیرہ زر و سیم و مال  
 بدلی و ننگالہ تا سومنات  
 ہمتند اسپاں کشم از عراق  
 پٹے کین تپہ کشیدم بجوش  
 کہ پیہ شود در تنش استخوان  
 شود مور در پائے پلاں تباہ  
 صف مورچہ چسیت در پائے پل  
 کشد با کجک پیل من سوئی خویش  
 کند صد نر اسپ را زیر پائے  
 کہ باشد کہ پیلم شکست افگند  
 بر یک بیابان حساب آورد  
 بہ تیغی دو صد گبر بیدین کشم  
 کہ گرد بخون سیک آلودہ تیغ  
 بلرزد زمین چون بجنم زجاہ  
 سران سپہ را بر خویش خواند  
 کہ آمد سپاہ سکان ندنگ  
 فرستاد آن شاہ گیتی ستان  
 غزا کن کہ سرد غزا را جزاست  
 بہ قرآن تو خواندی غزا در غزا  
 بر آید بر پشت اسپاں بغور  
 بر آید از جان سکھا دمار  
 بیاورد خدمت گرش بید رنگ  
 در آن سایہ جاداشت ظل خدائے  
 کہ از زیر و بالا دو مہرش بنافت  
 عجب اینکو شب شد بروز آشکار

بہ ہند از ہمہ ہندیان ماہ سال  
 سپہ را دہم از موجب برات  
 چو با اخترم کرد بختم وفاق  
 سک چند زناہ پوش  
 تہ سازم آن کافراں را چناں!  
 اگر مست مور و ملخ آن سپاہ  
 کہ پیل من اندم کہ جوشد ز نیل  
 اگر سک نتابد رخ خود ز پیش  
 بجائی کہ پیلم بجنبد زجاہ  
 بیک جملہ پیلم صفہا بشکند  
 سپایم چو پا در رکاب افگند  
 بروزی کہ از خصم دیں کین کشم  
 و لیک آید از تیغ من صد دریغ  
 بیفتد فلک چوں بخیمم بیاد  
 چنین چند کتہ چوزیں با راند  
 کہ باشید آادہ از بہر جنگ  
 بخان نصیر این خبر در زمان  
 کہ ای خان امروز روز غزاست  
 تو خود چوں حریمی ز بہر غزا  
 چو دشمن بسائی خود آمد بگور  
 بر آید در عرصہ کارزار  
 بگفت این و طلبید اسباب جنگ  
 بسر سایہ کردہ ز فرہماہ  
 سپاہی بہ خیرش از آنروشتافت  
 شب قدر بود تاج آن تاجدار



منور شده چون بر وز آفتاب  
 شده سرخ ز آنرو شفق گشته نام  
 از حیافته چشمه خورشید رنگ  
 بر دمی زمین سایه انداخته  
 که چوب علمهاش شد دستگیر  
 که نصر من الله وفتح قریب  
 ز مرد شود سبزه در زمین  
 بر داشت ماهی رسیده بماه  
 عجیب ماه و ماهی در آمیخته  
 که با ماه باشد انیس و ندیم  
 رسیده ز ماهی به ماه فلک  
 شده چون ظفر داخل آن علم  
 عصدای بر آمد از آن بید رنگ  
 تبارید بر کافران لعین  
 رسید صدایش بسیمینه کوس  
 شد گوشش کر گوش افلاک را  
 شهنشاه غازی مبارک قدم  
 مرصع بزرز استین تا بدن  
 بر بر نهاد آن شمشیر نیکنام  
 بشمشیر بندی کمر بست سخت  
 ز گردن عدو بگذرد هم ز فرق  
 بر اعدا شده خواب از روی حرام  
 دلی سیم و زر ز آئینش روشن بست  
 چرا بست در پیش آهن کمر  
 بهره در آمیخت گوهر بهم

مرصع به لعل و گهر در ناب  
 سرش سود بر گنبد سبز نام  
 چو زد پشت بر آسمان بید رنگ  
 علمها بیلا سر افراخته  
 همی خواست افتادن آن چرخ پیر  
 منقش علمها بنقش عجیب  
 شود سایه اش چون بصرانشین  
 ز بهر عطای شه دی پناه  
 ز ماهیش ماهی نو آنگیخته  
 چنین ماهی اندر جهانست عدم  
 چو شد مستظل سایه آن سیمک  
 ز بر علم جمله خیل و حشم  
 فرد کوفته طبل زن طبل جنگ  
 که ای غازیان جنگ دی جنگ دی  
 بکوس سیتن چون کره داد کوس  
 فرد کوفت کوس شنباک را  
 چو شد مستعد زرم طبل و سلم  
 چو پوشید ذرع یسانی تن  
 یکے خود فولاد آینه فام  
 بهند کشتی آنخداوند تخت  
 که چون قطره آب هنگام غرق  
 نجفت سرت او میان نیام  
 بهائی طلا بیشتر ز آهن بست  
 اگر آئینش نیست افزود ز زر  
 زندگ کردن دشمن و سر بهم



ز شاہجہاں یافتہ دست راست  
 بزخم کمان پشت گردون شکست  
 ز ناز آنگن داد بر ابرو گرہ  
 ازان کشمکش آمدہ در نفر  
 ز فی تیر خانہ بدای محکمی  
 دو زانغی نشاید بر شاخ خویش  
 کند زہ ہر آنکو بود شہ پرست  
 شدہ از دل خصم سندان گزار  
 ز خون گرس خود کند سرخ پشت  
 یگر دو پیمانہ گردون تمام  
 ز بہر سواری براتے نجواست  
 نہ اسپے کہ او بود بحرے دوان  
 بسیر فلک بر سرش سرفراز  
 چو کبک از دتاسہ فرنگ بود  
 کہ یکیک از دتاسہ فرنگ بود  
 برنتاہ ابرو جستن چو برق  
 بدیوار ما یاد زو سرزده  
 بر آمد روان شد بمیدان جنگ  
 نوگوئی بیک مرغزاری رسید  
 ہمہ ہمگر وہمہ بر آید نیرین  
 شد افواج لشکر روان دوان  
 بخصم انگنی همچو بہرام گور  
 روان شد پس شاہ فرخ نہاد  
 بہاں انزلہ خان عالی ہمہم  
 کہ نماید بہ تفصیل شرح از کسی

بود ہندوی کج باسلام راست  
 کمائی کیانی گرفتہ بدست  
 بیس کز ہنر چون کنندش برہ  
 پیایے شدہ در کشاکش اسیر  
 در خانہ ہی دارد از خورجی  
 کند تادرون بد اندیش ریش  
 بدست شہنشاہ ز فن برشت  
 خدنگش پلنگ افگن آہوشکار  
 بگاہے پریدن عقبے درشت  
 براند چو او بر ہواتینر گام  
 چو شد اسلحہ برتن شاہ راست  
 بیاد و میر آخر اسپے دوان  
 سرش کوتہ و گردن او دراز  
 چو کوہ گراں بد گراں نے بسنگ  
 سبب کوہ سنگی کہ یے سنگ بود  
 بر راستہ از شمس تا بہ منرق  
 ز بس تاختن راہ صرصر زودہ  
 شہنشاہ بر آن جسر پیمانہنگ  
 میدان جنگ آ پنجان خوش دودید  
 بفرمود تا نامداران دین  
 بفرمان آن شاہ گیتی ستان  
 وزیر اعظم شیر دل پیل زور  
 بر آمد بر اسپ روان شد چو باد  
 جہان خان سردار فرخ شیم  
 دگر از خوانین افغان بسی



بعقب شہنشاہ عالم مدار  
 رواں شد بمیدان بیجا بفوج  
 بگفتند ہاں جنگ دیں جنگ دین  
 وگر زندہ بیایم و غازی شویم  
 ندا کردہ بود تندر اخلص جان  
 بمیدان صدق و صفا پیشتر  
 برآراست لشکر چو کار آگمان  
 بفرمود رفتن سوئی چپ و راست  
 جہاں خان سردار لشکر شکن  
 کہ شد در طلب نام نشان و کتا  
 چو دیوان بکس یل زور مند  
 کہ در پردہ بہ بود از یک دگر  
 ازاں مینہ را تہور فرزود  
 سپہ دار دین خان عالمکان !  
 جوانان چون پیل پولاد خائے  
 بکافر کشی سخت بستہ میان  
 ہمہ موئنہ پوش مثل پلنگ  
 کہ آن غازیان نجتہ تبار  
 بگیند جادر صف میسرہ  
 بقلب اندرون داشتہ جاگاہ  
 کز ایشان بدہ جمع دل شاہ را  
 بر آراستہ آمدہ پیش پیش  
 چو کوہے شدہ قلب آن بدنگال  
 بر آراستہ آمدہ پیش پیش !  
 کہ شیرے بگاں سبک تاب و توان

روان شد ہمہ لشکرے نامدار  
 برآمد نرس خان عادل بلوچ  
 بلوچاں ہمہ ہمچو شیر غرین  
 کہ گزشتہ گزیم و جنت رویم  
 بہ ایں عزم بر شاہ داور زمان  
 دویدند بر جنگ دیں سر بسر  
 شہنشاہ غازی برسیم شہان  
 سران سپہ را بدانساں کہ خواست  
 وزیر اعظم شیر دل پلتن  
 چو خان انزلہ بادہ و دو ہراد  
 با وضبط چکی دگر شہ پسند  
 دگر چند خان کلاں نامور !  
 بدست مینش مقدر نمود  
 بدست چپ آن نامور ہلووان  
 بفوج بلوچان جنگ آزانے  
 ہمہ پر دلان کہستانیان  
 ہمہ با صلاح و ہمہ باتوفنگ  
 مقرر نمودہ شبہ نامدار  
 بفوج یزدان دین یکسرہ  
 خود آن شاہ جم جاہ گنتی پناہ  
 دگر استواران درگاہ را  
 مقرر ہمیداشتہ بانجوشتن  
 بقلب اندرون بود حبثہ کلاں  
 وزان سو سکان نیز افواج خویش  
 دگر حبثہ تہور کہ بدش ہمندان



بے سے از سکان نبرد آزمائے  
 بدستِ یمین بودش آن چرخ سبک  
 باد بود جنتِ طراد لہنارِ نسیق!  
 ہری سنگھ لنگ و دگر را مداس  
 بدست چپ آں سکان شیعین  
 ہماں کلب ملعون چرتو بنام  
 چو در یمینہ از سکان بود او  
 یسے کروفر کرد در پیش خان  
 کہ خان نصیر آن یل شیر دل  
 متوانست جنید از جائے خویش  
 ہم آن چرتو از دور تیر و تفنگ  
 کہ شاہ جہاں منع کرد از نخت  
 بنجان گفتہ بدشاہ تسلیم گیر  
 بہ پہلوئے چپ ہمجو دل کن بجاء  
 بدست چیم باش بر جامی خویش  
 مبادا کہ چشمت بفوج سکان  
 مرد سرگنز از جامی خود یک قدم  
 بگفتا بچشم ای سحاب کرم  
 ازین رو نمیکرد خان جلو ریز  
 در اثنای آں از شہ کامگار  
 کہ اے خان ترا باد شہ خواستہ  
 روان گشت خان کریم آن زمان  
 بگفتا چہ کار است ای شاہ دین  
 بود در گہرت قبلہ مقبلان  
 اے ددرباقے تو باقی ہمان

بقلب اندروں داشت باخود سجائے  
 کہ خوانند چرتو شش بے نام و ننگ  
 دگر بود جے سنگھ با او شفیق  
 گلاب و گجر آن سنگھ و ہراس  
 کہ لعنت بود بر سکان لعین  
 میاں نسبت سخت و بہندی حسام  
 بایں مسیرہ شد بخان روبرو  
 دلی بیچ سودے نکرده ازان  
 نمودہ ازاں دارگیر شش نجل  
 کہ یک ذرہ بیرون نہد پائے خویش  
 ہم این غازیان بردند بید زنگ  
 کہ ہر کس بجا باشد اسنادہ حسبت  
 کہ ای خان زمین اس نصیحت پذیر  
 منہ از مکان ایچوان بیش پاء  
 ولکن منہ پائی از جامی خویش  
 بیفتد کنی تاخت بر بدرگان  
 بجا باش اسنادہ ای محتہم  
 ہر آنچہ ان جگوتی ہمان مکہم  
 بر آن کافر بت پرست از ستیز  
 دو آن آدہ پیش یک سوار  
 با ہم چہ کار از میان خواستہ  
 در آنوقت در پیش خان زمان  
 کہ نخت جوان باد دولت قرین  
 بود سایہ ات متنزل در جہان  
 قبول تو اقبال صاحب دلان



دگر راز باشد نہاں دارمش  
 کہ ہستی بمیدان بیجا چو شیر  
 کہ مری ست آتش ز آتش زہ  
 پس اس سکاں تاخند این زمان  
 کسی از دلیری کسے از غرور  
 بگشتند پس بعضے آن از فرار  
 کہ آوردند وراں سگ بدنش  
 کہ در دست کردہ کمان تو فتنگ  
 ہی تیر باران چو ایر بہار  
 ز جرت سکاں آدم در عجب  
 دیش زیں خیر ہچو حبل طلید  
 کہ تا این جہانست باقی بہان!  
 تا ز م بمیدان آن بدرگان  
 اگر آتش است آب برے زہ  
 بمیدان مردان توئی شیر مرد  
 بجائی کہ استادہ باشی بہان  
 بمیدان بایستی تو چون کوه قاف  
 کند سینہ را پیش تیرت سپر  
 کہ زرم جو شندہ چوں آتش ست  
 بمیدان بیجا چنیں داشت خو!  
 نہ تنہا بر افواج دشمن زنند  
 کہ ہرگز ز جایت مرو یک قدم  
 بجائے کہ گفتیم رواستادہ شو  
 کہ استادہ بودند ہر جاے خویش  
 نہ جنبہ از جا ز روی سکاں

ہر آنچہ امر باشد بجاکد مش  
 شمش گفت ای پہلوان دلیر  
 سکاں زور کردند بر میمنہ  
 دریں دست بودند چون غازیان  
 ولیکن دران تاخت رفتند دور  
 براندند بعضے بعقب کفار  
 شد این دست خالی کہ می بینش  
 ہمیں بینی آن کافران غدنگ  
 بریند چون کافران تبار  
 گہی راست تا زندگہ دست چپ  
 چو خان بلوچ اس سخن را شنید  
 دعا کرد بر شاہ عادل زمان!  
 بحکمت روم من برے سکاں!  
 باقیال تو بیخ سگ بر حکم  
 بفرمود شاہ ای جوان نبرد  
 شتابی مکن در نبرد سکاں  
 چو مردان بیفتاد پا در مصاف  
 کہ خود دشمن آید بتزدیک تر  
 چو دانستہ بودش کہ او کشست  
 نہ او بلکہ آباے آن تام جو  
 کہ یکسر بمیدان چو جولان کنند  
 نصیحت نمودش بدانش قسم  
 وزان مخص نمودش کہ رو  
 رواں کرد کس سوئے افواج خویش  
 کہ باشند بر مسیرہ ہیچنان



کی میرز تک مبارک سیر  
 کہ باخان نوحیش ست ہم نوکروش  
 دم میر گہرام مگسی کہ او  
 شنیدی ز گہرام خان کلاں  
 کہ باچاکرے رند ہم عصر بود  
 دگر میر میر و سوری ایل رند  
 ہماں میر بوہر زہری لقب  
 سر پینگان بود مہیم خان امیر  
 کہ رحمت بر آن میر رحمت بود  
 بہر دم جہر ساعت آن شیر جنگ  
 ہماں سروری ایل محمد حسن  
 کہ کردم بیان شہادت ورا  
 امیر خود کہ شجاع زمان  
 دگر چاکر میر باز و جنگ  
 ز سا سولیاں سروے خوش سیر  
 بیان شہادت بہادر گذشت  
 بہادر کے بی بہادر شدہ  
 ز بازو نیان میر یعقوب خان  
 دگر خان رحیم ست چوں میر خ شیر  
 بٹے خان در بزم و در رزم نیز  
 ز نیچاریان میر شہبگ دان  
 امیر کمال از خسرو یا کمال  
 قلند زئی ہم در آن روز جنگ  
 گر گیس زہ گہر برسی سخن  
 ستاد قائم ہمہ در مصاف

کہ زہری لقب دار دآن نامور!  
 بصدق و صفا ہست فرماں برش  
 بود پیش خان از دنا سرخرو  
 کہ بود ست سردار لائاریاں  
 خداوند الطاف و اکرام بود!  
 نیک ایل بلکہ دگر ایل چند  
 درست آتش از حسب و زنب  
 دگر میر رحمت یل شیر گیرا  
 سزاوار لطف و عنایت بود  
 بہرہ خان بود و میکر جنگ  
 مزارہ شہید آن جوان قطن  
 بسر کرد ہا بشہرم حایا!  
 سخندان خوشنویسے شیریں زبان  
 شب روز بودند در تاخت و تگ  
 بہادر شہید و صفر حناں دگر  
 کہ با حور جنت ہم آغوش گشت  
 یوسفش کے از نہا پر شدہ  
 کہ دار ددل و دست باز و توان  
 بمیدان مرداں چور و ستم دلیر  
 نثار و مثل آن یل پر تمینہ  
 علی داد پندارانے آن زہ جوان!  
 ز خضر انیاں سروے خوشنکمال  
 نکر دند تقصیر در نام و رنگ  
 وے شیر اند و خون پلتن  
 بخیب کس زان مکان ہجو تان



زده بود ہر یک برابر گره  
 زدی بر صف آن سواران دین  
 کہ کردی گریزاں سگ زشت رنگ  
 جوانان دین در پس آن نژند  
 بز دور صف غازیان سیاہ  
 گریزاں شدہ آں سگ از پیش شان  
 کنیم از بلوچی کچی ہم بیان  
 کہ باشد جوان مرد نیکو خصال  
 محب علی الشجاع نامجو!  
 بمیدان یودہ از ہمہ پیش پیش  
 کہ سر کرده اوز دنیا ریان  
 ہمی تاخت در جنگ خنجر بکف  
 غلام علی نامجو نیک مرد  
 برے ہمہ بد بھوش و تمید  
 در آن زرمگہ بد چوتند اثر دہا  
 ز یک دیگر افزون بد از پردے  
 ستادند در روگی آں سگ ذلان  
 یکے از دیگر پیش میکر جنگ  
 زندی بمیدان چوتند اثر دہا  
 نرفتند چون کوہ آسن زجا  
 کہ سگ جان خود را نکردی دلخ  
 نہ جنبند از جا خود چون زمین  
 برفتند اقتاں و خزان دوان  
 بلوچان کچی چو شیر تریان!  
 بمانند بر حسب فرمان شاہ

بجاداشتند آن صف میسرہ  
 بہر بار کان چرتوئے سگ لعین  
 چنانش زدند سے بہ تیر و تو فنگ  
 تعاقب نمودہ ہمی تاختند  
 چو یک چند بار آں سگ سیاہ  
 بدید آں برو بازوئے غازیان  
 چو شنیدی اوصاف از جہلیان  
 سر ڈو مکی ہا امیر جلال  
 قدیمی بود سروری نیک خو  
 سواہ نکو نام با پور خویش  
 سخندان بہرا بخشمن میرخان  
 دلاور کہ بود از گلن خان خلف  
 ز عمر انیاں میر مناضل نبرد  
 قلاتی جتوئی و گہرام نیز  
 مونگرا بڑہ سر کردہ اڑہ ہا!  
 عمر خان شیخ و دیگر بندے  
 یہ میدان بہ یک جاتی با جہلیان  
 بضر بسان و بہ تیغ و تو فنگ  
 سکاں بار ہا بر سر شیر ہا  
 بلوچان غازی فشر دند یا!  
 چناں مینروندی سکاں را بہ تیغ!  
 چوں دیدند سگما کہ شیران دین  
 ہمہ پشت دادند بہ روی شان  
 ہمہ جہلیانان ز خورد و کلان!  
 بفرمودہ خان در آں جائے گاہ



چوسد سکندر درآں جائے خویش  
 یمانند ہرگز نرفتند پیش!  
 دگر سرداران ہم ز ریسایان  
 کہ بہر غزا سخت بستہ میان  
 برفتند ہمراہ خان یک بیک  
 کہ تازند بر کافر زشت رگ

## در بیان صفت نغزبان اسموار گوید

سرداران ز ریسایان  
 یکے میر عبد اللہیے پر شرف  
 مراد علی چوں علی پہلوان  
 چو حاجی محمد مجاہد بدین  
 ز بنگلہ خان بہادر امیر  
 ز سلطان قائم خلیف یادگار  
 شد از میر حیدر درآں جایگاہ  
 بشمشیراں میر جنگے نبرد  
 ز گرانیاں خان احمد کریم  
 سرگوردہا میر خوتیاد خان  
 محمد کہ خان ست از لہریان  
 ہماں میر حیدر محمد شہی!  
 قصوے نہ کردہ از لیشاں کسی  
 بہ تقدیم و تاخیر و بر من میگم!  
 بہمراہ خان زمان ہر زمان  
 یکے از دگر پیشتر بود ہمیش  
 بہ تیغ و توفنگ اندراں کارزار  
 چو خان زمان آدا سجا کہ شاہ  
 سکان لعین جوک خوار و نثرند

جوانے دلاور بہ نام و نشان  
 دگر میر جنگی ست تیغی بکف  
 ز روستم فزون بود تباب تو اس  
 ز شہوانیاں سردور پر یقین  
 سنگ و تاز میگرد در دار دگر  
 بدہ میر فاضل یل نامدار!  
 بروٹے سکان روز روشن سیاہ  
 ز سکہا بمیدان بر آورد گمرد  
 ہمی تاخت بر کافران رحیم  
 دگر مار سنگ آن یل پہلوان  
 برائے غزا سخت بستہ میان  
 بگویم کہ دارم از و آگے  
 ہزار آفریں یاد بر ہر یکی!  
 کہ باشد شمارندہ رانا گزیر  
 ہمی تاختندان ہمہ سرداران  
 بخان زمان پسندیدہ کیش  
 نمودند بر دشمنان گیر و دار  
 بفرمود بان یل کیستہ خواہ  
 بمیدان ناورد می تاختند



ازان گمرد شد روز در روشن چو شب  
 که خورشید شد اندران ناپدید  
 به خیز آمد اسپ یلان دلیر  
 زمین پنبه شد پنبه شد بر هوا  
 که پوشیده بود اول لباس سپر  
 زمین لرزه انگند در دشت و راغ  
 نهان گشت مهر در سحاب سیاه  
 کبوتر شده در هوا سیخ و پر  
 شده چرخ را گوشش بکوه گران!  
 صدایش بگردون گردان فکند  
 که پره شان کلید ظفر  
 همه چون شکم ماهی اندام مار  
 بمیدان شده رو بزمی رکان  
 بجا آورد چو فرمان شاه  
 نتوانست نمود را نگه داشتن  
 زند تیغ بر سرق آن بدرگان  
 همیدید قابو زبان مجال  
 که بودند کبیر پر از شر و شور  
 بسر بازی خود نکرده درنگ  
 تو گوئی که رعد آمد اندر بکنگ  
 نبرد و کج در جهاں ساختند  
 فتیله نموده بماشه سوار  
 گمے بر فرس زد گمے بر سوار  
 گمے باز پس گمے پیش از هنر  
 بدید زهره ز شنونده گان

گهی راست راندند که دست چپ  
 غبار زمیں سر با نجم کشید  
 نقاره بفرید چون تند شیر  
 ز ستم سمندان پولاد ساء  
 بر آند خردش دامه چو بهر  
 خردشیدن کوس خالی و ماغ  
 بسی از علمها که بر شد بماه  
 چو نوک سنان بر هوا برده سر  
 فغان نقاره کمران تا کمران  
 ز بانگ روار که آمد بلند  
 زده پره نغزاه دین سر بسر  
 زمین شد ز نقش ستم اسپان نگار  
 چو یک چند خان تهمتن نشان  
 زمانے بایستاد بر جایگاه  
 قاما نیارست پاداشتن  
 ہمینچو است کافتد میان سکان  
 دے حکم شه را نمود امتثال  
 سکان ہم بر آن دست کردند زور  
 بیک دست تیغ و دیگر توفنگ  
 پیای بر آمد صدا از توفنگ  
 گهی راست که چپ همی تاختند  
 توفنگا پر و ماشه کرده تیار  
 گهی بر زمین زد گمے بر تیار  
 گهی زیر پا زد گمے ز دبر  
 درنگا درنگ توفنگ سکان



نودندی چنان باز گشتی تو فنگ  
 تو گوئی کہ هست این تو فنگ از قدیم  
 چو دید آن جنس حنان رستم زمان  
 رگ غیرت آمد بہ جنبیدنش  
 بمیدان بتازد مین و یار  
 توکل علی اللہ نمود و براند!  
 ہمہ عمدہ خان یا حلاص جان  
 سرسوران کہ عادل امیر  
 بمیدان ہی تاخت بہ کافران  
 ہماں مرد داناٹے آصف زمان  
 بود نرم چون موم ہنگام نرم  
 روان ست پس خان رستم زمان  
 بروئی ہمہ حنان ایند و پرست  
 کہ شاید کسے زان سکان تعین  
 کہ چون شیر شرزہ جگر او دَرَد  
 کہ آن حربے سجد ناکار!  
 وگر باشہنشاہ عالم پناہ  
 دو جسم کبیرست ثابت بر او  
 سزاوار گشتن شدہ آن لعین  
 شود سوختہ او بنہاری سعیر  
 بایں نیست آن خان روشن ضمیر  
 ہی تاخت در عرصہ کارزار  
 سماں نرہ خو نخواستہ کفار کش  
 سکہ تیغ مسلول ہندی بدست  
 ہمیراند آن سکہ پرا خشم و کین

کہ ہنگام یا نہ سچہ طفلان تنگ  
 ز حکمت سکان نے و تقمان حکیم  
 بل از رستم افزون بتاب و توان  
 کہ آن بت پرست لعین سگ منش  
 عنان ریزہ کرد اندراں کارزار  
 بمیدان کہ آن گبر حیران بماند  
 دویدند کبیر بدنبال خان!  
 امیری امیران حنان نصیر  
 ہمیراند اندر پس مدبران  
 کہ از ہفت پشت است آصف مکان  
 بود گرم ز آہن ہنگام رزم  
 پس او ہمہ عمدہ گشتہ روان  
 ہی تاخت پنجولیش چو نشیر مست  
 بہ پیش آیدش کہ سر خشم و کین  
 چو دَرَد جگر خون او را خورد  
 بدینے بنی میکند کارزار  
 بر آراست از جنگ آن سکہ سپاہ  
 کہ از ہر گنہ ان سکہ رشت خو  
 بود جامی او اسفل السافلین  
 زن و بچہ اش کرد باید اسیر  
 سپہدار دین خان غازی نصیر  
 بجولاں برآں کافران تبار  
 گرفتہ بدست و ہی راند خوش  
 بمیدان ہی راند آن بت پرست  
 رسیدش در آن تاختن خان دین



ز زنیش بر آورد زد بر زمین  
 سکه دیگرش آمد در نظر  
 نمیکرد بر کس ز نخوت نگاه  
 عجب بین که سبک چون بیاد استاد  
 ز خون اش سخن تشنه را آیداد  
 زدش بر زمین آن یل شیر زور  
 کز اخلاص دل سخت بسته میان  
 نکره دند تقصیر در جنگ دین  
 دے پچکس زان سکان سز خست  
 همی در شدن در نر میت دعا  
 برون آید از عوٹہ جنگ فوج  
 ز هر جانبش مگر بگر دیم باز  
 از ان حلقه اش کار آید بجان  
 دواں در پس آن سکان بعین  
 نداندر صف آن گروه غبی  
 بردش نه استاد کس از سکان  
 کمر بسته دارد بر اہ خدا  
 ہماں میر چپر ویل پر شرف  
 بود میر مصری چو شیرین بنام  
 سپر کرد جان پیش خان زمان  
 فردوں بود از هر کس آن تیغزن  
 همی شود سوار آن یل کامیاب  
 بجنگ سکان همچو شیر زبان  
 در آن حر بگاہ بود چون شیر نر  
 کہ آن ہر دو بودند بازیب و فر

بد آن نیزه اش در ر بوده ز زمین  
 گذر کرد زان سبک چو خان پیشتر  
 کہ میراند در عرصہ زرم گاہ  
 یکے اسپ تازی بزیرش چو باد  
 ہماں نیزہ را در بغل خواب داد  
 یداں نیزہ از زمین ر بودش بغور  
 ہماں عمدہ خاص خان زمان!  
 جوانان شمشیر زن شیر گھن  
 بمیدان گبران نمودند تاخت  
 گرفتند راہ ہر میت فرا  
 کہ باشد کزین غازیان بلوچ  
 بتازد پس ما چو راہ دراز  
 بگریم چون حلقہ اش در میان  
 دے غازیان همچو شیر غریں  
 سر سروراں میر عبد اللہ  
 بختند از عرصہ آن بدرگان  
 چو حاجی محمد کہ بہر غزا  
 دگر میر فاجسل ز سلطان خلف  
 ز نیگل نہ آن یل پر کرام  
 چو شیر غریں بود در پیش خان  
 ز بازو جنگ گز پرسی سخن  
 بخان زمان ہر زماں در رکاب  
 فلاتی جتونی و گرام حسان  
 چو شہ بیگ ز ہری دمنگہ دگر  
 ز چاکر ز دستم چہ پرسی تمبر



بشام جلالی محمد حسین  
 کہ در جنگ لاہور پٹیالہ ہم  
 در آن تاخت آورد با کافرے  
 بیفگند خود را زین بر زمین  
 ملا دارو آن مرد ضد و قدار  
 بہ تیرے تو فنگ آن یل نامور  
 ہماں برنی میرا خور کہ او!  
 بدنبال یک کافرے اسپ تاخت  
 بہ پیشین کہاں آن کفارے  
 کہ تنہا ہی تازو آن خاص دین  
 قرون نیست فوجش نہ پیچہ سوار  
 دگر ہر کس از شکر خان دین  
 سہ فرسنگ رہ چونکہ بگریختند  
 گرفتند بوی حلقہ بر دور خان  
 جہاںجوی خوشخوئی خان زمان!  
 وکیل مالک چو شیر غزین  
 شاہ بہ پہلوئے نان زمان  
 بدستش بد اندام کہ بند ذوق خاص  
 ازان بت پرستان بیدین نترند  
 قضا اسکے ملکہ از دور دست  
 زردا استخوانش شکست آن فنگ  
 دے جنگ شان بد بہ تیر و تو فنگ  
 یکی جوئی خون زان سکان بیدریغ  
 کہ فرخ نتراد است عالی مہم  
 کہ ہر کو نور زید تسلیم را و تیغ

زریسانی آن مردیے رشید و شین  
 بر آورد نام آن یل پر کرم  
 زودہ بر جگر گاہ او خنجرے  
 بر آمد زین و ملک آفرین!  
 کزین پیش ہم کردہ بد کار زار  
 بینداخت یک کافرے بد سیر  
 بمیدان بہ لاہور شد سرخرو  
 رسید بہ تیغش دو پر کار تاخت  
 چو دیدند در عرصہ کار زار  
 بدنبال ایشان پر از خشم و کین  
 کہ ہر یک یدہ ہمچو اسفت یار  
 بروئی خودش راند از خشم و کین  
 ازاں پس زیر سورد او تختند  
 چو پر کار برگرد نقطہ دوان  
 چو دید آ پنجان دست برد سکان  
 نہ شیر غزین بدولی شیر دین  
 ہمیزد تو فنگ او برے سکان  
 یکے پر مہیکر دو دیگر خلاص  
 بسے گہر در خاک و خون او فگند  
 تو فنگی بزادوی آن بت پرست  
 بان زخم لخت او میکہ جنگ  
 بہ شمشیر گر جنگ بد بید رنگ  
 ہمیر اندی آصف زمانہ بہ تیغ  
 ہو زوشہ دارد سلم ہم قتلیم  
 بردگر ہمیرد مگر اسے دریغ



دکسل از دکیسل آمده آن کریم  
 به گنججا به گر کر سیم بشمیری!  
 چه در آشکارا چه اندر نهان  
 ہماں کردخان کان سخنندان گفت  
 چو نامش کہ باشد محدودیات  
 بیفتد پا اندران حرب گاہ  
 ہمی زد بر آن کافران بت پرست  
 بفرسنگ رآش رسیدی صدا  
 پیایے میزد بمیدان جنگ  
 بر آورد میزد ہمی بر زمین  
 بیازدی آن سید نامدار  
 بردن رفت کورا خدا بود دست

خوانین احمد زہ راہ قدیم  
 چنان چونکہ از ماست کاری گری  
 بہرنیک و بد مصلحت بین خان  
 بہ نیک و بد از راز نامی نہنت  
 دلام او بود زندہ در کائنات  
 ہماں سید غازی نور شاہ  
 چو افعی سیامش توفنگے بدست  
 توفنگے کہ تیرش ہمیشہ خطا  
 بہ میراث او را رسید آن توفنگ  
 بسی کافرے کینہ و در راز زین!  
 سکے زد توفنگے در آن گیر و دار  
 نیازد عظمش ہم از گوشت پوست

## در بیان غازیان دین از علماء و قضات کوید

جوان و جوان مرد و سرخ بنام  
 مبارک نهاد و حجتہ سیر  
 خدا ترس حق گوئی پر ہنر گاہ!  
 بود نام او دین حق را نظام  
 ہمیداشت در دست آن دینداز  
 ز پیشش جہتند آن بدرگان  
 توفنگش از ہر دور دست  
 کنون شہر شد بغازی دین  
 کہ ماندہ ز رفتار اسپ آن زمان  
 بماندند یارانش اندر شکفت

سرا بسن قاضیان کریم  
 نکو روی خوش خوی عالی گہر  
 پدر بر پدر عالم ہوشیار  
 سخنندان دانائی عالی مقام  
 توفنگے سیاہ مار کفار سوز  
 پیایے ہمیرد بروئے سگان  
 دریں فن سے چابک ماہرست  
 اگر پیشتر بود قاضے دین!  
 بر اسپش توفنگے رسید از سگان  
 پیادہ شد د تیغ را بر گرفت



بیدان روان شد بسی تیز و تند  
 که ایس پر دلی و شجاعت و را  
 دگر نمره شجره باغ دین  
 سخنگو سخندان شیریں قلم  
 جوانے خسرو مند بر خاسته  
 چو بتی ز اشعار کوری قسم  
 چو آدمی گرفتگی قلم را بدست  
 دران جنگ میگذشت جولان کنان  
 تو فنگی رسید از سکان پلید  
 به شمس جالبش نه دستری شمر  
 همه تمبرانی شریف النسب  
 چه گویم که در جنگ چون بوده اند  
 شجاعت بفرم دستخاوت به خیم  
 که دارند ورثه ز عسکرم رسول  
 نتوانم شمردن از ایشان بنام  
 نه خواهند کردن ز غیرت پسند  
 ندیدی که در پیش حنا کلان  
 با جمال کردم کفایت ازین  
 ز نستج محمد محمد شهبی  
 در آن تاخت کرد او بشیر جنگ  
 چنان تیغ زدش جهانی بید  
 یکی تیغ زد بر سر دگر دش  
 ز بار دنیاں میر عبد الرحیم  
 بسی نرم گفتار و شیریں زبان  
 در آدم همی بود در پیش خان

گرفتند در دامنش داشتند  
 یارث انداز آصنہ بر خمیسا  
 عنایت شنه آن سید با یقین  
 مگو نام خوشش نام فرخ شیم  
 بفضل و هنر بود پیراسته  
 برقص آمدے لوح زبان ہم قلم  
 ز غیرت عطار دستلم را شکست  
 بروٹے ہمہ پیش از ہم گنسان  
 به پہلوٹے آن شیر کشته شہید <sup>شہید</sup>  
 کہ کردی از ان مطلع از هنر  
 کہ بودند ہمراہ خاں روز و شب  
 کہ از حد گفتن بروں بوده اند  
 با ایشان بود ختم و در بزم و رزم  
 عطا و کرم در فروع و اصول  
 کہ آید پس و پیش اندر کلام  
 نکردم از ان شرح ای ہوشمند  
 نمودند تیر بان سر و مال و جان  
 کہ بر ہر یکے بار سد آفریں  
 بگویم از و داری از آگہی!  
 بان زشت کیشان بے نام و ننگ  
 در انداختہ او سکے بد پلید  
 کہ دور افتادہ سرش از تنش  
 کہ سر کرده بود مرے کریم  
 بیدان مردان چو شیر تریان  
 تو فنگی بدستش چو مار دمان



بسان سبک ز پیشش سبک میدید  
 تو فنگی زده بر جوان نیک خو  
 بقتاد دزد خاک و خون شد ملاک  
 که باد ابرو صد هزار آفرین!  
 پس داشت تو خیز و نیکو سیر  
 بر روی فزون بد ز شش زبان!  
 در انداختش اندران گیرد دار  
 که بر دد لے بت پرستی دگر  
 جدا کرد سر زان تن نازنین!!  
 نکور دے خوشخوی خوشنام بود  
 بر دانگی شه علی داشت نام  
 دوید از پس یک سکی بت پرست  
 بر آن شیر کرد چون تانت و تک  
 بخاک اندر آمدیل پر شرف  
 که شیری شد از دست سکهها زبون  
 بطالع رسید و بخت رسید  
 ہمیں بود از هر دو سو کرد فر  
 بمیدان ہیجا فشردند پا!  
 بجنبه از جانی چون کوه قاف  
 گریزان تازان زمیdan کین  
 گریزان شدند آن همه بدرگان  
 که بخت جوان باد دولت قرین  
 همه پشت دادند از تاخت ونگ  
 که از سبک نما دست هم سچکس  
 که امی خان غازی بطالع سعید  
 مرد او رای خیر اندیش ما

بھی زد بروئے سگان پلید  
 سبک بت پرست سید زشت رو  
 جگر گاه آن شیر دل گشت چاک  
 بخت رسیداں یل پاک دین!  
 ز دنیا ریاں میر حناں نامور  
 ملن خان بنام آن سپر سلوان  
 در او بخت با یک سبک نابکار  
 سرش را ہی خواست آن نامور  
 رسید دگر فتشش زدش بر زمین  
 جوانے جوان مرد کلفام بود  
 ز خدمت گزاران حناں کرام  
 پیاده شد از اسپ و تنغش بدست  
 چون زد یک شد بر سبک او چند کس  
 در او بختش چو از هر طرف  
 عجب بازی آورد دگر دون دون  
 در آن روز او نیز کشته شهید  
 ز پیشین گمان تا تماز دگر  
 سگان چون بزیدند کان شیر ما  
 بمیدان فشردند پا در مصاف  
 ز شیراں شدند آن سگان بعین  
 بمیدان نمانده کسی زان سگان  
 یگفتند کای خان با داد و دین  
 بمیدان ہیجا نما دست سبک  
 یاتا از نیجا بگریم و پس  
 ز شایبهاں نیز مردم رسید  
 بیایس بفوج نمودت پیش ما



چو خان یافت آگه ز پیغام شاه  
 بمان فوج او نیز از غازیان  
 دگر بار آن خوک خواران پلید  
 چنین بود کال فوج آمد دواں  
 ز یک سوشه و خان ز سوئے دگر  
 دگر بار بر گرو اسلامیان!  
 دگر ره فرود آمد از اسپ خان  
 ازاں پیش کادل همی کرد جنگ  
 بصد ره فزون کرد این بار خان  
 همه غازیان بوج از یقین  
 وکیل خسرد پرواز پیش خان  
 همش بود در دست تیغ و تفنگ  
 درآمد هم از کامران پلید  
 چو حق حافظش بر سوش معین  
 هم از گوشت پوستش بر و رفت تیر  
 بفرموده خان کلانش که ماں!  
 بایمان محصل مفصل دگر  
 بگفتا که ای خان عادل زمان  
 شناگفت خان مرندارا بدم  
 هم از مسئله خاص خان زمان  
 ملک شاه بوهر که هر دو جوان  
 چوان میرا حسمد گمرانی که او  
 محمد گمرانی خجسته سیر  
 محمد شهبی میر داد نبرد  
 علم خان کورد دگر بار سنگ  
 چو یعقوب خان بمجو شیر تریان  
 بر آمد بر اسپ رواں شد براه  
 رواں شد پس خان عادل زمان  
 بان لشکر غازیان در رسید  
 در آمد ببا بین شاه و بخان!  
 شده در میان آن سبک بد گھر  
 بگشتند در دور آن غازیان!  
 بدستش تو فنگی چو افی دمان  
 بان خوک خواران سکان غدنک  
 غزادره حق باں حریبان  
 فدا کرده جان بر سر خان دین  
 نمی گشت دور از دنیا یک زمان  
 به سکهائی بیدیں همی کرد جنگ  
 که تیری تو فنگش بسینه رسید  
 نیامد ضرر بر تن آن پاک دین  
 که بوده خدا در سوشش ظہیر  
 تو ایمان خود تازه کن اسے جوان  
 زبان گرد گویا یل خوش سیر  
 نیامد ازیں تیر زخمی گمران!  
 که نامد ضرر بر تو ای محترم  
 که بودند گردان گردن کشان!  
 ز بگل زده نام دارو نشان  
 ز نام آوران جہاں برده گو!  
 چو افغان لہڑے قلاتی دگر  
 به دشا د بشمر تو ای نیک مرد  
 چو ماہ دمان بود در وقت جنگ  
 که سر کرده است او ز روینیان



دگر نور دین آں یل حق پرست!  
ہماں خان جلال ست بصدق صفا!  
کہ بشردم از ہر لہ گوٹے بدان  
الہی بدہ ست ازیاں را جزا  
سزاوارشان مدحتی ساختم  
کہ ز خسی شد ستند روز غمرا

ز نور محمد کہ نیجاری ست  
شادی خان کہ شادیش باشد غزا  
ہمہ یک بیک نام با نام شان  
ہمہ گشتہ زخمی بر اسے صفا  
چو از غم خاص پمدا ختم  
کنوں بشرم تو پچی خاص را

## در بیان دلجو چنان خام کہ توفنگی جان نمانی نمودہ گوید

کز دیدہ دشمنان گشت کور  
دگر جان محمد خجستہ نہاد  
کہ یعقوب خان ست یل نوجوان  
در سخاں بڑی پچی و عبد الرحیم  
ز دوستم بمرودی بیسردہ کز و  
کہ از جنگ او شیر ہم شد نجل  
جلابی کہ او یا شجاعت بود  
اللہ بخش و مہربان یل شیر کھن  
رحیم بہادر خجستہ تیار  
غلام شہ دروستم شیر زاد  
زیاسین زہ سید کامگار!  
گرفتہ بدست و ہمی کرد جنگ  
کہ سبک شد گریزاں بصدہ تا جنگ  
بجویم ہم از چوب داران ترا  
کہ جان را بخدمت پیورده اند  
کہ مصری سرت بن لشکر نامدار

مبارک یل شیر دل شیر زور  
الہداد آن یوسف و پیر داد  
ہماں صالح و تاج محمود خان  
ملک شاہ محمد سنی آن کریم  
ہماں مصری نود باشی کہ او  
دگر بارک با پڑے شیر دل  
عنایت کہ لائق عنایت بود  
چو مہران و صالح و بشام و امین  
حسینی صدیق و سلیمان شمار  
چو شاہ محمد دگر شہ مراد  
ہماں یونس کاسی نامدار  
ہمہ این بلان توفنگی توفنگ  
چنان تیر باران نمودہ بہ سبک  
شنیدی چوزان تو پچی ہاشنا  
کہ انہا دو خدمت ہمی کردہ اند  
نختیں آں شہر دشمن شکار



عنایت بود نیز عبد الوهاب  
 بانیخان سلیمان و محمود خان  
 چون جنگی و صالح محمد شکر  
 بود صادق مصری و شکری  
 بود دوست و صالح محمد دگر  
 که خدمت نمودند زان هر یکی  
 محصل همه غازیان بوده اند!  
 دگر در غزایم بروی همه  
 از نشان کس بر شهادت رسید  
 بوقتی که برگشتم از جنگ گاه  
 که بودند زحسی بزخم گراں  
 بشمشیر بم بود چینی ازان  
 چو از چو بداران گرفتیم شمار

چو نور محمد علی کامیاب  
 ظریف و مبارک تو اسحاق دان  
 بود جمعه و نور محمد و گمر  
 بهار و الله بخش را بشمیری  
 نیکی از دگر تیغ زد بیشتر  
 فزوں از دگر بوده مست بیشکی  
 بروز شب بیخ ناسوده اند!  
 برار استند از غذا و مدد  
 یان ده دگر هم جبراحت رسید  
 بان چو بداران نمودم نگاه  
 ز تیرے تو فنگ و ز تیر کمان  
 که محسوس گشته بسی ناتوان  
 پر داختم زان همه گیر و دار

## در بیان حرم المغفور میرزا محمد باقر پیشین دان ذکر او گوید

بگویم ز مرزا روشن گهر  
 ازیں رمزیم بیخ معلوم تو  
 که چون وصف کس چه خاص چه عام  
 پس از هر همه ذکر مرزا خان  
 که هر وقت همراه خان بود او  
 ہمیں بود لائق که بعد از وکیل  
 بدی ذکر آن میرزا نیک خو  
 سخن اینکو آن بخش دنیکنام  
 اگر بود در سر سخن راز دان  
 ولے بیخ در سر غوری نداشت  
 در اندم که من می نوشتم کتاب

ز دین محمد خجسته سیر  
 شد ای یل پر حشر نیکخو  
 ازان عمده حناص کرم تمام  
 در آخر چه آمد اندر بیان  
 چه بزم و چه رزم آن یل نیکخو  
 دیکلے که باشد عدیش عدیل  
 چپ اسپ نناد از همه ذکر او  
 تو وضع نمودی بهر خاص عام  
 مقرب معزز ز حنان زمان  
 در افتادگی او قصورے نداشت  
 ز مدح و ثنا شے شے کامیاب



کسانے کہ درخنگ حاضر بند  
 بن گفت کز من مکن هیچ یاد  
 کہ مسکین بے چارہ دے کسم  
 بحقتم کہ اے یار سرخ سرشت  
 چنان دست بردارم از دست تو  
 بگفتا کریں بر نداری چو دست  
 بجن نام من درخ بر این سخن  
 ازیں روپس افتاد ذکرش بسنی  
 در آن روز در پیش خان زمان  
 در آن دو ہی زد تو فنگ آن نزد  
 برادر بنام آن غلام حسین  
 دگر حاجی حیدر نیک خو  
 کہ درخنگ لاہور پیالہ نیز  
 دین و خیم ہر سہ آن نیک فن  
 بمیدان بیجا ہی تاختند  
 جوان مرد میرزا تو فنگش بدست  
 کہ ناگہ تو فنگے بر اسپش بخورد  
 پیادہ شد و آمدہ پیش خان  
 تو فنگے دگر از سکان پدید  
 بمیدان درافتاد آن اسپ ہم  
 شد استادہ بر روی خان زمان  
 چو روی سکان شام گشتہ سیاہ  
 سپاہ سکان زان مکان پشت داد  
 سکان چون زمینان بر دل آمدند  
 بدانم کہ ہستی تو خانے بلوچ  
 شب آمد شبے خون رہا کرد نیست

تہور نمودند غازی شدند  
 مگو یسح و صغم تو کم باز یاد  
 کہ کس چیز جدا نیست یاری رسم  
 ز وصف تو البتہ خواہم نوشت  
 کہ سرخ رخی غازی نامجو  
 در آخر ہمہ عملہ ای حق پرست  
 قسم داد کردم قسم نیز من  
 زہر کہ مدد نیک و بد ہر کس  
 بصدق و صفا بود ہر سوداں  
 ز سکہا بمیدان بر آورد گرد  
 بخود داشت ہمراہ بازیب وزین  
 بایشان بیک جا بدہ رزم جو  
 شدہ سرخندہ آن یل پر تمیز  
 بیک جا بیک ہر سہ شمشیر زن  
 نبردی عجب با سکان ساختند  
 ہمی زد پیالے بر آن بت پرست  
 بمیدان بیفتادہ اسپش ببرد  
 ہمی زد تو فنگ و برے سکان  
 در آن تاخت بر اسپ حاجی رسید  
 پیادہ شد آن حاجی خوش شیم  
 چنین تافر و شد خود از آسمان  
 بر آورد شب از کیس گاہ سیاہ  
 بزفتند تا زان ہمہ ہم چو باد  
 بگفتند کامی سروری بخت مند  
 کہ سید سکندر شدستی بلوچ  
 بمیعاد مشردا وفا کرد نیست



چون سردا شود کار سردا کنیم  
ازان زمینان بدادند پشت  
بارامگاه آده عشا زیان!

بمیدان در آسن بآسن ز نیم  
نبردند جز بادی آخر بمشت  
بخون سرخ همه مردم غازیان

## در بیان تعریف دگردن بختیار خان همراه کفار کوید

چو دصف نبرد بلوچیان ز من  
بدرکن تو این پنبه و نیسان ز گوش  
چو آن بخت نواب بختیار خان  
ز سفاده پشت است خان ابن خان  
همه شیر زورست فوج پنبه  
شنیدی ز نواب خان بختیار  
چو بگر بخت شکرش روز جنگ  
بگفتندش ای خان شکر بخت  
من استاده ام خان شکر منم  
به جنبید از جاے چون کوه قاف  
گرفتند چون حلقه اش در میان  
بهر سو که روی نمود آن نبرد  
چو از دور تیری تو فنگش زدند  
ازان خان ردستم زماں این خلف  
که موروثه میدارد از ابتدار  
در آن ابتدا ہم که خان زمان  
بخان بود سمران و یکجا بهم  
طلب کرده خان را سولی دست داشت  
در آنوقت آن پاک دل نامدار  
انفوج مدحان بدست بسیار

شنیدی بگوش ای نیک فن  
بوصف پنبه داستان نیش  
که بختش قوی بادشده مهربان  
بود این سخن مشتهد در جهان  
که میدانش سر شریف و دنی  
یشاهاں چو جنگید آن نامدار  
بمیدان شد استاده از نام جنگ  
گفتا چه شد شکر مگر بخت  
نه شمشیر بر روز شکر ز منم  
چو شیران ترسید بیح از مصاف  
چو پرکار برگرد نقطه روان  
بخاک اندر انداخت بسیار مرد  
بخاک هلاک آمد آن بخت مند  
بمانده که باشد عدویش تلف  
شجاع دشمنان آصف بر خیا  
بست چپ استاده بد بر مکان  
ولی چون که شاه معنی ہم  
بجائی روان شد بزوی او خواست  
معنی گهر خان دین بختیار  
بروئی سکان بود در کارزار



گریزان شدند آن لعینان ز خان  
 تنگ و تازہ کردند آن گیر و دار  
 سکاں را ہی راند بر دے خویش  
 کہ فوج پہی زان سبک بد سیر  
 ز مردانگی ہم ز قس زانگی  
 کہ بودند چون انجسم آسمان  
 بد فتر نوشتند آن را عدد  
 کہ یارش خدا باد حق دستگیر  
 شمردند سر یکصد بیست و چهار  
 ز شیران دین صاحب نام و تنگ  
 کہ بیرون بود از حساب و کتاب  
 ز سکاں بنا رہنم برات  
 نگندند آخر بنا رہنم  
 شد آگہ شہنشاہ گردون گراے  
 بہ ننج و ظفر نصرت و عزو شان  
 قرار دل برادل یسار و یمین!  
 نہادہ بفر خندگی مائی پیشش  
 چو ماہ فلک بر سپر برین!  
 ہی گفت کا نذر غزا سخت کوش  
 بمیدان بتا زید کان بدرگان  
 بہ تیر شما سینہ سازد سپر  
 بر آید از روزگارش دمار!  
 ہمہ روز تا شام بل تا عشار  
 بجز پشته کوه برزد و طناب  
 در آید ہم اندر سراپردہ خویش  
 ہی بود آن شاہ روی زمین!

چو خان جلوہ کردہ برے سکان  
 برے خود آن خان دین بختیار  
 خوانین افغان بر روی خویش  
 شنیدستم از مردمی معتبر  
 بریدندہ سرز مردانگی!  
 دران روز افواج شاہچہمان  
 بریدند سرانہ سکاں پچصد  
 چو از لشکر خان عادل نصیر  
 گرفتند از سر بریدن شمار!  
 سکاں کہ خوردند تیر و تو فنگ  
 خداوند آن را شمار و حساب  
 کسان را کہ نوشتت تیغ و عنزاة  
 ہمیں بود کال را بریدند سر  
 چو از غازیان کس آمد بجائے  
 کہ از عرصہ جنگ اسلامیان  
 بجائی خود آمد ہمہ فوج دین!  
 چو خورشید بر کس شبتان خویش  
 دگر نے ہمہ روز آن شاہ دین  
 بگرد سپہ می بگشت آن سروش  
 شوید و شتابان بجنگ سکاں  
 شود چہرہ می تازد آن خیرہ سر  
 چو نزدیک شد آن سبک نا بکار  
 چنیں دل ہمیداد غزات را  
 چوں زریں سراپردہ آفتاب  
 شہنشاہ جم جاہ فرخندہ کیش  
 ہمیشہ در اندیشہ جنگ دین



بیاساتی آن باده پیمائے زود  
کشم چون من آن باده نغز را  
کنز اندیشه در مغز افتاده دود  
کند ساکن اندر سرم مغز را

## سایه مدنی کی سکان در جنگ دین و دنیایان گوید

سکان را بگو سک که هستند شیر  
کجا سک بود آن جوان نبرد  
اگر کسب جنگ بود آرزو  
که جنگ نشان میدند آبخنا  
فن جنگ گر خواهی آموختن  
که در پیش دشمن شدن مردوار  
بود سنگ افکاش آردایش  
چو شیرند الحق بهنگام رزم  
چو در دست گیرند شمشیر مند  
برویش نه استند بر خاشاکس  
چو دزیره بازی بر آرد دست  
سر نیزه بر آسمان می برند  
در آرد زه چون به پای کمان  
زه آن کمان چون بگوشش رسد  
تبر زین شان گور رسد بے زره  
تن بر یک همچو یک پاره کوه  
اگر گور می کشت بهرام گور  
چو گرام گور است در پیش شان  
گذشته ازین اسلحه گرتو فنگ  
بمیدان در آید جوان کنان  
بے سینه بار نمایند چاک

بمیدان مردان چو شیران دلیر  
که چو شیر شترزه زند در نبرد  
بیاؤ بمیدان ایشان برود  
که گویند احسن ترا همگنان  
از ایشان بیاموز ای تیغ زن  
سلامت بدر رفتن از کار زار  
زانصاف نبود که سک خواهیش  
ز خاتم فرزند بهنگام بنیم  
بتازند از بند تا ملک بسند  
که بر چند زور آزماست و بس  
در آرد در فوج دشمن شکست  
اگر کوه قافست زیم بر درند  
خندگ عدوش نهند اندران  
به میل ره از خصم لرزد جسد!  
ز ره برتن خصم گمرد دگره  
ز سچاه مردشس فرودن تر شکوه  
بشیران در افکنند غوغا و شور  
نند نیز بهرام سر پیش شان!  
بگیرند در دست بهنگام جنگ  
چو شیران نگران نعره زنان  
لسان خون بریزند در خون دفاک



کہ سنگام باز یک طفلان تلنگ  
 ز حکمت سگان ز تقمان حکیم  
 نداند تو فنگیست گر چه بسے  
 بد و میزند صد تو فنگ آن دژم  
 پیرس از دلیران شمشیر زن!  
 نمایند هر جنگ شان آفرین  
 جوانان جراد چابک سوار  
 مبارز شد ستند در کار زار  
 توان را هر میست مدال ای جوان  
 خدر کن خدر کن دوباره از ان  
 که چیره شود خصم و ز خصم و کین  
 جدا ماند از کوبک و یادش  
 اگر آب باشد در آتش زنند  
 گرفتند از مکر را سے گریز  
 گرفتند چون حلقه اش در میان  
 فرود آمد از اسپ تیر و تو فنگ  
 بدون آمده آن تهنستن میان  
 خود ایشان بجنگ و یکی فوج شان  
 بشهر اندر نش غارت انداختند  
 دلم ندید آنچه آن سگان کرده اند  
 ز دوران آدم نخست نهاد  
 به ملتان کسی از خلایق نساخت  
 ز ما هر یکی هم رضا شد در ان  
 که بردند از جنگ جویان گرو  
 گریزند را ہم نگیرند راه

ز ندای پنخناں باز گشت تو فنگ  
 تو گوئی کہ هست ای تو فنگ از قدیم  
 از ایشان زیادہ درس فن کسی  
 یمین و یسار و پس د پیش دم  
 اگر باورت نیست برگفت من!  
 چو خواهند گفتن زیادہ ازس  
 گواه ای سخن اینکه باسی ہزار  
 مقابل شد ستند یا صد ہزار  
 ہر میت گرافتند در افواج شان  
 کہ آن خدوہ هست از جنگ شان  
 کہ ای خدوہ شان بود ای چنین  
 تبار و پس ایشان از لشکرش  
 از اس پس بگر دند و پس کنند  
 تدیدی کہ از پیش خاں در ستیز  
 دگر بارہ گردند بر دور خان  
 جهان پہلوان صاحب نام تنگ  
 ہزد تا بمر دانگی زان میان  
 خود انصاف در ای جوان پہلوان  
 دو دید ملتہان را تاختند  
 لسان مال و سرکان سگان پڑہ اند  
 دگر تے ندارد کسے ہم بیاد  
 الی یوننا کا پنجیس تاخت باخت  
 دلی چوں رضائے خدا بد در ان  
 جز از جنگ شان نکتہ دیگر شنو  
 کہ کشند ما مرد را ہیچ گاہ!



نگرند گر حسره هست و رکنیز  
 نه دزدی بود کار آن بدرگان  
 بگو بر یا یرو گوشه گیر  
 بمعنی که ای پیر زال زنان  
 نه پیداست سارق در آن بدرگان  
 دگر فعل شان جملگی ناکوست  
 بگویم به پیش تو ای نامور!  
 که در چک بده آن لعین پلید  
 زیرت پرست آن لعین بذرست  
 بهندوئے بند و سہمی گفت ہم  
 جدا گانه رای سنت زان رشت وین  
 بهند و نشان داده آن رشت کار  
 بسم نمود آن لعین غوی  
 زن مودر کنیدی پاک و صاف  
 کہ پیش سکاں می شندی بیدخوان  
 کہ لعنت بر آن مرشد و بر مرید  
 ہمہ ہند و مسلمش می شنفت  
 بازند ہم گور اندر زمین  
 در آیم بخش کنند از تمیز  
 در آتش بدو ہم بگور در است  
 یقین را فرزودہ ز پیر جوش  
 پس از وی خلف ماند گو بند سنگ  
 زہی گم رہی با مردان نمود  
 ہماں صوم رمضان حج و زکوٰۃ  
 ہم اینجا رہ رہ کس غنی تر شود

ز دوزیورے زن بتاراج نیز  
 ز نامہم نباشد میان سکان  
 کہ زن گر جوان ست در ست پیر  
 بود لفظ بڑیا بہندی زبان!  
 نہ دزدی ست ہرگز میان سکان  
 کہ زانی و سارق ندارند دوست  
 گر از ندیب شان نداری خبر  
 کہ ہستند سبک ناگر و رامرید  
 در انام ناک بدان بت پرست  
 بسم ہمگفت من مسلم  
 ازیں ہندو آن ہم نگویم پنیں  
 بسی راہ رسم کفار مجاہ  
 یسے رسم از بدعت گم رہی  
 کہ موٹی سرو موٹی لب ز زبان  
 ہمی خواند مصحف بر اسلامیان  
 مرید و نیدانیں سکان پلید  
 کہ مرد آن لعین فسوگر گفت  
 کہ از بہر من کورہ آتشیں  
 کہ من ہم در آن کورہ دگور نیز  
 چنیں بود چون مرد گفت از سخت  
 ازیں شعبدہ برس از پیر جوش  
 چو مرد آن تہہ کار بے نام و تنگ  
 سوم ضلالت ز ناک فرود  
 بسم ہمگفتا کہ ترک سلوۃ  
 ہر کجوں کند ہم بخت رود



کہ لعنت بر او بر سریدانش سہت  
 حلالیت شود گر شوی بچہ یاز  
 نشان داداد بامسردیدان خود  
 جداگانہ را سہت زان بدرگان!  
 زن سبک ز سبک منتر و فرین سہت  
 ہم از پیش و ہم از پیش منبروند  
 ز جوک سہت خوراک نشان افسکار  
 ہم از ملک شان بشنوی نامو  
 یادند ہر شیخ و ہر شایب را

بہند و بگفت کہ بتا می پست  
 ہم از خم و جوک ہا خورا کے یسانہ  
 چہیں چند دیگر رہ رسم بد  
 ازیں ہندوان نیستند آن کان  
 طلاق سبکاں ہم بدست و نیست  
 سکاں بازمان چون مجامع شونہ!  
 چو جوک اندر سرکار شان خوراک  
 چو از ندیب شان تو گشتی تہر  
 کہ تقسیم کردند پنجاب را

## در بیان حدود اہلایت کھما گوید

شد آن سبک سبہ در آنجا امیر  
 بود جاگیر بر سنگ سنگ  
 بزول سہت ز چی سنگ بازنت حال  
 دوا بہ بود ہم از ان بدسگال  
 کہ آن سرد و جبہ ہم گشتہ یار  
 از پنجاب بہ یک جا سہت طیل و علم  
 از آنجا ہمہ حاصلش ہرند  
 رسید سہت آن نڈی سید آن!  
 شدند آن دو سبک اندر آنجا امیر  
 و سارہ بہ صوبہا بود یار نگار  
 کہ چون صبح روشن بود نام شان  
 از آن سرد و سبک بدسیر بدباب  
 خود آن شہر باشد تبدیر او

ز جہند سہت چنوت چون جاگیر  
 کہ چہما چپ است ہاں ملک جنگ  
 کرم بخش جاگیر او دیر پال  
 کلا نور باشد ز جبہ سگال!  
 بود بشنخند ز رجبہ نجار  
 خود ایں ہمہ ملک طیبہ ہم  
 گہر سنگ دلہنا و سبکی خورند  
 او گر سنگ و سائل بجاکر شان  
 بہ چہا سہت ہم از دجا تہگیر  
 و صوبہ سہت شہری بدریا کنار  
 کہ ادینہ ننگار بود نامے آن  
 بود ایں آباد تاروی آب  
 ز چہر تو سہت روناس جاگیر او



چونا تھہ بدیبال پور جاٹے یافت  
 یہ اوشہ برادر چہ جائی گیسر  
 دگر ہم یسے زان سیکان نامور  
 ز سرسند لامور ملتان زمین  
 نمودند تقسیم اس ملک را  
 پر اسلامیان واجب لازمست  
 ہم ہم گروہہ بران سیک زبند  
 الہی بدہ شاہ مارا ظفر  
 کہ بنیادشان برکنند از زمین

## در بیان جنگ سکھا بر زردیوں گم گم ختن او نشان گوید

دگر روز چوں خسروی آفتاب  
 شہ شیر دل شاہ عادل زمان  
 چو فرسنگ رہ طے نموده ز راہ  
 دگر بارہ آں کافران غوی  
 دویدند بر روی اردوئی شاہ  
 دریں روز افواج خود آں لعین  
 کہ بر دست چپ بر د فوج بیمن  
 بچپ شد بیمن و بیمن شد بچپ  
 بجائی قرار دل بس آہنگ را  
 پس آہنگ را اقرار اول نمود  
 بر ایس آب دستور در حرب گاہ  
 دلی لشکرش پیش اندوز پیش  
 یاد در عرصہ کارزار

برآمد بگردون بصدآب قناب  
 بکوچید با کام دل زان مکان!  
 پدید از گشت آن سیک روسیہ  
 بدل سخت سنگ و بیاز و قوی  
 نہ رد بل یار و بیمن سپاہ  
 بر آست نوئی دگر ہم چنین  
 بدست یمن فوج چپ راز یمن  
 شد از گم دشان روز روشن چو شب  
 برد از دغا آن سیک بے جیا  
 قرار پس آہنگ کرد آن نمود  
 دوید آدہ آں سیک روسیہ  
 بسی بد فزون کان سیک زشت گیش  
 نمودند با غازیان کار گزار



ز پیر کار موکب تہی کرد جاٹے  
 ہمی داد دل یا ہمہ غازیان  
 فرود آمد آنجا شہ نیک راہ  
 فرود آمد آنجا تمامی سپاہ  
 ز خان تہمتن زمان بلوچ  
 با ستد بروٹی سب زشت کار  
 با ستند سر یک بدن جائے خویش  
 ہمی گشت گرد سپہ با ظفر  
 مکن پیشتر زین مکان ہم تلاش  
 کہ از سر کسے بیشتر بد بلوچ  
 کہ فوج بلوچیت باز دے من  
 بایں میت و حشمت و باشکوہ  
 ہمی باش بر حکم ما منتظر  
 یتا زید یک بار بر کافران  
 کہ ہاں تاخت آرد تمامی سپاہ  
 خود اد شد گریزان سب ز شرت رستے  
 بمیدان نماں از سکان بچ کس  
 کہ بستند ہرے خدا را میان  
 بدبال شاں گشت آن سب تعین  
 سرا سیمہ گشتند آن سکان !  
 نبروی بمیدان کے ساختند  
 ملک جائیگاہ و فلک بارگاہ  
 سپہ را سر اسر سرفراز کرد  
 مکن ترک تازی تو از جائی خویش  
 کہ پیش آید آن دشمن بد معاش

شہ نامور گرد گزدون گراٹے  
 ہمی گشت بر گرد اسلامیان  
 چورفتند یک پارہ راہ را  
 نصب کرد اعلام زد بارگاہ  
 بفرمود شہ تا چو دیروز فوج  
 بجائی خود آن خان عالی تبار  
 خوائین افغان بدستور پیش  
 شہ دل داوے داد گریبا  
 برس ہمی گفت کا ستادہ باش  
 چہیں تا کہ آمد بخان بلوچ  
 بگفت لے بل نامور تہمتن  
 بجائی خودت باش ساکن چوکوہ  
 منہ پائے پائی از جائی خود بیشتر  
 چو حکم رسد بر سرے کافران  
 زمانے بر آمد بفرمود شاہ  
 جلو ریز شد ہر کسی پیش رستے  
 چو فرسنگ رہ رفت آن بد نفس  
 مراجع شدند آن ہمہ غازیان  
 چو گشتند بس شکر می اہل رین  
 پرانگندہ گشتہ سپاہ سکان  
 ہر سو چو دیوانگان تانتند  
 دگر رہ شہنشاہ عالم پناہ  
 بگرد سپہ گشتن آغناہ کرد  
 بخان گفت کز ہر کسی پیش پیش  
 باہستہ گفتش کہ آہستہ باش



قدم پیشتر در نهند در مصاف  
 چو دیدی که سبک آمده پیش پیش  
 همه غازیان را چنین گفتند ام  
 که چون جلو برداری ای خان دین  
 نه پیش از تو تا ز ندنی از تو پس  
 همه همگرو همه به یک اتفاق!  
 شه شیر شیر دل شاه گردون مکان  
 بهر سان بر سر و رو بر امیر  
 همیگفت چون خان بر کافران  
 نباید که مانید زو باز پس!  
 چو خان زمان این سخن را شنید  
 بجائی که برگشته بود ایستاد  
 در آن روز هم از سکان غزنک  
 چو خورشید شد ز رو نیگام غروب  
 ز آئینش این زخم لا جور و  
 سکان نیز به عادت خورشستن  
 شه و شکر شاه با عز و ناز  
 پیاسائی آن بادو دل نواز  
 بکام دل از دهر دار و طرب

تو بر جائی خود پاش چون کوه قاف  
 بر و بر سرش ای پسندیده کیش  
 به بند نصیحت گهر سفته ام!  
 همه با تو باشند یار و معین!  
 نماند در افواج خود هیچکس  
 بتازید بر شکری پر نفاق!  
 همی گشتت بر گمرو شکر روان  
 همی داد دل آن امیر کبیر  
 بتازد بتازید ای سروران  
 آن خان به یکجا بتازید و بس  
 از آن سر کشیدن صوابی ندید  
 که از دور می گشت آن بد نهاد  
 بسی کشته گشته به تیغ و توننگ  
 بمیدان نمانده کس از اهل حرب  
 کبودی در آمد بمیدان زرد  
 زمیدان بروں رفته با مکر دین  
 رسیدند بر جای که خویش و یار  
 بمن ده که بازیم از ترک و تاز  
 بگیرم بهر ساعت از روز شب

## در بیان جنگ سکهبار و سوم گوید

سوم روز چون آفتاب میر  
 بفریاد شد ناله کر نائے  
 همه نامداران بهر مان شاه  
 بردن زد سر از قعر دریائے قیر  
 شه دین بزین بر شد بردائے  
 بزین بر نشستن گرفتند راه



چو دیروز ظاهر شد آن سگ سیاہ  
 ہاں جام خورد آنچه دیروز خورد  
 چو شیر آید آنا چو رہاہ رفت  
 ہر روز می آید کار زار !  
 نگر وہ فرار و جنگ و درنگ  
 بیدان نمی کرد ہم کارزار  
 گریزاں بھی شد زمینان جنگ  
 کہ می آید و باز می گشت گرم !  
 کہ ایمان از آن مسلمان بود  
 نہ ایمان و احسان شنیدہ بگوش  
 ہی جنگ کردند آن بدرگان  
 ہی آید آن گبر زناہ دار  
 برابر ہی آید آن سبک لعین  
 مقابل شدی آن سبک روسیہ

چو طے شد و فرسخ کہ پیش راہ  
 ہاں جنگ کرد آنچه دیروز کرد  
 بر ہی کہ آید بدایاں رفت  
 بدستور روز اول آن ناپکار  
 ہی کرد و می رفت آن گبر رنگ  
 نمی آید شنگ بیچ از فرار  
 ہی آید از دور می زد تو فنگ  
 نہ در دل جیسا و نہ در دیدہ شرم  
 بے چو جی ہم ترا ایمان بود  
 کجا ایس سکے گبر زناہ پوش  
 سخن مختصر رفت روز ایس سکان  
 چو شاہ جہانگیر سے شد سوار  
 بہمراہ اردوئی آن شاہ دین  
 چو منزل نمودی شد دین پناہ

## درین جنگ ہاں بزم مہتمم کہ جنگ آخری شان بود گوید

بر آید با جلال سلطان مہر  
 بر آید بزرگ مہم جو بدر منیر  
 با ستاد آتشیان نامدار  
 چہ از رکش است و چہ از خاکش  
 نہ سنود اگر و تاجہر و خانہ دار  
 نماید ز دریاختن گذر !  
 بجمہیت آسان و برج گذشت  
 بر آب آید از برای گذر

چو در روز مہتمم بہ تخت سپہر  
 شہ تاجور شاہ اقلیم گیر  
 رواں شد جو آید بدریا کنار  
 بفرمود تا آشتی بارکش  
 ہم از مردم سوتی و کسب کار  
 زن و بچہ و طفل و از گا و خہر  
 چو برس ازیناں ز دریا گذشت  
 از ان پس شہنشاہ شرح تبار



رسیدہ سپاہ سکان لعین!  
 سحرار و مردانہ کارزار  
 کنو و سحر کے مردمیدان سزید  
 ستاند از بہر جنگ انتظار  
 بفرمود تا ہر یکے جائی خویش  
 اگرچہ تو فنگیست ورتیر زن  
 دلی فرصتی بر نیامد یسے  
 ہی تاخت می کرد شور و شغف  
 بہر سو ہی تازد از چشم و کین  
 بر انداخت اسپ اندران دارگیر  
 بفرق خود از نزدلی خاک ریخت  
 در آن دو ہمی گفت او آہ آہ  
 ز ما ہیچ کاری بر نامده  
 چنین خوار گشتیم از اضطراب  
 سر راہ ما گیر و از چشم و کین  
 چہ سان چارہ جنگ باخان کھنیم  
 خوانین افغان امیر و وزیر  
 گریزاں شدہ سبک از آن تاخت نگ  
 بسی گشتہ گشتہ بہ تیغ و توفنگ  
 ہی تاختہ اندران دارگیر  
 زدند در صفوں سبک بد سیر  
 گرفتند راہ نر میت فرا  
 چون غائب شدند از نظر اہل دین  
 ستاند بر ساحل آب روان  
 بسی بار بردار از گادو خسر

بگفتند کای شاہ با داد و دین  
 سپاہ باندازہ سنی ہزار  
 ہماں سی ہزار از سپہ برگزید  
 بدست جنوئی بدریا کنار  
 شہنشاہ دستور آئین پیش  
 بگیرد ز خانان شمشیر زن  
 بجائے خود اسنادہ شد ہر کسے  
 کہ آں سبک بدست خود ہر طرف  
 چو دیدند اسلامیان کان لعین  
 تخت از ہمہ خان عادل نصیر  
 سبک بدرگ از پیش شیران گریخت  
 دواں رفت سبک تا دوزن سنگ راہ  
 کہ از دست ما یسج بر نامده  
 کہ یہودہ بر دیم رنج و غدا  
 بہر جا کہ رو آوردم خان دین  
 چہ ند بہر سازم چہ دربان کنیم  
 در اشنائی ایں تاخت ایں دارگیر  
 عنان ریز کردند بر فوج سبک  
 در آن تاخت از کافران غدا نگ  
 نفس خود آں شاہ آفاق گیر  
 خوانین افغان ہمہ سر بسیر  
 سکان پشت کردند بر شیر ما  
 ہمہ خوگ خوران سکان لعین  
 زمینان بگشتند اسلامیان  
 شتر با بنہ کش دبار و گر



ز عورات و اطفال و مردم تجار  
از آن پس گذشت آن شمه نیکنام  
یوچان غازی همه فوج فوج  
همین بود روز آخر از بدرگان  
کزین غصه در کام شان ز سر بود  
که دو آب شد در جهان مشتم  
به فتح و به نصرت یا قبال و جباه  
رسیده بدریائے راوی سپاه  
شده و لشکر شاه و خیل حشم  
به نهری چناب آمده بادشاه

همه مردم سوئی و کسب کار  
گذشتند از آب و دریا تمام  
گذشت از پس شاه خان بوج  
همین بود آخر مصاف مسکان  
پسین جیله شان همین نهر بود  
همین بود نهری دو آب دیگر  
از آنجا روان شد شمه دین پناه  
پس از چند منزل چو طی کرد راه  
سواره گذشتند زان آب هم  
بصد عز و اقبال پیمود راه!

## درین گذشتن از بامی چناب و غرق شدن بعضی مردمان گوید

زده چیمه چون چشمه آفتاب  
ز بهر عبوری سپه حسیت راه!  
نماید سینه نیست از عقل دور  
شده منشق و شد روان مشت جا  
سپاه آمد آنجا ز نزدیک و دور  
هم از مردمان و هم از داهسها  
که نزدیک شد آمده گرز دور  
کز آن سردشش بود تیز روان  
هم از عشق او هم ز بس زایش  
بگویم اگر بشنوی دارگوشش  
که بر موج او سنگ را می ر بود  
اما شش نداوی در آن موج گاه

چو شنا بنشسته آمد کناری چناب  
شب آنجا بسر برد شاه و سپاه  
کس آمد که از تیغ کوه ار عبور  
که از کوه آن آب حیرت فزرا  
بپایب کردن توان زان عبور  
در آمد در آن آب خلیق خدای  
ز ششش آیش آسان نموده عبور  
دو آب دیگر مانده باقی ازان  
اگر پرسی از تندی و نیزیش  
سخن راست نماید بعقل و بهوشش  
عجب بهر نحو نخواه پر موج بود  
ببودی گراں کوه را همچو گاه



ز مرغ آبی از تندیش داشت تا -  
 در آب را شدی آشنا آب باز  
 یکی از دیگر تیر تر بود و تند  
 تمامی خلالتی ز نزدیک و دور  
 ز کشش شتر با همه کوه تن  
 شتر با همه ناله و پی سرک  
 هم از اسپ هم قاطر میل روز  
 ز گاؤ ز گاؤ میشش نیز از شمار  
 بدریا همه هم گرو همه زدند  
 چنان زور آورد آن نهر آب  
 سواران اسپ و شتر صد هزار  
 هم از اسپ هم قاطر بار بار  
 ز سر گوشه غنڈ آن همه عرق آب  
 از اسپ شتر آچنان بیخ کند  
 هم از مردمان از زکوری و نسا  
 ز مال و زر و سیم درخت و ثیاب  
 همیرفت و هر سو بدریا روان  
 در آمد بدریا یکی رستخیز  
 ز اشتر که می برد آب روان  
 چو سیری جبال آشکارا شود  
 در آن روز نشناخته کس به کس  
 بسا مادران طفل خود را در آب  
 بسا ماه رویان خورشید روی  
 قنادند بسیار در نهر آب  
 نمی خورد غم بچاکس از کس

ز کشتی تو انست رستن بر آب  
 فرو بردی انگنڈش از آب باز  
 که آب شتر را بردی ننگند  
 در آمد چو در آب برے عبور  
 سوزان پر زور کف بردن  
 در آمد بر آن آب در هسمناک  
 در آمد در آن آب پر شرو شور  
 فزوں بود از صد هزاران قطار  
 چو نیمه از آن یا که کم ره زدند  
 که شد مضطرب مردم و هم دوا  
 هم از اشتر بختی بار دار  
 هم از گاؤ هم گاؤ میشان و خد  
 نجون کاسه شد بخت شان چون جاب  
 که می کند وی دیگری میفکنند  
 هم از راجل و راکب و دابها  
 ز خرگاه و خیمه نموده حساب  
 خدایا ز روزی چنین الامان  
 نه رودی رانی نه راهی گریز  
 تو گوئی جبال ست بدریا رواں  
 بعالم قیامت مویدا شود  
 پدرا ز پس بود یزار و بس  
 بیفکنند در موج از اضطراب  
 که خود دیده بود روی شان یا که شوی  
 بگفتند قد جاء یوم الحساب  
 اگر چه که میداشت الفت بسی



من آنروز براسپ بودم سوار  
 شترهای پر بار یا صد هزار  
 زنان بر سر بار را کب یبند  
 در آن دم فضا را زنی زان میان  
 دین تنگ چون پسته بادام چشم  
 بچشم سیاه سرمه ناز داشت  
 ز محراب ابرو کماں ساخته  
 در انبوهی اشتران روان  
 بمیرفت بر اشتری بار بر  
 فدا از سر اشتران تازانین  
 سرش تا کمر بود در زین من  
 بیفکند در پشت من هر دو دست  
 ازاں زور بازو زریں کج شدم  
 همی خواستم کافتم از زین در آب  
 نه جائی که آید به یاری گری  
 نه راهی که اسپم رود بر کتار  
 نه آن دور می شد زن از زین من  
 که برقع ز رویش فرود آمده  
 بر انداخته پرده از آفتاب  
 چون خورشید رویش بر افروخت  
 دلی اندران ساعتی هولناک  
 همی خواستم افکنم از خودش  
 و لیکن نمی گشت او یاسج دور  
 در آخر رسید زن بر او ارت  
 گر آن روز یاد آید آن رسم

همی رستم اندر میان قطار  
 برابر بدریا بده صد قطار  
 فداوند ز شتر در آن آب تند  
 که قد بلندش چو سرو روان  
 که افکنده صد خسته در دام چشم  
 بلب سرخی از خون جانبازد داشت  
 مژه نیم کشش تیر انداخته  
 که ره بسته بودند کمران تا کمران  
 که اشتر در آب آب آمد بر  
 ز بے اختیاری به پیشم برین  
 بدریا معلق دو پا داشت زن  
 تو گو که از زور پشتم شکست  
 در آن حال اسپم بهم خورد رم!  
 که خود را نگهداشتم ز اضطراب  
 کس از وارث آن زن چون پری  
 ازاں اشتران هزاراں هزار  
 شدم مضطرب بخود از دست زن  
 ز عکس رخس آب روشن شده  
 نمانده ز چشمش مرا یاسج تاب  
 دل و جان ز نور رخس تسوخته  
 مرا خود همی بود بسم هلاک  
 بفرسنگ ره همچو چشم بدش  
 اگر چند بودم ازاں زن نفور  
 زن از من من از زن بدیدم نجات  
 چو قیامت بلرز دتنم



گر آن زن بھی کرد عنبر رقم در آب  
 چه دانسته خان تاکه کشته مرا  
 شه و خان خوشدل یفوج و سپاہ  
 چنان کشته گشتند مردم در آب  
 کہ در جنگ سکمان شد این قدر  
 نہ از من کہ از ہر صغیر و کبیر  
 برس این سخن تاکه گویند زبان  
 سخن مختصر حوں بدیں روئے آب  
 بیامدین روی جہدہ سپاہ  
 از انجا کجوتیجہ شاہجہان  
 روان کرد شاہ پسندیدہ پیش  
 کہ آرد سفائن تترامم یسے  
 بدریائی جہلم شود جسر سخت  
 کہ مردم باسانی دیا تترار  
 چو خان جہان شد رواں پیشتر  
 باہستگی شاہ گردوں وقار  
 دو فرسخ سہ فرسخ ہم نیت راہ  
 بخان زمان اندر اثنائے آن!  
 ہمہ سعی نیک تو مشہور شد  
 غزائے نمودی اجبری عنزرا  
 چنان خدمتے کردہ پیش ما  
 کنوں اختیارت بدست خودت  
 مخص کنیمت یکام مراد  
 بھی بود خاموش خان پر خرد  
 بخاطر بھی داشت خان زمان

چنان شد خبر خان عالیجناب  
 کز و نحو استے خون یا خون بہا  
 بھی غرق شد مردم اندر میاہ  
 نہ مردم کہ اشتر سم اسب و دواب  
 تو تصدیق دان این نجرای پسر  
 ز برناؤ پیرو امیسر و وزیر  
 بگویند دانم زیادہ از ان  
 بیامد شہ و خان عالیجناب  
 باگشت ربات منصور شاہ  
 بفتح و ظفر پیشتر شد کہ خان  
 جہاں خان سردار را پیش پیش  
 کہ تاجہ ربتہ شود پیش کے  
 کہ تا بگذر مال و اموال و خست  
 نمایند از آب دریا گزار  
 رواں گشت شاہ جہاں دادگر  
 رواں شد بدریائے جہلم کنار  
 کہ آسودہ گرد دمتامی سپاہ  
 بگفتا کہ اے نامور ہسلوان  
 بعالم غدائی تو مذکور شد!  
 زایزد بہ بینی بیروزی جنرا  
 کہ مادانم و دانہ انرا خبرا  
 اجازت اگر خواہی ای حق پرست  
 جنرائی جہادت خدای داد  
 دم از مالان و رفتن خود نرود  
 کہ جوڑن روم بجاد مکان!



ہم مصلحت یا نہ میان خویش  
 دعا کرد بر شاہ عالم پناہ  
 طلب کرد سرگردا را تمام  
 یگفتا چه گوئید ای سروران  
 در آنچه آن بود مصلحت کار نیک  
 نخست از وکیل حسد دمنده پیر  
 ز عبد النبی جست تدبیر کار  
 ز حاجی محمد کہ شہوانی ست  
 ز گرام مگسے دمیروے رند  
 ز بریک برسید سر کردہ  
 اگر بشرم ہر یکے را بنام  
 شنیدند آن سروران کرام  
 بگفتند کائے خان عادل زمان  
 تو اول مطالب سپاہیہ بکن  
 چو بیند سپاہ مطالب ترا  
 یقین دان کہ از مہربانے بود  
 ازاں پس مرخص شو از پادشاہ  
 پسندید خان ای سخن از سراں  
 طلب کرد مرزا و خوشنام را  
 چو مرزا و سرخ سیر خوش خصال  
 رہ دین ہیچے پویدا تو پس گام  
 در آمد دوان و تسلیم بر گرفت  
 نوشت و ہمہ مقصد خان دین  
 بیرون عریضہ بہ شاہ بچمان  
 بستم کردہ بدسید در حال زود

بہ بینم چہ تدبیر آرند پیش!  
 وز آنجا پس آمد آرام گاہ!  
 ہمہ جمع شد پیش آن نیک نام  
 کہ شاہ این چنین گفت ای ماوران  
 بگوئید ہم راست گوئید نیک  
 برسید از لطف خان نصیر  
 ہم از میسر زرک یل نامدار  
 ز رحمت کہ از شیر نزدانی ست  
 برسید ز مصلحت نکتہ چند  
 کہ با ہوش دل بود پروردہ  
 یکی دفترے دیگر آید تمام  
 چو این مصلحت را ازاں نیک نام  
 خدایت نگیان بود جاودان  
 بدست شہنشاہ بدہ بے سخن  
 دید آنچه ز رخاستی از عطا  
 ز لطافت دی فتردانی بود  
 بمقصد نہ گام مطلب براہ  
 کنیم آنچه گفتید ای سروران  
 طلبکار اعزاز و اکرام را  
 نگوئی خوشخوی شیریں مقام  
 بود میرزا دین محمد بنام  
 ہمہ نامہ در مشک و عنبر گرفت  
 عطارد برو خواند صد آفرین  
 شہش دید گفتہ کہ در اس زمان  
 ہمہ مقصد دہر مطلب کہ بود



نخستین رقم کرد از ملک شمال  
 مواجب دیگر داد ستین هزار  
 وگر چند ار کام از هس مراد  
 سرانجام سر چه آن بگفت آن همه  
 درین روز با کان حسد مند خان  
 جهان خان سردار با فضل خود  
 ازین پیشتر رفته بود آمده  
 بفرموده جسر کرد و تیار  
 درآمد لیکار آنچنان جسر بند  
 به پوست کشتی به کشتی خپان  
 بر آن جسر لشکر نموده گذار  
 در آن روز تا روز دیگر عبور  
 شب افتاد آنجا بدربا کناره  
 در آن جا نگا آن شب دین پناه  
 علم های زیرین نصب کرد باز  
 طلب کرد خان سردار بپوش  
 بیاید تا از شب کامران !  
 بهنگام رخصت شب دین پناه  
 بخدمت با خلاص بستی کمر  
 بیاتاز ملتان داد دیره جات  
 بامت ز سرداری ای خاق دین  
 بهر جا که خواهد دلت روشن  
 دیگر سر چه شه مهربانی نمود !  
 ولی این سخن را نکرده قبول !  
 درین کار آن سردار تمام

دیگر همچنین چند از ملک و مال  
 که باشد همیشه ز خان برقرار  
 که او داشت در دل تمایش داد  
 بدو داد نشاننده دین پنه  
 مرخص می شد ز خان جهان  
 که از بهر کشتی بسمت فرود  
 بسان کشتی آنجا میا شده  
 که لشکر از آن جسر کرد و گذار  
 که چیران در و ماند چرخ بلند  
 که بل بسته شد از کرا تا کرا  
 ز آدم و ز اسپ و شتر گاو خر  
 نمودند عیسر ز نزدیک و دور  
 به آنجا فرود آمده شهریار  
 نصب کرد اعلام و زر بارگاه  
 سران علم بانک گفت راز  
 که اینک رسیدت بهنگام کوی  
 رویم در مرخص شویم ای سردار  
 بگفت ای خرد مند خان نیک خواه  
 سزد از فلک بگردانی تو سر  
 ز جهنگ و خیاب و دگر سوزنا  
 رستم سازم ای با صداقت قرین  
 قرین باد و دولت خدایت معین  
 نموده قبول آن خدادند خود  
 که بودند سر کرد با زان ملول  
 نکرده در دست زیر باده جام



ازین مصلحت نیک سر بر زدند ز سرداری دیره کابل شدند

## درین بیان مرخص شدن بنده حاجب گوید

سخن مختصر شاه ابراهیم سپاه  
بجمع سران جهان عادل زمان  
بایستاد جایی که ایستاد  
پس از مدح شاه و دعا و ثنا  
اگر خدمت من است خدمت کتم  
و گرنیست خدمت مرخص شوم  
براسویان و بلوچان تمام  
جهان تا بود شاه دوران تو باش  
برین خان ما از کرم کن نگاه  
بفرمود شاه جهان از کرم به  
تو خدمت نمودی که در روزگار  
زیر وجه هر نوع دل جمع دار  
بسر کرده ها گفت ای سروران  
مراسمت فرزند خان شما  
ازین پس مرخص بفرمودشان

چو آمد بر وقت اس ز در بارگاه  
در آمد بدرگاه شاه جهان!  
زبان بر دعا و ثناش کشاد  
گفتا که ای عدل جو دو عطا  
اگر کوه آسن بود بشکنم  
بجاؤ مکان اصله خود روم  
بگفتند کاکه داوری نیک نام  
باقبال و اجلال سلطان تو باش  
که کرده سرد مال قربان به شاه  
که ای خان روستم زمان محترم  
بماند بعالم بسے یادگار!  
برو بر خدائے خود انداز کار  
بر کار و خدمت بتاب و توان  
نه خان شما بلکه جان شما  
مرخص شدند آمدند در مکان

## درین مرخص شدن مر حاجی خان از بندگانه حاجب گوید

چو آن خان حاجی بن الاخ ز خان  
پنجدی و جوه سنت فرزند او  
جوشنیدگان خان عالی تبار  
بن الاخ مگو بلکه پیوند خیان  
نه فرزند او بلکه دل بند او  
مرخص شد از خدمت شهر یار



دوآن آمدہ بہر دیدار خان  
 پسر وار بہرے نقاشے پدر  
 پدر وار خان زمان ہر زمان!  
 چنان چونکہ روز ملاقات ہم  
 پدر چونکہ از سوئی فرزند خویش  
 بسا مہربانی و الطاف وجود  
 زمانے ز رویش نظر بر نہ کرد  
 ہمی دیدہ در دیدہ اش خان دین  
 بست آسماں از طبقہائی نور  
 ہی گفت یارب دوستتاق را  
 مکن دور از یک دگر بعد ازین  
 سخن مختصر کایں ملک یوفا  
 از آدم الی این زمان کار او  
 چون نگام تو دلچ آخر رسید  
 گفت ای پدر من کجا میروی  
 دگر می روی با خودم ای پدر  
 چو تو میری از کہ جویم ترا  
 پدر با بسر گفت کای پور من  
 نباشد ز تو ملک مالم دریغ  
 پس با پدر گفت اسے نامدار  
 جوانی بعمرو بہ بختے جوان  
 پدر گفت بازش جوابے دگر  
 پس می شود جاگیرے پدر  
 پس گفت ہرگز مہر ظن کہ من  
 کجای پسند خدا این سخن

کہ بنیذرخ خان عالی مکان  
 دوآن آمد آن لور منرخ سیر  
 پرسی دش از گرم و سرد جهان  
 تملطف باومی نمود از گرم  
 شروط ادب دید از اندازہ پیش  
 پدر وار با پور خود می نمود!  
 دش میل آئینہ دیگر نہ کرد  
 پس از مدتے شد ز سعیدین قرین  
 ہمخواند سبع المثانی ز دور  
 الہی دو مہجور و غمناک را  
 بخت محمد رسول این  
 دوس را کند آخر از ہم جدا  
 ہمین و ہمین سمت کردار او  
 ز چشم پسر اشک بیزن دود  
 مرا میگذاری کجا میروی  
 بہر تا نہم زیر پائے تو سر  
 کجائی کہ احوال گویم ترا  
 بچشم تعالی تو شد نور من  
 ہمہ زان تو زان من بہت تیغ  
 تو فرمان دہ بندہ خدمت گزار  
 باین دو جوان خوش بسازد جہاں  
 کہ لپشت پدر بہت زور پسر  
 ہمین بہت دستور عالم نہر  
 تو باشی بجا من شوق حبیہ زن  
 نہس دیگر اندر جہاں مردوزن



ترا بہر خدمت نیابت کنم  
 ترجم ز حد نہایت گذشت  
 ز چشم آب ریزاں چو ابر بہار  
 نشد سیر کس کی شد از عمر سیر  
 جہانے ز سر سون خطارہ کنان!  
 بصورت دوتن شد یکی ہم دست  
 فلک ہم دور رویہ بیک روٹے کرو  
 نشد دور آن زین و این ہم از ازاں  
 ہم بہر تو دلچ پیش آمدند  
 پدر چشم او پوسہ زد گاہ سر  
 برو برخدائی خود انداز کار  
 شود مہربان بہر تو ای نامور  
 ملاقات یک دیگر آید ہم  
 چو خور غرق در نور شد پیکرش  
 کمر بند از لو لوٹے شاہوار  
 کہ آن را حسابس نداند کسے  
 بخشید با آن حسد مند نیز

مگر اینکہ ز مروت اطاعت کنم  
 سخن چون ز اندازہ نہایت گذشت  
 گرفتند مر یک دگر را کنار  
 در آن خوش خان بد سپر تابہ دیر  
 دو خورشید را نور شد ہمقران  
 کہ جانے دوتن بد یکی از تخت  
 قدم دو فرقد ہم بارہ خورد  
 گل و غنچہ سان چو در بوستان  
 پس از مدتے چون بخویش آمدند  
 پسر سرنگوں شد بیانی پدر  
 بگفتش کہ امی پور سرخ تبار  
 کہ شاہجہان داوری داد گر  
 مرخص مناید ترا از کرم  
 ہوشانک خلعت اندر پیش  
 مرصع کمر خنجری شاہوار  
 دگر ہم ازین نوع اشیاء بسی  
 ہم از نقد و زجنس بسیار چیز

## تعارف ایک کہ میرزا کاں لہا دادہ گوید

خرامان تر از باد در صبح گاہ!  
 بگرمی جو آتش بنرمی چو آب  
 بدریاور از مایان تیز تر  
 صبا مشرد میدان او کم نبود

خرا مندا سپی فش دم سیاہ  
 ستن برودہ از آہوان در شباب  
 بصر از مرغان سبکخیز تر  
 بقامت بلند از فلک کم نبود



نشیندہ از پویہ بے آگے  
 کہ داماندہ زد ہم در نیمہ راہ  
 ننگندہ فرس پیل را وقت زور  
 قوائم قوی تر بہ سنگام صید  
 چو اندیشہ در تیز رستن تمام  
 شدن چوں جنوب آمدن چوں شمال  
 ز خواب شب فتنہ شوریدہ تر  
 کشیدش دگر بار چوں دل بر  
 بخویشیان نکرده تلفت چنین  
 دگر ہم شجاعت سخاوت ہم  
 کہ باشد کریم ابن مرد کریم  
 ہم از راہ نفسانیت آدمی  
 کہ باشند از حکم فرمان روان  
 برادر اگر مست فرزند نیز  
 کہ دارد بحق او نظر بر زبان  
 زہر کار گیرد شمار و حساب  
 ز راہ خدا یک قدم نگذرد  
 شجاع و جوان مرد عالی ہم  
 چہ رنجی کہ شہرش نباید شنید  
 ندارد بدل کینہ بل یاد ہم  
 کریم و خدا ترس از بس دلست  
 ممکن دور از یک دیگر یا خدا  
 در آخر مطلوب اصلی رسید  
 وزیری کہ او را نباشد نظیر  
 نہ خان بلوچست کہ جان بلوچ

روندہ یگی تخت شاہنشہی  
 پخاں رفت آمد بناورد گاہ !  
 فرس را رخ افگندہ در وقت شو  
 کمر کہ قوی داشت چوں حرف قید  
 چو وہم از ہمہ سوئی مطلق خرام  
 چو دوران در آمد شدن تیر بال  
 بہنگام ناورد شوریدہ سر  
 بہ بخشید بالور خود آن پدر  
 ز احمد زہ پچکش پیش ازین  
 اگر جود در رحمت در کرم  
 بہ احمد زہ ورثہ آمد قدم  
 ولے از سر غیرت و مردمی  
 نہ اینہا ولے مثل شان دیگران  
 نخواہند مریک دگر را عزیز  
 بجز این کریم خدا ترس خان  
 بفرمودہ حق بحکم کتاب  
 صلہ رحم را او بجا آورد  
 گذشتند احمد زہ پیش ہم  
 چو یوسف ز اخوان ہمہ رنج دید  
 و لیکن چو او بہت نہ اہل کرم  
 جوان مرد ستارہ بیشک دلست  
 خدایا تو ای مرد مشتاق را  
 چو یعقوب اگر بحر یوسف بدید  
 وزان پس سپردش بدست وزیر  
 کہ این را قسم کن تو خان بلوچ



ہم از بہر خدمت شہدین پناہ  
 من ایک بہ پیشت بہ حج میروم  
 کہ ہر دم بہ بیداری بیہوشی  
 زیارت کتم روضہ مصطفیٰ  
 نہم سر با خلاص بر در گہش  
 الہی تو آمین یکن این دعا  
 خدایا بہ نورانی بے نوا  
 کہ بہر زیارت رسول امین  
 زیارت کند قبر خیر الانام  
 یا مصطفیٰ یا رسول خدا  
 بمیران مراد جواری خودت  
 بود صد شعر از سنتت  
 بشہر خودم مرگ دہ یا رسول  
 چون کردم من این داستان را تمام  
 ز بچران یاد و شراق حبیب  
 اگر خوانی آنرا نیاری تو تاب

بکار آید ای مرد بیگاہ و گاہ  
 دعا کن مرا تاکہ حاجے شوم  
 مرا نیست یکدم از اں فراموشی  
 علیک الصلوٰۃ ای نبی الورا  
 برو ہم بمشرکان بخبار رہش  
 کہ ہم نقای حبیب ترا  
 تو توفیق دہ از کرم از عطا  
 شود کافرن او بصدق و یقین  
 علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام  
 بحق آل و اصحاب با صد صفا  
 و لے در جواری مزار خودت  
 ہمینم بدہ صلہ از رحمتت  
 دعائی مرا از کرم کن قبول  
 نوشتم غزل از سیاق کلام  
 کہ ہرگز مبادا کسی را نصیب  
 شوی اشک ریزاں جو چشم سحاب

## در بیان از شدن بندن خانصا از رتاس کوید

فرد کوفت نقارہ زن طبل کوچ  
 رہ دیرہ ہوت را بر گرفت  
 بہر جا کجہ کوفتم در نہاد  
 ز بازار شکر در آن جاٹی گاہ  
 بہر خشک سائے کہ اد میرسید

رواں شد ز رتاس خان بلوچ  
 ہمہ راہ در مشک و عنبر گرفت  
 پایش ہمہ سروران سر نہاد  
 بیازار محشر ہی ماند راہ  
 بارید باران گیا بر دمید



نیامد ضرر از کسی بر کسی  
 چو منزل به منزل به پیچود راه  
 گذشتند از کوه گت فوج فوج  
 چو طے کرد راه و منازل برید  
 فرستاد مردم ز نمود پیشتر  
 که اینک رسیدیم از راه دور  
 سماعیل خان موت ہم از یقین  
 طلب کرد کشتی ز سرشهروده  
 که تا بگذارند ز دریا سپاه  
 شده جمع کشتی پس از چند روز  
 ہمہ بیست کشتی بیسکی شده  
 سماعیل خان موت چون شد خبر  
 بیامد نزدیک دریا کنار  
 روان شد ز دیرہ بیدار او  
 سر آنچه او توانست خدمت نمود  
 و لیکن ز دور فلک پشت خم  
 پچنگش زرد سیم چیزے نمود  
 همان خان سردار چون اژدہا  
 نمازہ در آن ملک آبادی با  
 بہر حال آن خان دیرہ کہ بود  
 سفائن ز بہری عبور سپاہ  
 خودش در رکاب سعادت نصاب  
 دوشب شد معطل بدریا کنار  
 در آنجا حکم حق لم یزل  
 رسیدہ بر میرزا را اہل

اگرچہ باد بود لشکر بسے  
 یارام و دل خان و جملہ سپاہ  
 گذشتہ از اں کوه خان بلوچ  
 بدریائی سند آمد و دور رسید  
 کہ از دیرہ موت آورد خبر  
 سفائن بیارید بہر عبور  
 مکر بست در خدمت خان دین  
 کہ بکشاید از کار بستہ گمرہ  
 کہ بز دست بسیار و تصدیح راہ  
 نہ کشتی کہ چون ماہ نو دفع روز  
 عبوری سپاہ را مہیا شدہ  
 کہ خان بلوچ آن نجستہ سیر  
 بیدار او شد ز دیدہ سوار  
 بخدمت مشرف شد آن نامجو  
 بخدمت گزارش عذری نمود  
 بدستش نہ دینار بدسنے دم  
 بدست اندش یک پیشینے نمود  
 گذشتہ از اں راہ چند یار ہا  
 بجز غم ندیدہ کسی شادی  
 سر آنچه او توانست خدمت نمود  
 بہم کرد آورد در پیش گاہ  
 نہی بود تا بر لب رود آب  
 کہ کشتی آرند بہرے گزار



## در مرتبہ میرزا دین محمد گوید

کہ ہر دم سہری را کند سزنگوں  
 یکے را نہ ہنگامہ گوید کہ خمینہ  
 چون خاک شدی میسروی ز خاک  
 آرام دل استراحت نکرد  
 دیش خون نہ شد زین سببہ مار زرد  
 بکن از غمش خویش را دستگار  
 اگر زاد راہ می بری خوش بود  
 ہمہ میرود میسر و رنج راہ!  
 بروز جوانی ننازد بیسے  
 کہ وارد باید شد ایس راہ را  
 کہ بے مرغ قیمت ندارد نفس  
 چو گیری تو الفت فراید نعمت  
 زید ہمدی مردم اندیشہ کن  
 با نشانہ نے زہر بکف خاصیت  
 ہماں بہترست آنکہ ز افشا نیش  
 ممکن سعی ہرگز تو دور یا کلون  
 بکن توشہ اند بہر دارالبقا  
 چرامی کنی تکیہ بر ہر بشر  
 ممکن حرص دنیا کہ الجوع جوع  
 بایمان و دیں کوشش ایس اہم ہست  
 بود دولتت نام نیکو و بس  
 ہمان بہ کہ خود بخشی ای نیکو د

فغان زین فلک حیف بر چرخ دون  
 یکی را در آرد بہنگامہ تینہ  
 اگر بر فلک رفتی اردو مغاک  
 کسے زیر این گنبد لاجورد  
 کہ رویش نشد کہر با دار زرد  
 بزن بر جہان آتش مردوار  
 دریں چند روزت کہ فرصت بود  
 اگر شاہ ملک سرت در ملک شاہ  
 مگو من جو انم بس انم بیسے  
 چنین ست رسم ایس گزرگاہ راہ  
 غنیمت شمار ایس گرامی نفس  
 بایس دیو مردم شیاطین صفت  
 چو شیران برو جامی در بیشہ کن  
 بود مال و زر پیش تو عاریت  
 اگر زر بگرنے بافتا نیش  
 سین لام تعلیل در لیب دون  
 ذخیرہ مکن بہر این خسانہ را  
 گر اندختی بدانی تو نفع و ضرر  
 بکن سوئی خن روی دل را جوع  
 چو ایس مال و دنیا مسلم تراست  
 بز دست سیم و طلا، سچ کس  
 چو مال ترا مرگ تو بخش کرد



کہ بروئے چھان آمد این دار و گیر  
 خدا ترس بود دست و پر سزگار  
 زیر نیک و بد عذر خواه از گناه  
 سرانگنده بوده بانگنده گان  
 گمے ناز میکرد آن نوجوان  
 نظر مینمود آن پسندیده کیش  
 بخوشش و میخوشش لسانی حواد  
 اگر دیدہ ام سر و مان را تسی  
 ہم از سند و پنجاب و ایلم بند  
 ندیدم چواد بکے نشنیده ام  
 سرش راز بر ہم برداشتی  
 چوناشس کہ بدین محمد بنام  
 بہ نیکی دش را بیاراستی  
 بدست عطار و قسم می شکست  
 بہ تقریر صاف و بیان ریح  
 کہ حیران شد از درج آن خامها  
 ہم بودہ ام در سفر در حضر  
 نشستم عبادت کنان بر سرش  
 شب عیش را صبح غم بردید  
 تا سف نسا زد کسے بر سرم  
 ز چشم عزیزان چون غائب شوی  
 کہ مرگت باس نوجوانے بود  
 گفتا بود باقی آغاز ما  
 بمیراندم بے خطا و خلل  
 میسر شود با حصول کرام

بیا عبرت از دین محمد بگیر  
 در اول جوانی و آغاز کار  
 برفتن نیاز دو موری براہ  
 باس عزت و دولت آن نوجوان  
 نہ از عزت خان عادل زمان  
 نہ بر دولت و نوجوانی خوش  
 بہ نرمی و خوشگوئی و نیک خو  
 ندیدیم درس علم و غیر کسی  
 ز حد خراسان تا ملک سند  
 جہاں گشته ملک را دیدہ ام  
 برہ پشت پارا نظر داشتی  
 براہ خدامی روی تیز گام  
 بدی بیخ بد را نئے خواستی  
 چواد بر گرفتی قلم را بدست  
 معانی رنگین کلام و فصیح  
 چنان درج میگرد در نامها  
 مرا یاد بود آن یل نامور!  
 بہنگام رحلت برنستم برش  
 گفتا کہ بہنگام رحلت رسید  
 وے شکر حق را کہ ایمان برم  
 گفتم بے لیک چون میروی  
 تا سف زیادہ ازیں چون بود  
 چورفتی بگو سال تاریخ را  
 بیا ساقی آن می کہ پیش از اجل  
 من دہ کز ان زندگانے مدام



## دیباچہ میں جنتان انصاف بملک خود از سفر کوید

بملک خودش خاطرش را سواست  
 ز تیغش نماید تہمتن کر تیغ !  
 بصد غلبہ کشور ستانی کند  
 بشہر خودست آدمی شہر یار  
 کریم زمانست مبارک نہاد  
 کہ برگز نداده چو او با کسے  
 ہمہ ملک آباد از پنج آب  
 ہمہ میل او بود سوئے وطن  
 ہم اندیشہ خانہ اشش بیش بود  
 بحر غزم رہ می نکرد او دلیل  
 دو شب شد معطل بدریا کنار  
 کہ مردم روانہ بکن جا بجا  
 گذر گاہ پیدا کنند از میاہ  
 بہ بست از صداقت بفرشتہ فر  
 گذر گاہ پیدا شدہ در زمان !  
 بنوبت گذشتند زان فوج فوج  
 بسی کرد خدمت با حلاص جان  
 کند غورش از سر سخن آن فہیم  
 تغلب نمودہ بر آں ناجو !  
 رعایا شد از ظلم ایشان نفور  
 کہ تا مردمان باشد اندر امان  
 ازیں کار مننت بجانش نہد

اگر مرد درویش در بادشاہت  
 اگر بفت اقلیم گیرد بہ تیغ  
 عرب تا مجسم حکمانے کند  
 اگر راست پرسی بانجام کار  
 نہ بینی کہ آن خان با عدل و داد  
 اگر شاہ دادش ولایت بسی  
 ز تان زردیرہ جات و چناب  
 نکرده قبول آں بیل تیغ زن  
 اگرچہ ولایت ز حد بیش بود  
 شب و روز میداشت غم رحیل  
 مع القصہ چون خان تبار  
 گفتا سماعیل خان موت را  
 کہ تا از برائے عبوری سپاہ  
 سماعیل از بہر خدمت کمر !  
 روان کرد از ہر طرف مردمان  
 بکشتی در آمد سپاہ بلوچ  
 سماعیل خان پیش خان زمان  
 بامید ایس تا کہ حنان کریم  
 کہ بعضی بلوچان بے راہ رو  
 گرفتند بعضی دہاتش بزور  
 دید گو شمالی بآن ظالمان !  
 بگیرد دہاتش بدستش دید



یوقت که کردند از سیح کوچ  
 در آنجا بمانند جمله بلوچ  
 درس ملک بستند فرمان گزار  
 ازین راه می شد سوی ملک هند  
 بهر جا که آمد تصرف نمود  
 و از آنجا فرس پیشتر براند  
 بمیں قوم موت سرت رسم بجان  
 بود باقی ایس خان الی یوم دین  
 گزشتند مردم تمام دوداب  
 سماعیل خان را نموده طلب  
 سماعیل خان بود همراه برآه  
 مطالب تمامیش حاصل شده  
 همه خورد نسائی عنبر برشت  
 بر آن خوان پیش آن معنی مقام  
 که یکیک بر آن خوان فرایم نبود  
 رسید اندر آن مجمع پر طرب  
 از آن دیره موت جمع گران  
 نجابت نهاد و بخاری لقب  
 بعلم و عمل بود سردر بلاد  
 نجو گوئی خوش خوئی شیریں کلام  
 که قطب زماں بود بی قسطل و قال  
 زاد لاد مخدوم عثمان کریم  
 ز اوصاف او مطلع خاص و عام  
 بدند اندر آن مجلس محترم  
 که چون ساخته باید این برگ ساز

که آن ملک و مسکن بود از بلوچ  
 بمانند ساکن نکردند و کوچ  
 از آن دم بلوچان فرخ تبار  
 سماں میسر چاکر به ایلات رند  
 گزارش ازین ملک پنجاب بود  
 یکی از بلوچان خود می نشاند  
 ز جمله بلوچان هندوستان  
 ز دیگر بلوچان قریب قرین  
 سخن مختصر چون بدین روی آب  
 بهنگام شب خان عالی نسب  
 که تاشد ز دریا عبور سپاه  
 مکان کهری چو منزل شده  
 بر آراست خان مجلس چون بهشت  
 میاشند از شراب و طعام  
 که بیخ آرزوی بعالم نبود  
 ز علم و سادات عالی نسب  
 در آن جمع بهر ملاقات خان  
 از آن جمله سادات عالی نسب  
 یکی سیدی بود درخ نهاد  
 غلام محمد بنام کرام  
 ز اولاد ابنامی سید جلال  
 و گر مولوی شیخ عبدالحلیم  
 که او بود مشهور عالم تمام  
 و گر چند علماء و فضلاء بهم  
 بخیه سوئے مطنخی گفت راز



کہ کم کرده باشد کسی در جهان  
 بیاورد و خوبان پرچہ در خورد بود!  
 بہ بادام شیرینی آگندہ نغز  
 بانواع حاضر نمود آن فطن!  
 شدہ تخوان پر از خوردنی یکسرہ  
 مرابٹے شیریں ترنج و ترش  
 کہ شد تازہ از بوٹے خوش آن مشام  
 کہ رضوان ندید آنچنان در بہشت  
 بخورد آنچه بودہ تمنای نشان  
 بر آن ماندہ طعمہ آراستند  
 بخان جہاں خلوتے ساختند  
 بعد کام جان باز جا آمدند  
 ترجم لسی کرد بر حال نشان  
 ز بہر سہامیل خان کرد ساز  
 چون خورشید رخشان پیکرش  
 باو داد آن خان عالی ہمم  
 بعلوی عالم مبارک سیر  
 نگویم کہ خان بلکہ جانِ جہان  
 پوسید دست ہمہ از تمیز  
 بداد آنچه لائق بدہ یکسرہ  
 پس گشتن آمد ہمہ عزم نشان  
 تغلب نمودند بر دیرہ جات  
 کہ ای فرقیاق زمرہ دژم!  
 بترسید از شاہ ایزد پست  
 شود آگہ آن شاہ ظلِ الہ

طعامی مرتب بکن آنچنان  
 ہمان کاروان <sup>مطبخی</sup> زود زود  
 ز شکر لسی پختہ حلوائی نغز  
 ز یخنی پلاؤ اندران انجمن  
 کباب تر از گوشت آہو برہ  
 کباباٹے پروردہ بالوٹے خوش  
 بہ پخت از ہنر انجمن آن طعام  
 گذشتت از خورشہاٹے زیبا بہشت  
 نشند بر خوان چون آن سرداران  
 بہشتتے صفت ہرچہ می خواستند  
 چو از خوردنی باز پرداختند  
 پس از خلوت خان مرخص شدند  
 نوازش گری کرد خان زمان  
 یکی خلعت خاص شاہی طراز  
 پوشید آن خلعت اندر برش  
 یکی اسپ تازی نہ راہ کرم!  
 دو اسپ دگر بہتر از یک دگر  
 بداد از کرم آن جوان بخت خان  
 بہر یک یکے خلعت داد نیز  
 فراخور باحوال آن ہر ہمہ  
 مرخص شدند از خسرو مند خان  
 کسانیکہ کہ خوردند شہر و دیات  
 بہ تہدید و تشدید کردہ رقم  
 بدارید زین حرکت زشت دست  
 مبادا ازین کار ہاٹے تباہ



ز بنیاد بیخ شما بر کند  
 ازاں پس رواں گشت خان جهان  
 دو منزل از آنجا چوره را برید  
 مسو خان تکانی آن صاف کیش  
 باحوال خود خدمت خان نمود  
 چو رفتند آن راه دریا کنار  
 فرستاده آمد از یار خان  
 همی آید از دیره انیک قریب  
 بردز دگر آن مبارک سیر  
 بسی مهربانی و لطف و کرم  
 وز آنجا رواں گشت خان پیشتر  
 سانت چو یک روز از دیره ماند  
 که آنجا رود ہم بشهر برند  
 شد خان غازی بدیره رواں  
 رفیقش غلام حسین آهره  
 برادر حقیقی ست ایس یار خان  
 سخن مختصر دو برادر بهم  
 بهم دیگر آن دواخ زحتلاف  
 گهی ایس گهی آن شود حکمران  
 بسی بر نیاید که از دیره اد  
 چو اد میرود دیگر آید بجای  
 زمکر و دغا کار داران خویش  
 چنانکه کشیدی زمن پیشتر

به اجداتان آتش اندر زند  
 براہ جنوبے بہ دیرہ کلان!  
 باقبال و اجلال خان سعید  
 بخان زمان آمدہ پیش پیش  
 بایں خدمت اخلاص خود را افزود  
 یارام خاطر منزل چہار  
 کہ آن یار خان بہر دیدار خان  
 رسیدت از دیرہ فرخ نجیب  
 بیامد بر خان والا گسر  
 باد کرد خان معلیٰ ہمہم!  
 باقبال و اجلال یازیب فر  
 از آنجا سوی دامن کوه راند  
 رہ ملک خود گیرد از ہوشمند  
 کہ بنیدرخ خان عادل زمان  
 بفال نکو پانہادہ برہ  
 ازیں خان غازیست اُخ کلان  
 ہمیرفت باخان فرخ شیم  
 بر آورده بودند تیغ از غلاف  
 بدیرہ دلی می نیاید دران!  
 گر نیز دبلک دگر کرده رو  
 دے آن دگر نیاید بجای  
 گرفتند ایں رسم دستور پیش  
 کہ کردم ترا زیں مکاران خبر

بنو وصف خانان دیرہ اگر  
 بگویم میانی عجب سر لسیر



## در بیان وصا اسلاخوین پیره جا گوید

که مثلش ندیده کسی در جهان  
کنون از همه ملک رسوا ترست  
چو اینها بملک دگر نیم نبود  
چه بالانشینی چه خدمت گرمی!  
رسوم پدر باشدش برتدار  
روداد اندانجا بدیگر زمین  
نه اولاد و ازا تو ریا و کسش  
بود آن ادبست زو اختیار  
و بد بر اجاره به مستاجران!  
بدانند حقش بخود بر حرام  
که ز انسان بده عدم در جهان  
یسی فیض بخشی در آن ملک بود  
چو در دیره رفتی غنی تر شدی  
نمودند شور و فغان و شغب  
فغان شغالان ز بیداد کیست  
شغالان ز سر مار سیده بجان  
اگر میدهی ای کریم النسب  
نه پوشاک تنها که خوراک شان  
دبید این قدر بیگزاران  
دند آن به بیچارگان سالان  
شنید آن کرم بخش حاتم زمان  
چو این همه تاله و ماجراست

او جاق عجب بود ازین خاندان  
ز دور فلک کج و بت پرست  
جواد سخاوت و لطف و جود  
بمیرد از ایشان اگر نوکرے  
پسر دار دارد دختر اندر تبار  
اگر چاه دارد کسی در زمین  
نباشد کسی دارش اندر پیش  
همان چاه یا خانه و یا عقار  
از آنجا زمین خود ان کافران  
بگیرد حق خویش ز آنکس تمام  
بدیره عدالت بده آنچنان  
ز انعام و اکرام و الطاف وجود  
بملک دگر هر که مفلس بدی  
بعادات خود گزشتغالان بشب  
پرسیدی آن خانه دیره که حلیت  
بگفتند ای جان حاتم زمان!  
بنالند خواهند پوشاک شب  
بگفتا که بدید پوشاک شان  
اگر یک هزار است هزار از لحاف  
ماندم گرفته ز سر کار حنان  
بشی دیگر آن شور و غوغای شان  
بگفتا که این شور و غوغا چراست



دعا می کنند ای سحاب سخا!  
 زنا فہمی آن حسد مند بود  
 کرم می نمود آن کریم جہان  
 اگر ہستی ای مرد مردم شناس  
 چنان کرد آن رسم رہ را نگون  
 ہمی در بدر می دود در جہان  
 ہماں نیک خواہش بدانند گشت  
 شب در روز مردم برنج و غدا  
 ندارد ز حاکم کسی ترس و غم  
 گرفتند راہ تہرہ بہ پیش  
 گرفتست داود لوتر از دعا  
 گرفتست یک شہر دودہ بیشکی  
 از انجا بخواں ای مبارک سیر  
 نکو روی خوشخوی عالی مقام  
 بطالع جوان بند سیر پیر  
 بدالت بر تابت و نا تابت  
 نگہداشتت آزر مہ دیرینہ شان  
 بان ہر دو داور خجستہ سیر  
 کہ جاوید باد آنچنان آشتی  
 برداخت آن خان عادل زبان  
 کہ با ہم شدند آن دو حاسد دست  
 بچوتی زردہ رایت سرخ و زرد  
 ز دور زمان عہد پیشینان!  
 رسیدند فرادی و داد خواہ  
 بدہ داد مارا کہ خواہیم داد

گفتند کان بے زبانان ترا  
 نگویم کہ ای فیض انصاف جود  
 کہ دانستہ دیدہ عمداً چنان  
 دگر فیض شان ہم ازیں کن تباہ  
 کنوں گردش سرخ گردنہ گون  
 کہ اولادشان گشتہ محتاج نان  
 ہماں جودشان مسکی پیشہ گشت  
 ہمہ ملک آباد گشتہ خراب  
 یکی مال دیگر خورد از ستم  
 زمیندار ہا ہر کسی جائی خویش  
 ز پامں دیرہ ہمہ ملک را  
 دگر تک از ہم بلوچاں یکے  
 کہ تفصیل کردم ازیں پیشتر  
 کنون خان عادل زبان نیکنام  
 چون نام نمودش بادشاہ نصیر  
 چو آمد گزر کرد بر دیرہ جات  
 دشمن سوخت بر حال پیشینہ شان  
 نصیحت نمودہ ز حد بیشتر  
 ہم دادشان بعد از آن آشتی  
 چو از خان غازی و از یار خان  
 ز صلح آن بنا را چنان کرد چست  
 از انجا بفرخندگی کوچ کرد  
 کہ چوتی بود شہر لیغاریاں  
 پس ہا بلوچ لیغاری ز راہ  
 کہ ای خان عادل مبارک نہاد



کہ نختت جوان باد و دولت قرین  
 بگوئید دارید ہرچہ آن مراد  
 گردے زہرہ رفتگان بدسیر  
 کہ از گمراہی شد سمر در جہان  
 بغارت ببردند ہم مال و زر  
 بنامت رستم دارم ای دادگر  
 کنی باز خواست ای عدالت مکان  
 ز شاہجہان اینچنین امر بود  
 ز ظالم برون از و بخش بکن  
 ہم از کشتگان و ہم از قاتلان  
 شدہ حاضر آن زمرہ روسیہ

بفریاد مارکس تو ای خان دین  
 بگفتا زد دست کہ خواہید داد  
 بزاری بگفتند کاسے داد گر  
 مردان سرور ضلالت نشان  
 بناحق بگشتند مارا پدر!  
 ز شاہجہان داوری داد گر  
 کہ تا مال و ہم خون زان خونیاں  
 چو خان آن رقم را زیارت نمود  
 کہ ایس خان ازین با عدالت بکن  
 بفرمودتا حاضر آزد نشان  
 برفتند مردم پس از چاشتگاہ

## در بیان حقیقت سرور کہ کسیت گوید

چنین غلغلہ مرورا بہر چسیت  
 ہمہ کار نا پختہ اشش بود خام  
 کہ بسیار ہارا زہرہ بردہ بود  
 نمی کرد منع زنا روسیہ  
 بود فرج زن ہا ضروری مثال  
 اگر از خود دست زن و راز دیگران  
 ز احکام دیگر ز حج و زکوٰۃ  
 ہم از دوزخ داز بہشت آن دہم  
 ہمی کرداں بلحدی بے یقین  
 بگفتند سرور بنامش ہنود  
 کہ از جمع مسلم چہ جمع ہنود

بگویم ز سرور کہ نام است کسیت  
 یکی مبتدع بود سرور بنام  
 یکے ندیب از خود بنا کردہ بود  
 ز نارانی گفت او از گناہ  
 ہی گفت کز بہر بول رجال  
 چہ شد گر کسی بول کرد اندران  
 نمی کرد ہرگز صیام و صلوة  
 ز روزی جزا داشت انکار ہم  
 ہر آنچہ مخالف بد از شرح دین  
 در آنام ز صلیش گویاں بود  
 بہ ہنگام مرگ ایں وصیت نمود



بخانه خود او ساخت گنبد مرا  
 مرا میراند مزارم زند ؛  
 زند تار تنبور رود و رباب  
 مجامع شود ہم بآن گلزار  
 اگر آید اینجا ہمیں حکم باد  
 کہ از ہر مکان مردم از جا بجاہ  
 زلا ہو و سر ہند دہلی و جھنگ  
 بیانید و گردند سرد در پست  
 کہ آن زائر آمد در آنجا فرو  
 رخ خویش آراستہ از فریب  
 بہ عشرت باو عشوہ بازی کنند  
 بجنہ در آیند و بازی کناں  
 بگنزد شان زائران در کنار  
 بزین ہائی زائر مجامع شوند  
 نترسند از روز حشر و عذاب  
 کنند آنچه خواہند با ہمہ گدگر  
 ز بوس و کنار س نباشد حساب  
 بہاں مولوی شیخ عثمان کلان  
 کسی کو بود تابع اصل و فرع  
 بخت رود بے حساب و کتاب  
 بگفتا خدایا نبی در کتاب  
 بایں کار ما امر داد این چنین  
 رود کہ کند این منہای قبول  
 شدہ حاضر اندر زمان بی تصور  
 در آن معدلت حاضر ہریم خان

ہر انکو مریدم بود از صفا  
 بہر دم کہ اورو در آنجا کند  
 خورد او در آنجا شراب و کباب  
 بمعشوتہ خورد شود ہم کنار  
 از ان مردم زن بر آید مراد  
 نمی بینی اکنون تو ای نیک راہ  
 ز ملتان و ز سند پنجاب و جھنگ  
 ز بہر زیارت دی از دور دست  
 بہر خانہ از مریدان او !  
 زنان مجاد و بعد گونہ زیب  
 بآن زائران عشق بازی کنند  
 بہر کس مقابل شوند آنزنان  
 رخ آراستہ دست ہا پر نگار  
 ہم از زانیان مجاد نترند  
 ز بیگانہ و خویش نمود حساب  
 بگنزد بے گانہ زن را بہر  
 ہمہ کار شانست رود و رباب  
 عبید اللہ آن واعظ ملتان  
 چنین کرد فتوی کہ از اہل شرع  
 کسی کایں بنا را منہا خراب  
 کہ این فعلہای بد و ناصواب  
 کہ شاہنشہ نامور پاک دین !  
 کسی کو براہ خدا و رسول  
 مع القصہ چون جانہن در حضور  
 شدہ خان غازی دہم یار خان



تو این حکم را ہم میا و گذار  
 نمایم این قصه را بی خسل  
 کند شرع هر کو بود حق پرست  
 روان گشت خان خورده دان زان سبیل  
 در آن جائیگه ماند چون روز چند  
 بر راست خان مطمنی در زمان  
 بخوردند با کام زان برگ ساز  
 بر خصت ز خان عزم پیدا کنند  
 بیار دو اسب از برائے دو خان  
 دو اسبش که اند بزق سرعت نمود  
 به یک روان ہم زده زاغ پائے  
 ز دیده نمودند شمع سپهر  
 بیک تیر آخر دو پیکان که دید  
 ہم کو فتن پا بره کرده فن  
 ہم از سنبله چرخ بد گاه شان  
 محسوم شده باذ بروئی خاک  
 نمود آن یل نامور محتسرم  
 فرستاد پیش آن دو فرخ شیم  
 روان گشت خان زان مکان بختمند  
 نه استاد در راه در بیح جائے  
 روان گشت زانجا به منزل دگر  
 چنانچه از قدیم سست بی ترس و بیم  
 بیابوسی خان عالی مکان!  
 همه عہدہ داران بختہ خصال  
 بصد عجز و عذر و نیاز آمدند

گفتند کای داد گمر نامدار  
 کہ بر حسب شرع بینی مفصل  
 بفرمود خان کای سخن بہترست  
 از انجا شدہ عزم کوچ و خیل  
 بفرخندگی آمدہ در ہر بند  
 یکی روز مجلس بر راست خان  
 بر آن ما شدہ دستما شد دراز  
 چو از خوردنی پاک پرداختند  
 بفرمود خان میسر آخور روان  
 شد میر آخور و بیادورد نور  
 خرامندہ کبکان بطن سرای  
 چومہ سر بر آورد و براونج مہر  
 تک و تیز اذین چوپیکان دید  
 بجز دست بردن شدہ جست زن  
 ز جولان بچرخ بریں راہ نشان  
 تصاویر آن نوریزدان پاک  
 بدان ہر دو خان ہر دو اسب کرم  
 دو خلعت شہی ہم بان کرد ضم  
 مرخص شدند آن دو خان از ہر بند  
 بکوہ روندہ در آورد پاسٹے  
 بہر منزل کامد آن نامور  
 چنین نابہ لہری رسید آن کریم  
 رسیدند از ہر طرف مردمان  
 ہمہ نائب و کار دار و عمال  
 بہ لہری ہمہ پیش باز آمدند



نشانند بر فرق خان سیم و در  
 به فتح و به نصرت سلامت رسید  
 بلوچ کچی از لاشاری و رند  
 هم از لٹری از خان مرخص شدند  
 مرا برد همراہ خود خان دین  
 ز ڈاڈر مرخص نمایم ترا  
 شدم تا بہ ڈاڈر رفیق و ریش  
 بہنگام خصت بگفتا مرا  
 کتاب خودت را بجلدی نویس  
 چو شد ساخته سوئے ماکن روان  
 کہ ده ماه خون جگر خوردی  
 دعا و ثنائے شیرین کامران!  
 تالش نمودی ز حد بیشتر  
 سرت را رساند بچرخ بلند  
 بگفتم چشم ای خداوند دین  
 و لکن یا مرت نوشتم کتاب  
 کہ صلہ شعر سنت بود  
 کہ حسان ز مدح رسول خدا  
 دو صد اشتر سرخ مواز کرم  
 بخواندی بہ طبری کہ زین العباد  
 سیمان بہ قبہ علی در نجف  
 یکے لعل و الماس دیگر سفید  
 دگر چند بشمارم از باستان

کہ حمد اللہ آن خان چارکنہ  
 باقبال دا جلال و دولت رسید  
 ہمہ جہلبان از دل اخلاص مند  
 بہ ڈاڈر روان گشت خان بخت مند  
 کہ می باشس تا ڈاڈرم ہمقرین  
 ولے تا بہ ڈاڈر تو ہمہ بیاب  
 از انجام مرخص شدم شاد و خوش  
 چو رفتی بہ گنجا بہ نورانیاب  
 بمضمون نیکو سعادت سلین  
 کہ بفرستمش پیش شاہ پیمان  
 بسی محنت اندر سفر کردی  
 خوانم افغان دہر ایویاں!  
 اگر بشنود شاہ والا گہر  
 شوی در جہان کامیاب از چند  
 بر آنچه امر باشد کنیم ہم چنین  
 ز تو صلہ اشس خواہم ای کامیاب  
 کہ رفتن بسنت سعادت بود  
 بہ طایف چنان صلہ دید از خطا  
 بہ حسان بداد آن شفیع الامم  
 شتر بارہ را بفرزدق داد  
 قصیدہ چہ خواند او قتادش کف  
 شدش زان دو گوہر پرامید  
 ز شعرا و شاہان گیتی ستان

لے حسان شاعر رسول اللہ بودہ



ز رخسار فانی درود کی مختصری  
 نظامی فصیح اللسان گنجوی!  
 اگر بر شہارم از ایشان بنام  
 ز شامان محمد و حشان ہم خبر  
 بگفتایلی ہم ز خود ہم ز شاه  
 دہم صدہ شعر تو آن چنان  
 ازاں پس ز خان عدالت نشان  
 ز شتم پس ایں داستان را تمام  
 کہ در پیش شاه جهان بگذرد  
 نہ آدم بدل رنج گویائی خویش  
 بتبع کفندہ ز شہار نامہ ام  
 امیدم بود از سخن پیران  
 اگر رفتہ باشد خطا از کرم  
 چنان نیست عیبی کہ نہفتہ ام  
 یکے عیب بنود کہ جویند باز  
 منم آنکہ از بے زری کان خویش  
 بزرگان بخوردان بزرگی کنند  
 سخن اینکہ ہرچہ آن کہ آن منست  
 بمن ہرچہ بدہند بکنم قبول  
 چو روزی ز غیم فرستادہ اند  
 بمن میرسد ہرچہ از پیش و کم  
 ز ما ہست ہرچہ از ازل زائل ماست  
 اگرچہ بگردم بہ بالا و پست  
 نگردد ز من باز روزی ز در  
 زرا نہ بہر صاحب چشم در خورست

ز سر دوسی و سعدی و انوری  
 یلیح الزبان خسرو دہلوی  
 یکے دفتری بایدم زان تمام  
 شدی تاچہ دارند از مال و زر  
 شدہ در دران عالم پناہ  
 کہ تحسین کند خلق و عالم تمام  
 مرخص شدم آدم بر مکان  
 تمام انگہی باشد ایں نام تمام  
 ہمنش خان دین از کرم بنگرد  
 مدد حستم از رنج گویائی خویش  
 ازان کرم گشت ست نہنگامہ ام  
 کہ بنیند از روی دانشوران  
 با صلاح رانند بروی قلم  
 کہ ہرچہ آن بگویند من گفتہ ام  
 ہمہ عیب باخند چگویند باز  
 پذیرندہ عیب نقصان خویش  
 چنان دنبہ نبود کہ گرگی کنند  
 نثار سرفناہ دختان منست  
 بدستور سنت براہ رسول!  
 خورم آنچه ز انجا مرا دادہ اند  
 خوشم گر رسد ورنہ ہم نیست غم  
 بخر رنج و غم آن بدآمال ماست  
 ز روزی زیادہ نیارم پست  
 چرا غم خورم بہر روزی دگر!  
 مرا بہرہ از شکم در خورست



مگر اند برای سروسپی پسر  
 که با افتریا و آایل ازان!  
 خدا را بود بنده ہم آن پسر  
 کہ من کہ ہم بنده پرورشدم  
 گراز صد شعر من خان من  
 کنم چون نظامی در آخر کتاب  
 ہی بایدم چینی از مال و زر  
 دهم آنچه دستور شد در جهان  
 بود بنده پرور خدا خوب تر  
 کہ عون الہی بود رسم برم  
 نماید کرم شرح آن بے سخن  
 زیاده خدا عالم ست بالمصواب

## در بیان خاتم کتاب و احوال خود گوید

چو من در چنیس دائره بر خیال  
 چه داند کسی تا چه خون خورده ام  
 گهر تا بر آوردم از کان دل  
 گهر تا او در شبه داشته  
 جنبش پیکر است لیک روی جمال  
 بہر نکته توحید این نکته راز  
 بہر نکته رمزی نہانی بحیب  
 خیالات او ہم زمستی ست پر  
 روانی معانی بمقدار طبع  
 ز سر جوش آنچه از دل نقش بند  
 ہمہ موبہ مو از ہنر بنیستم  
 ز کس عاریت راند پذیرفته ام  
 بہر حال چون نامہ کردم تیار  
 بنام او اگر جنگ نامہ بود  
 بود الحق آن نامہ از گنج پر  
 نمودم بخان زماں پیشکش  
 عروس سخن را نمودم مجال  
 کہ جوہر معدن بر آورده ام  
 کہ شد گوہر کانی از وی نجل  
 شب از انجمن رایت افراشته  
 رخ رویش را حبش دادہ خال  
 ہلالی ست ناطق بیانگ و نماز  
 چو شب قدر باشد پیر از نور غیب  
 دوائی جراح و دم کیسہ بر  
 بود بل گزشتت از سموت سمع  
 معانی نوید و خیالے بلند  
 چو شد بختہ اندر او رختم  
 دلم خواست ہر چیہ آن ہماں گفتہ ام  
 ز اخبار داسرار و ملک و دیار  
 چو قلبش کنے گنج نامہ بود  
 نہ گنجی زر و رسم بل گنج در  
 کہ بادا خدا و نبی حافظش



ندیدم دگر گنجت دان شکر ف  
 چو مار سیاه بر نشینم به گنج  
 بلوچ و برابوئی اندر جہاں  
 ز حسب و نسب آن یل کا نگار  
 بود گنج در پیش من مشت خاک  
 مرا برہ از شکم در خورست  
 اگر شاہ و رخاں عالیجناب  
 بگیرم نیارم به پس اد فکند  
 نہ رنجم از آن چوں تہی مائیکان  
 مرا نیز گنج سخندان است  
 کندہ جو آن را بصد تن دم  
 نہ چوں گر تہ خانہ پنہاں خورم  
 ہماں سنگ باشد جو ہر ہماں  
 از ان گنج حاصل و راجست خاک  
 ز علما و فضلا مبارک سخن  
 بریں قول و فعلم گواہندشان  
 کہ آبی ز بہر کرم خوردہ ام  
 کہ ابر کرم بود و حاتم زمان  
 نہ جو دش رسیدم بمال و منال  
 براتی کہ چوں برق بود در عمل  
 بر دست از جہاں با چنین داوری  
 بہ تقلید کردند یاد اس حکام  
 ہم از دی خلف مانده ہست در جہاں  
 مراد در صلہ آن نامور!  
 ز غلہ ہم از نقد دو صد روہ  
 کرم کرد و بخشید آن کامیاب

بخواند و پسندید جوش بگرف  
 نہ از بہر آن تا شوم سیم و سنج  
 بخوابم کہ تا نام خان زمان  
 بماند بعالم بسی یادگار  
 نہادم اگر از سخن گنج پاک  
 زرا از بہر صاحب حشم در خورست  
 و گر ہم دہندم بصلہ کتاب  
 بہ سنت نبی اکرم ارجمند  
 نہادند و گر مال و زر را ایگان  
 بہ ایشان اگر سیم و زر کافیست  
 من از یک جوی را یاد من ہم  
 چو شیران غم از بہر یاران خورم  
 کہ ہر جہاں نہان باشد از دوشان  
 چو ماری کہ گنجش بود مفک  
 ز عالم بدانند امثال من!  
 کہ خدمت کرم ہر ہمہ را بدان  
 من این شربت از بہر آن کردہ ام  
 بخوردم ز پس خوردہ جان کلا  
 نخدمت بسر بردش چند سال  
 از ویانتم صلہ یک منزل  
 ولی چوں نکرد اختتام داوری  
 شجاعت سخاوت ازین نیک نام  
 سخن اینکہ اس خان عادل زمان  
 چو سرا لابیہ بہت دلہ در خبر  
 موجب ہر سال خسروارہ  
 ز سی مشت گنجا بہ دو مشت آب



کہ از ہر فرس بہت دزناخت طاق  
 کند عرض در پیش شاہ زمان  
 بہ قاضی گری بدہم از کرم  
 شدہ دیں پناہ خان صاحب خرد  
 سرا بانیاں و دگر جہلبان  
 نہ ہر ایل و ہر خیل تو مان تمام  
 دہد صلہ مدح خود ہر یکے  
 ز نام بلوچیت کہ ماند بجائے  
 بسی علم از فن نمودم نہان  
 بسی علم از فن نمودم نہان  
 بسداحی خان دین و اسلام  
 بکن در رضایت رواں خامہ را  
 کہ یابم از اں باغ نصیبت بری  
 کہ کاری نئے آید از دیگران  
 بجان آدم جان فزایم تو باش  
 مراد من از آب رحمت بشوئے  
 بحق آن محمد شفیع الوری  
 بحق آن نبی کن سوالم قبول  
 علی خاتم الانبیاء کرام  
 بجز تو نماندہ بمردم امید  
 کہ جسد تو ندارم دگر بچکس  
 بحق محمد علیہ السلام  
 بحق امین بقدر عظیم  
 بایمان سلامت بر یا الہ

یکی خلعت شاہی اسپ سراق  
 دگر ہم امیدم چنانست کہ خان  
 نہ اشکار پور یا نہ دیرہ دستم  
 کہ تا دور باقی سست باقی بود  
 ز سر کرد ہاٹی براہوشیان  
 کہ اوصاف نشانرا شمر دم بنام  
 یک اشتر بمبعاد خود ہر یکے  
 مرادم ازین نامہ عنون کشانی  
 کہ بشمرده ام پیش زین ہم تمام  
 ازین جنگ نامہ نہ راہ جہان  
 بود تا برارم ازین نامہ نام  
 خدایا پذیرا کن این نامہ را  
 کشا بر من از باغ رحمت دری  
 نہ دروازہ ات بر در کس مران  
 چون گشتہ ام رہنمایم تو باش  
 بامن ترا بے ندارم بجوئے  
 نصیم بکن رویت مصطفیٰ  
 مرا قبر کن در جوار رسول  
 بریں ختم کردن سخن و السلام  
 چو شد مویم از برف پیری سفید  
 امیدم بر آ و بفریاد رس  
 الہی بحق انبیاء کرام  
 بحق صحاب نبی الکریم  
 مارا بری چون ازین دامگاہ

شد ختم از سال ہجری گذشت  
 ہزار و صد و نود و ہشت



# تمت با الخیر

درس کتاب جنگ نامہ جنت مکان خلد آشیان جناب میر  
محمد نصیر خان نور اللہ مرقدہ را بحسب احکام جناب سردار بہادر سردار  
حاجی میر محمد خان - او بی - امی صاحب شاموانی سکنا مستونگ بتاریخ  
۴ ماہ ستمبر در سنہ ۱۹۳۹ عیسوی مطابق ۱۶ ماہ ربیع المرجب در سنہ ۱۳۵۸ ہجری  
بدستخط بندہ عطا محمد ولد میر مراد محمد شاموانی شادین زہ نقل شد۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم  
زانکہ من بندہ گنہگارم



# فرہنگ جنگ نامہ تحفۃ النصیر

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۹			
جان	جن	تارا الحق	خدا کی ہدایت
مصنع	کارگیری	ملون	بوتلمون۔ رنگارنگ
قدم	ہمشکی	کلاک	ایک قسم کا جانور
عجز	انکسار	نگارو	سجانا۔ آراستن
علم	نستی	ورق	درخت کا پتہ
نہرہ	ہمت	کیف	کیفیت
راہ جو	بھاگنے کا مشتاق	افناد	بے بسی
دست سائے		گیہان	دنیا
بر آلت	آزار	صفحہ ۲۱	
صو	صورت کی جمع	یوم التناد	روز قیامت
صفحہ ۲۰			
در لوزہ	گدائی بھیک مانگنا	مطاع	فرماں بردار
بد لانی و کدیہ	نازدعم سے	اصل	اصل
مہی	سرداری	فرع	جسکی اصل کوئی اور چیز ہو
مقدر	نسب	صفحہ ۲۲	
آلت	آزار	مبعوث	مبعوث کیا
مطلق	آزاد بے قید	دارا	رکنے والا
		حصہ	ڈبیا



لفظ	معنی	لفظ	معنی
اعجاز	معجزہ	برید	قاصد
خاتم	انگوٹھا۔ مہر	نجوم	ستارے
اعدا	دشمن	تصریحاً	کنوئیس کی گہرائی
قرین	نزدیک۔ دوست	آو	پانی
سہیل	آسان	نیزک	برآول دستہ
سجود خوان	تافیہ خوان	جستہ	جھلانگ
پسپہر برین	بلند ترین آسان	یقیناً	عہد
آساید	آرام کرنا	شتر	دبک کر چلنا
علم بر کشید	تھنڈا بند کیا	خسروان	بادشاہان
عدم	نہستی	خط	راستہ
دمیر	چھوٹنا	خطا	غلطی
برہان	دلیل	طرب	مست
سود	لکھانا	بگڑت	ٹوٹنا
سکہ	سکہ	زرہ کرد	زرہ پہننا
نم	دہن۔ دانہ	کوکیہ	جاہ و جلال
ظل اللہ	سایہ رست	پر تو	ردشٹی
کمر بر گشتاد	چھوڑ دینا	ثوابت	بے حرکت تارے
برگشتاد	آشکارہ کرنا	خور	سوزنا۔ تڑپنا
ناور	کم و کمیاب	رحیل	چلے جانا
آگہی	نہر پانا		
	صفحہ ۲۳		صفحہ ۲۴
شیدا	عاشق	ذیل ادب	ادب کی وجہ



معنی	لفظ	معنی	لفظ
لعنت گنام بہ انجام	لعن خمول بدمان	شک قریب نہیں معلوم نہیں سہاجت تسلیمات نہایت قریب	شہرہ خوش نیت عجز تخت قاب قرین
صفحہ ۲۷		مدد جمع لب انسانی نیم ولورک خاص ہونا تیر	عون الباب اختصاص ناوک
خلوص گویا بچے پڑوس پاکیزہ طلوع ہونے کی جگہ	صفا ناطق انین جوار بتول مطلع	صفحہ ۲۵	
یعنی مشرق پانی کی گہرائی تقال تلیٹ پیرہ دار	قعر آب طبق درد حاجبان	دوری دروں بہان بین اور نس کام بغض عداوت بیرت آزاد ساز و سامان	بعد تقلین اعمال کینی سیر بری برگ
صفحہ ۲۸		صفحہ ۲۶	
بزرگوں گردش تسارے بیٹا فرزند عزیز	احیاد سیر انحزان میوہ دل	تھیلا ہجو۔ برا کھلا۔	انبان ہجاء



لفظ	معنی	لفظ	معنی
افسر افسران پرفیاضیا سرور کعبہ دیوبند	تاج تاج دالے آب و تاب سے پُر بڑا پناہ گاہ دہ عمل جس سے دیو پر سے رہیں ضامن ہونا	مہر سنراوار اوزنگ جاودان ناصران قلم وار	آفتاب لائق۔ اہل تحت ہمیشہ مددگار ناخن کاٹنا دشمن ناخون کے طرح کٹتے رہے
ضمان درخواست غزیت کند تبادل جوہ ہمزاد شد	سزاواری۔ اہلیت ارادہ کرے تج تبدیل یعنی تغیر یا تبدیل سخاوت ایک ساتھ پیدا ہوا	صفحہ ۳۰	معین لیل واج زینہار التشیم
سرکان جرم سان قیام مکان مصاف سلیحہ	تمام پر پکے ارادے کے ساتھ قیامت جگہ کارزار۔ جنگ۔ لڑائی ستھیار بند۔	صفحہ ۳۱	صیت لوائے نگار سلک جلس
		صفحہ ۲۹	شہرت۔ نام و نمود حصنہ تخریب سلسلہ۔ ایک چیز کو دوسرے چیز کے ساتھ پرونا ہم نشیں











لفظ	معنی	لفظ	معنی
ادف قلب احسنت نہفتہ تاہد قا کریم المشیم	دل کا رحم کھا جانا مرحبا۔ شاباش چھپایا ہوا موڑنا مخالفت کرنا۔ ملنا سختی کی خصلتوں والا	ولد نژاد اہل یل	فرزند نسل بہادر لوگ
صفحہ ۳۸			
باب قبول سمرگشتن آل عباد کسم داشتن		پاکیزہ دروازہ شہرت پانا پنج تن پاک از خاندان کی پرورش کے واسطے محنت کرنا۔ ii۔ آگ بجوش دلانا جنت کے آگ کو بھڑکانا	
صفحہ ۳۵			
معین	مددگار		
صفحہ ۳۶			
زوالمین سنن آمین سحاب شفیع الوری خور تحمین تقارب فطن ترکماز سرا لابیہ	بخشش اور احسان کرنا والا سنت کی جمع خدا کرے ایسا ہو بادل امت کا شفاعت کرنا والا۔ لائق مبارکباد علم و دین کی ایک بھر کانام دانا۔ عقلمند درد و صوب۔ سپاہی	زایل گردمان شین شقارت گری بچر بید کلہ کوشہ	
صفحہ ۳۹			
		تبسید ذیل گرو سنگدی غالب آنا رپی کا مخفف یعنی کلاہ کا مخفف از محنت سے حاصل شدہ ii۔ تلاش کرنا۔	



معنی	لفظ	معنی	لفظ
ذلیل آدمی خر دمنده۔ عاقل	خاکی فرزانہ	آغوش میں لینا بڑا۔ گندہ آسودگی گھسا ہوا گھسنا عوش کا تہ عوش کی ڈنڈی خوشی دنیا مہنور۔ غرقاب بڑے لوگ آشکارا ہونا	برکشیدہ نجیشان سیری سودہ سودن ساق عرش عشرت کہنہ دیر ورطہ بدکان پدید آمدن
صفحہ ۲۱		صفحہ ۲۰	
موسم گرما سرما دولت مند پشم دالے جانوروں کے کھالوں کے نام اعلیٰ قسم کے کپڑوں کے آسمان کے نام دولت مند بڑھنے نہ پایا موٹاپا۔ کھر دراپن بے صبر نفرت کرنا حقیر۔ چھوٹا بیل کی جمع۔ راتیں دن دھارٹا ہوا شیر بھائی	صیف شتا اغنیا سنجیب قائم بہمور توزی و کمان موسران نیفزود گندگی ناصبور نفور حقیر لیالی یوم شیرزیاں آخ	قبائل جدائی صبح و شام بوڑھے چالیس برس کا آدمی پنجتن پاک نفرت کرنے والا گڑھا	ایلات فرقت صبح و مسا شیخ شباب آل عیا نفور مُفاک



لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحو ۲۲	آشکارا۔ ظاہر محل عزت سے عزت دیزرگی رضا کارانہ طور پر شادی کا تحفہ سمجھدار روان بل دینا گرم۔ غصہ	بہر حل	نخوش بہر
صفحو ۲۲	صفحو ۲۲	صفحو ۲۲	صفحو ۲۲
پید کاخ پہ اعزاز اکرام نخلت	دینا وہ عورت جسے دوران حیض کے بعد بھی خون آئے۔ ادنگھنا آدمی حالتِ ناپاکی میں سبقت لے جانا اس کو کون لکھے مددگار حرص۔ لالچ	نزال شوہر فریب مستحاضہ غنودہ جنب مرد گرہ بردن ورا کے رقم کند یاوران آز	فطن رحیل تاقتن تفت
صفحو ۲۳	صفحو ۲۳	صفحو ۲۳	صفحو ۲۳
بساتیں	جمع بستان بہ معنی باغات شان و شوکت بخشش کر نیوالا میدان جنگ دنیا کینہ گھوڑا بیلی	صفحو ۲۴	صفحو ۲۴
زراہ جواد مصاف گردون دون براق برق	آئین داب پنجید زہ خدا۔ را۔ لیسر تہمتن بین عدیم	صفحو ۲۴	صفحو ۲۴
		دستور۔ رسم شان و شوکت شکار کمان کا چیل خدا کے ذمہ ہے بہادر دست راست ناپاکی۔ ال	



لفظ	معنی	لفظ	معنی
عدلی پاپا بد مے سترود - سترودن	عادل کھڑا تھا دو ہونڈا تھا۔ ہونڈا شیو کرنا	کریم ستقیم سنگِ خارا	کریم ستقیم سنگِ خارا
چمپر تغلب	قاصد غلبہ کرنا		
بدرم حربان احسنٹ کرو بیان اجساد نار دماہ عین ماوامی	پھاڑ دون لڑنے والے آفرین فرشتے جمع جسدہ۔ بمعنی بدن آگ دم۔ سانس آنکھ جائے پناہ	بحر خود دبیر ذکی دار برید غوی پیک اجل فقیہ	بحر خود دبیر ذکی دار برید غوی پیک اجل فقیہ
		صفحہ ۴۹	
			صفحہ ۴۸
آمرنی صیتا فقد زنی حیتا دون		امثال محصل ارذ حمال کالبد	امثال محصل ارذ حمال کالبد
		صفحہ ۵۰	
		حکم کی تعمیل حاصل کرنے والا فوج محنت کش۔ مزدور جسم	حکم کی تعمیل حاصل کرنے والا فوج محنت کش۔ مزدور جسم



معنی	لفظ	معنی	لفظ
پر عظمت چھوٹا سا پاؤں اس سے اچھے اور برے لوگ فیضیاب ہوتے ہیں	تکلیک جاہ کمین پاپہ فائض نیک و بد	پر جگہ اُس طرح پھنکار جنگ محنت کرنے والا شیر پنچہ	خلا و ملا آن جملہ دُمان وَعَا سخت کوشش شیر جنگ کوروی زبان پیش از ہنگامان
صفحہ ۵۳		صفحہ ۵۱	
رہیہ زیارت کرنے والے حماسی اور مددگار بردباری - نرم دلی	نقد زائیران تظہیر و معین حلمی	براخوی زبان سب سے پہلے	لا کلام پذیر رفتن ترانم بساط سخن فیروزہ عالی
صفحہ ۵۴		صفحہ ۵۲	
خمیہ گانے کی جگہ خمیہ کی جمع بہادری - بہادر خدمت کے لئے پاؤں جمایا خوشہ گندم بھڑ بھڑی	میخیم خمیم پر دلی - پردل بہرے خدمت پئے فشرود داز غنم	بغیر چون و چرا حاصل کرنا۔ ذمہ لینا شعر گوئی بنا کر دوں خوش بختی	سُرسات شکر از نگاہش مٹی ازمی
صفحہ ۵۵		صفحہ ۵۲	
دہ علم جس سے الفاظ	معانی	نوح کے لئے زادِ راہ ایک نظروں سے اوجھل زمین کا محفہ جو شعردہی میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ وَعظ	موعظت







لفظ	معنی	لفظ	معنی
طریق	راہ	تشنون	نوح تخلہ نا فرمان زدہ ارادہ
صفحہ ۵۸		دیزہ	
سان شکر	نوح میں جنگی آدمی دینا	فرقہ عاق	
دَرَنگ	تاخیر	ہمم	
کیس	ذکارت بہوشیہ سیانا		
جست	چھلانگ		
میس	پرجوش کوشش		
صیت	شہرت ناموری		
غم روزی ازمن دانی	نان و نفقہ کا غم مجھ سے		
زخود وارہ ہم	دور کر		
صفحہ ۵۹			
خاطر پریش	خاطر پریشان	تمشیل	مشابہ کرنا۔ ڈرامہ
فرو مالیکان	ادنی لوگ	منبہ	آگاہ کرنے والا
مستاجران	بیوپاری۔ سوداگر	چنگال	متنبہ کرنے والا
صفحہ ۶۰		رباید	پینچ
استر	تکلیف دہنی	ربانیدن	چھینے
جائیکر	جاگیر	نظور	چوری کرنا
سرشتہ	انتظام عسکر	آشتی	نفرت کرنا قابل نفرت
صفحہ ۶۱			
صفحہ ۶۲			
		بتافت	نہ پھینا
		تافتن	جلانا۔ چکنا۔ گرم ہونا
		خیک	کیا
		عبت	کھیل و کود
		عب	کھیل
		غزہ	مغرد



لفظ	معنی	لفظ	معنی
غارتیدن	لُٹنا۔ تاراج کرنا	بدم	جلدی
تہی	خالی	بید رنگ	اچانک
قرتبان	بھڑوا۔ دیوت	بموتی	خوف
لویان	بے شرم	بدرست	بد فطرت
تہہ کار	بد چلن	غدار	پستول
ہدائی	ایک بلوچ قبیلہ	سر و جوتبار	ندی کے کنارے کے
بزولی	ڈیرہ غازی خان	طرفہ	سر و کی طرح
	ڈرپوک	کشتی میگزاردوند	انوکھا۔ عجیب
	صفحہ ۶۳	میاں	کشتی پانی میں سے
			لے جانا
			پانی
درشدن	اندرا حاصل ہونا	کمین موج	مرزح کی گھات
سفائین	کشتی	میزاب	پر نالہ
برزگر	کاشتکار	کوہ رامیزاب بود	پہاڑ کا پر نالہ تھا
رُپاید	چھیننا	زورق	چھوٹی کشتی
بفوز	فوراً	تردیف	ایک دوسرے کے پیچھے آنا
		تقلیب	قطار میں آنا
		حباب	تبدیلی۔ العنا
			پھیرنا
			طبیبہ
فعل و فنش	فعل اور مکر		
ازہرا سش	اس کے ڈر سے		
رتیرہ روز	بد بخت		
باشش	غفلت۔ سمجھدار		
شاید تفت	غصہ میں جلدی روانہ ہونا		



معنی	لفظ	معنی	لفظ
		صفحہ ۶۷	
ہاتفِ غیبی ساز و سامان وہ طاقت جو آبِ حیات کے پینے سے پیدا ہوتی ہے۔ آبِ حیاتِ طاقت بدن کی رگیں وہ چیز جو شراب کے بعد منہ کے ذائقہ کو بدلنے کیلئے کھاتے ہیں جیسے کہ کباب، آلو کے چپس وغیرہ چابانا صبح کے وقت کا شراب جو پیاجاتا ہے۔ راتتے کے درمیان ایک دوائی کا نام زیارت کرنے والے	سر و شس برگ و ساز توانائی نوش عروقِ بدن نقل بجائید صبح عرض رہ مومیا گاہ بار	رسی کمل مچھلی اے خدا کر سکا تیر کمان، حلقہ خاتمہ مختصر ثانی، ہمسر نا کافی، گھٹیا عیب دار حضرت سلیمان پیغمبر کے وزیر کا نام آصف برنجیا	رسن ماہی استوار اے جواد تاند کبار شست قل و دل مقصر اقران قاصر آصف
		صفحہ ۶۸	
		پوشیدہ بات ہمسر، ثانی نایاب رود ایک ساز کا نام ہے سر بلند کرنا ہمیشہ، مدام مخمل دشمن	دمن عدم عدیل بے رود و جام افراخت سر جاودان بزم مخضم
		صفحہ ۶۹	
لکھنا دو مبارک ستاروں کا ایک بزج میں یک جا ہونا۔	انشاکند قرآنِ سعیدین		



معنی	لفظ	معنی	لفظ
		صفحہ ۷۰	
جلاد دنیا اداس - غمزدہ ببائی کا بیٹا	تافتن خرین این الراج	تنبو تنبو لگانے کی جگہ اولاد دوست بنانا وسید ڈھونڈنا بزرگ - بڑا ردش - طریقہ	ضمیم میخیم او حاق تولا کر دن توسل کر دن سرور سبیل
		صفحہ ۷۱	
تاخیر - دیر کھوپڑی قرآن کی پہلی باب جس کے سات آیات ہیں بلنے کے لئے	درنگ فرقد سبع المثانی بہرے بقا	زمانہ تقاعد معاملہ دیر کرنا - تاخیر کرنا گھسنا کوشش کرنا جانور کے گھاس کھانے کا جگہ	زمن برید مقاومت معت سودن پاسود آخسر
		صفحہ ۷۲	
دنیا بچھاٹوا آواز آسمان ڈر بگل حیے نصف کے	گہان گستردہ خروش چرخ ہول کرنا سراپڑہ برپائے کرد	ذکر کرنے کا موقع وضاحت کے ساتھ نفرت کے ساتھ	تقریب ذکر وضیہ کریہ
		صفحہ ۷۳	
دنیا	کہنہ دیر		







معنی	لفظ	معنی	لفظ
شعر بکھیرنا بزج شور۔ گاڈگر دوں گائے کی طرح اٹھلا کر چلنا مرضع ہو جائے بھول	شعر بیز گاؤ فلک گاؤ سان چمیدن مکمل شود کوس	دریا کی گہرائی میں اپنی جگہ پر کھڑے رہے سپاہی جو دشمن کی خبر لانے کے لئے آگے چلیں۔	تعر دریا ستادن بر جاٹے قراول
رکب کناہ سے کسی چیز کا کسی چیز سے اس طرح ملنا کہ علیحدہ معلوم نہ ہو۔ شریف و مکینہ شیر زبیاں کو تمسکار کرنے کے لئے	از کران تعبینہ تشریف آوری پتھر شیر زبیاں	صبح سویرے چابک ہاتھ میں فوراً عالی بہت کردوں مختصر	باداد مقرع بدست بے درنگ عالی محکم کنم محسب
			صفحو ۸۰
			صفحو ۸۱
			صفحو ۸۲
دیکھ نہ سکا۔ عظیم بہادری۔ طاقت ور خاہت والا بدبھرت۔ برے شہرت کا ملانا جھگڑنا۔ لڑنا زین سے	نیارست دیدن تہمتیں سیر بدبھرت آہ منجھند آویختہ زر زین	بادل سیاہ بادل تیر سمند رنگ کے گھوڑے بھنڈے سوزج رحمت کے بادل سوزج کا گولہ پرچھی۔ نیزہ	سحاب تیرہ ایر خدنک سمندان رایت خور سحاب سخا طاس خود شید ستان



لفظ	معنی	لفظ	معنی
سر نوشت مدبران تبار فخر شیم جان زشت کیش تاب و توان بدبیر	صفحه ۸۳ تقدیر بیخت - بد قسمت گھرانہ - قوم مبارک خصلت جنت بداطوار طاقت اور قوت بدبیرت	حسام واژوں فہماد برکران	تکوار الٹا نسل یعنی بد نسل ہر طرف
صفحہ ۸۶			
چو فارس قناد فارس بر زمین شکاست بدسگال تبرد	جیب سوار گر گیا گھوڑا زمین پر شکایت برا چاہنے والا لڑائی	صفحہ ۸۶	
حشم تہمتیں گرد و سراز	خدمت گار بہادر بند ہو جانا	صفحہ ۸۷	
مبارز پر خاش جو دروع بے دزنگ ریز ریز کردن	جنگجو چڑھ کر مقابلے کرنے والا لڑنے پر کمر بستہ پر ہنگامی بلا نامی تیمہ کرنا	صفحہ ۸۵	
ربوون خضم بور غذنگ رہمہ رزمگاہ تنگ	چھیننا دشمن تباہ حال احمق میدان جنگ بغل	صفحہ ۸۸	
مصاف نبرد	میدان جنگ لڑائی	صفحہ ۸۸	



لفظ	معنی	لفظ	معنی
مصنوع	نماز پڑھنے کی جگہ	صفحہ ۹۱	
مزکی	پاک کیا گیا	ملا وارد	آشکار طور پر
انزدرست	خدا پرست	ضد و قدار	مشابہ - تقلید
غریبے برآمد	شور و غل کا آواز	سلب اسباب	بستیار کا چھین لینا
نخمن	بلند ہوا	فاختن	بلند کرنا - تعریف کرنا
	گندم کا انبار		
	صفحہ ۸۹	صفحہ ۹۲	
مفوض	پسرد کرنے والا	بدست آختہ	ہاتھ میں لہراتا ہوا
عرصہ	میدان جنگ	روان	روح
زیریر	بغل کے نیچے	ستودن	تعریف کرنا
		شیر و غا	جنگجو شیر
		ماواکے	ٹھکانہ جگہ
		احکم	مضبوط
	صفحہ ۹۰	صفحہ ۹۳	
میدان پر خاش	میدان جنگ	بیا شیم	باشیم - ہونا
پرولی	بہادری	زیمور	بھڑ
میدان سجا	میدان جنگ	نعم	نعمت کی جمع بمعنی
فراہرز	قلعہ دار قلعہ کا رکھوال		اچھی چیزیں
	کرنے والا	پاشدن	کھڑے ہونا
زرع ساں	اا۔ رستم کے بیٹے کا نام	بے ریا	بے لالچ
پر تہور	زرہ پہنے ہوئے	علم	دانائی -
دیرع باف	دلیری سے بھرا ہوا		
	زرہ بکتر بنانے والا		



لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۹۲			
دیران	بد بختان	بریک جائے	سکہ ایک جگہ پر
غوی	مگراہ	نپائید سکھاں	ٹھہرتے نہیں۔
پر حیل	پرفریب	صفحہ ۹۶	
دستِ مین	بائیں طرف	غذنگ	بد شکل
گروہِ حرون	بے قابو گروہ	پابستہ	پاؤں باندھے ہوئے
	سرکش گروہ	دزنگ	قیام کرنا۔ ٹھہرنا
بنیاد چک	نہری آبادی میں گاؤں	نجیب	آہ و زاری کرنا۔ رونا
زلوچ زمین	تختی زمین سے	صفحہ ۹۷	
رخوت	رخت کی جمع۔ یعنی سامان	خور	آفتاب
	پہننے کا کپڑا	رایت	جھنڈے
جریدہ سوار	اکیلا سوار	اقراشتن	بلند کرنا
بشیر آمد در اسپاں	گھوڑوں میں تیز رفتاری	حر بیان	لڑنے والے
	آگئی	تملیک	ملکیت
صفحہ ۹۵			
از ہرزہ	اس کے بکو اس سے	صفحہ ۹۸	
خاش کتم	اس کے ہرزہ سرائی سے	قیل	پیمانہ
	میں خاموشی اختیار	تبالہ سپاہ	یعنی سپاہی بناوٹی لاعلمی
	کردوں		ظاہر کر دے تھے۔
بشافت	گرمجوشی سے	بہ نصرت ماثر رسید	نتیجہ کی اچھی یادگار
گفت	ردانہ ہوا		چھوڑی



لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۹۹			
بالا و شیب	ادنیائی اور نشیب	سجایا	جنگ
فرزان	دانا - عقلمند		
زخم ناخور			
زیر دمان	پھنکار کے نیچے		
سلیمان لیاول	سلیمان چو بدار		
کتف گاہ	کندھا		
صفحہ ۱۰۰			
شب و کجور	اندھیری رات	دست بردن	ہاتھ بڑھانا
لہنتی	کچھ حصہ	بیارستن	نمودار ہونا
شکنجیدن	دبک کر بیٹھا	زخم ناخور	
آخسر و پائے	پاؤں دبانا	دواب	جانور - مویشی
	پاؤں مستحکم کرنا	مرز	ملک
لوہ آہن	بویے کا پتنگ	آشوب	شور و غل - چہل پہل
شگفت	حیران ہونا		
شیستان	خواب گاہ		
صفحہ ۱۰۱			
کوس رحیل	روانگی کا نقارہ	گردون	آسمان
نگون نختی	بد نختی	نگندہ سر	سر جھکائے ہوئے
کمین	گھات میں بیٹھنا	خستہ	بیمار - گھائل
		پیکان	تیر
		رسن کردن	گلے میں پھندا ڈالنا
		درم	چھلکا - مچھلی کا فلس
			یا چھلکا
		فرود آمدن	اترنا -
		سکہ موٹہ زوند	عمدہ سکے ضرب کیا -
		سیر غم	نازبو کا پھول
		بار وادن	شرف باریابی دینا -



لفظ	معنی	لفظ	معنی
سلا می شدن بلاغ تیغ آختن ہمراہی غنچہ کردن پینختن داد قوت گلخندار تغیر	تحفہ میں دینا پینچیا۔ پیغام دینا تلوار نکالنا غنچہ کے ساتھ دینا چھاننا دیباہو خوراک گلابی گالوں والا بگل	خوارق عزالت تصدیع	معجزہ۔ کرامتیں گوشہ نشینی پریشانی
صفحہ ۱۰۶			
گلزار طیب عزم رحیل بود قاب شان بیشہ نے استان	خوشی کے گلزار میں ردانگی کا ارادہ ان کے شان کے مطابق جنگل زرسل کا جنگل	کنج کاخ ورزش پیشہ ورطہ تہی خاطر	کنج میں جسمانی ریاضت بھنور خالی لحاظ۔ پاس
صفحہ ۱۰۴			
صفحہ ۱۰۷			
شیر سبع نژند فرز انگی اسیم سقط گشت فرس	ہرپ کر جانہو الاشیر خوفناک دانش مندی گھوڑی کا حمل گر گیا۔ گھوڑا۔	کار شد بہ کام تخص شود معرفت سیاست کسے نخستہ دلی جبر دنی	منشا کے مطابق کام ہو گیا۔ تینکا وہ اقبال کرے گا وہ مانے گا کسی کو سزا دینے کا حقدار سمجھنا بدلی دھران کینہ
صفحہ ۱۰۵			



معنی	لفظ	معنی	لفظ
خوابش کے خلاف گھریلو گھر خاک۔ مٹی معنی	خانگی خانہ تراب مفہوم	ملانا۔ ملاوٹ کرنا غلامی کے سن لے دشمن بعد از سن	بیامیز گوش باہوش پیر خصم فراز
صفحہ ۱۱۲		صفحہ ۱۰۸	
باغات جہالت دیووں کی جگہ نا پسندیدگی کی وجہ سے حسد کرنے والا وہ کنجوس نہ خود کھائے اور نہ کسی دوسرے کو دے۔ ناز و نخر ڈالنا	بساطین جہل دیولاخ زرغم حساد لغیم غمانگاہ نگدن	آشکارا اور خفیہ طور پر جمع خیمہ فائدہ اٹھایا میدان موسم برسات شور و فغان بد اندیش	جلی و نہان خیام بردبہرہ عرصہ زشتگال دمدمہ بدسگال
صفحہ ۱۱۳		صفحہ ۱۰۹	
صفحہ ۱۱۰		صفحہ ۱۱۱	
وہ خود ہونگین ادب کے بارے میں تنبیہ کرنا سر بلندی کے ساتھ سن لو گھر	باشد و نرم گوشمال ادب فرازان نیوش سم	تعجب۔ حیرانی وہ صحیح ہے عمالت اور محل خوابش کے مطابق و	شگفت بود بر صواب پے کاخ و کرخ یہ کام و نا کام



معنی	لفظ	معنی	لفظ
نریاز	جرہ باز	پنھا ور کرنا بتھیاروں کے آمد پر معاذت کرنا۔ امداد دینا	افتناذن رسیدن آله حیات ہمہ آزر
صفحہ ۱۱۷		صفحہ ۱۱۴	
تنخواہ لاٹھی چلانے کا آنکس یا لوہے کا لکڑی فوراً نایکار بد شکل میدان افسوس تباہی موت دو گینہ چکے نایاب فوراً۔ بلا تامل	برات گجک بفور غذنگ عرصہ دریغ دما دو مہرش تباہت عدیم بید رنگ	درمی نفرت کرنا عقل کا حصہ رکھنا	پیشیز نفور بہرہ عقل
صفحہ ۱۱۸		صفحہ ۱۱۵	
صفحہ ۱۱۸		صفحہ ۱۱۶	
پناہ دینے والا مچھلی گروہ و قبیلہ تانیے کا بنا ہوا ڈھول ڈھول بجانے کا لکڑی	مستظل سنگ خیل و حشم کوس مسین کرہ	علم کی جمع جھنڈے صبح سویرے مفرور سرکش واہ۔ واہ میرے عہد میں پنگھوڑا میرا مجانہ پانگی میرا خوراک	اعلام پگاہ بغزہ حرون خرفہ در در عہد میں مہدین طعمہ



لفظ	معنی	لفظ	معنی
کوس	میل	دیوان بے کس	بے پار و مددگار دیو۔
ذرع یمانی	بین کا زرہ	تہور	طاقت
صفحہ ۱۱۹			
بہرہ	کمزور	نزدان دین	توح کا دایاں بازو
زنار	دھاگہ جو بند و گلے میں	یکسرہ	نیکی کی خدا کی دین
	ڈالتے ہیں	میسرہ	ادل سے اخیر تک
ابر و گره	ما تھے پر چین	استوران	بائیں بازو بائیں طرف
پیالے	لگاتار	جمع دل	مضبوط لوگ
نفر	چینچ دیکار۔ بگل	جستہ کلاں	مطلن
خوری	خوری زذالت کینہی پی	بد سگال	بڑا جسم والا جسم
کند زہ	بچہ جینا	جستہ مشہور	بد اندیش
سندان	لوہے کا مرٹا کمرہ جس پر لوہا کوٹتے ہیں۔	مقبلاں	بہادر بدن
	چکور		صاحب اتبال
کیک	آندھی		صفحہ ۱۲۱
مرمر	اچھے خصلتوں والا	دار گیر	پکڑ دھکڑ
فرخ شمیم	انروانا	متطل	سایہ میں ہونا
انزلہ			صفحہ ۱۲۲
صفحہ ۱۲۰			
ضبط	حفاظت کرنا	مری بہت آتش	نالی۔ خنقاں بندوق کا جس سے بندوق چلایا جاتا ہے
پیک	فاسد۔ ہرکارہ	ز آتش زہ	بندوق کا آگ جلا نیروا چھتا
		آتش زہ	







لفظ	معنی	لفظ	معنی
نارے سعید	دوزخ کا بھڑکتا پُرا طبقہ	دل فروز	دل کو روشن کرنے والا
صفحہ ۱۳۱			
عصہ تیغ مسلول بفود	میدان بے نیام تلوار نوراً	ارث لوح بہ نزم شجاعت بہ فرم یہ جزم	وراثت تحتی پکا ارادہ بہادری پکے ارادے ارادہ
صفحہ ۱۲۸			
وغا فرا درشدن	جنگ جانب طرف اندر داخل ہونا		
صفحہ ۱۲۹			
بے شد و شین زخم لخت نہ و زید بر آوردن ضد و قادر	بے مکہ و فریب ننگے زخم کے ساتھ حاصل نہیں کیا لانا ایک جیسا تقلید	گریزیاں و تازان بھاگتے ہوئے حملہ کرتے ہوئے	
صفحہ ۱۳۲			
صفحہ ۱۳۳			
		غذنگ بصدرہ فزون کردن ظہیر	بدھا۔ بد شکل چھاتی کا اوپر کا حصہ زیادہ کرنا۔ بڑھانا to increase مددگار
صفحہ ۱۳۰			
عظمت نیاز و عظم آتش	بڑی اکے بڑی کو چوٹ نہیں لگی	مدح	تعریف
صفحہ ۱۳۲			



لفظ	معنی	لفظ	معنی
نودباشی شیرگیس	نوسے سپاہیوں کا آفسیر شیر کی طرح	سَقَر	دوزخ
صفحہ ۱۳۵			
محصل ناسودن جراحت رسیدن رغم پرودا حتمن	تحصیل کرنے والے آرام نہ کرنا زخم لگنا پوشیدہ بات متوجہ ہونا	سپہریں چہرہ شدن سروشش	دو زخ اوپنچا آسمان غالب آنا ماتف غیبی
صفحہ ۱۳۹			
تہور نمودند دوان و دو خور	بہادری دکھانا بھاگ دوڑ میں سوز	در مغز دور افتادن بادہ نفر شزرہ خاتم فزونند چاچی کمان در آرنذرہ	نگین ہونا خالص شراب بہراشوا انجام کو پہنچانے والا بڑھائیں زیادہ کریں چاچ کا بناٹو امان کمان کا چلہ چڑھانا
صفحہ ۱۳۶			
میدانش دنی	اس کو وہ جانتا ہے کینہہ یہ طینت	طفلان تلنگ	ابھارنے والے بچوں کی طرح خونخوار دھوکا فریب
صفحہ ۱۳۸			
فرز انگی غزوات	وانائی مجاہدین	گرد بروند گرد ازم جنگ جویمان	بازی دہ جنگ کرنے والوں سے بازی لے گئے۔



لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۴۱			
حرہ	مخزاد	پیرکار	طور طریقہ
سارق	چور	موتکب	نوح
بدعت	مذہب میں نیا رسم	پیرکار موتکب	نوح کا طور طریقہ
غوی	پیدا کرنا	اعلام	جمع علم پر معنی جھنڈے
مصحف	گمراہ	مراجح شدن	واپس ہونا
کورہ	قرآن	صفحہ ۱۴۵	
بہ گورد راست	بھی	زخم لاجورد	لاجورد رنگ کا زخم
ہیئت	قبر کے اندر ہے	کبود	گہرا نیلا
	صورت	دھرداہر	یدستنی
		طاب	خوشی
صفحہ ۱۴۲			
شیخ	بوڑھا	دریائے قنبر	رال کی دریا
شباب	بچپن سال کا جوان	بجنگ ووزنگ	جنگ اور توقف
صفحہ ۱۴۶			
صفحہ ۱۴۳			
بچا	نخواستہ	مردم سوتی	بازاری لوگ
پیدا رگست	ظاہر ہوا	تاخیر	دیر سے
قراول	اگلا دستہ نوح	صفحہ ۱۴۷	
آہنگ	نغمہ	سزیدین	لائق یوننا۔ مستحق ہونا
صفحہ ۱۴۴			
گرد	بہادر	خیل و حشم	سامان اور لوگ
		منشق شدن	شق یوننا۔ چاک ہونا



لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۴۸			
ہیونان درہمتاک چون جناب جناب یہ خون ذکورہ نسا راجل راکب	بار برداری کے اونٹ تہہ وبالاکر نیوالا زین کا کپڑا مرد عورت پیادہ (سوار کا خدا) سوار	رم خوردن رسم یاد آید آن رسم خبر خبر	بدکنا، وحشت زدہ ہونا طریقہ وہ طریقہ یاد آئے دراڑ، شگان، درز نچلا حصہ بہاڑ
صفحہ ۱۵۱			
صفحہ ۱۴۹			
نیاب رستخیز چو سیری جبال سیری جبال	کپڑے، طبعوسات روز قیامت چلتے ہوئے بہاڑ جیا چلتا ہوا بہاڑ	میاہ رایات جسرسخت	پانی جھنڈے مضبوط پیل
صفحہ ۱۵۲			
صفحہ ۱۵۳			
صفحہ ۱۵۰			
قضا نثرہ نیم کش	قسمت پلک، نرگان ادھا کھلا ہوا	ستین ہزار جسرس کرد تیار	دورنا تیزی سے
صفحہ ۱۵۴			
صفحہ ۱۵۲			
کابل	کابل	سست	سست



معنی	لفظ	معنی	لفظ
		صفحہ ۱۵۵	
بہت زیادہ بھائیوں تیز دور	ازیس انخوان تیزبال	آوارہ۔ جسے قطع تعلق کیا گیا ہو۔ رد کرنا خدا حافظ کہنا	مسجد تودیع
		صفحہ ۱۵۶	
ربط مضمون بور جمع بائیر بہ معنی تباہ حال ناچار	سیاق بور	مروت کرنا نمائندگی کرنا آپ کی خدمت کے لئے نمائندگی کروں۔	مرّت نیابت کردن بر خدمت نیابت کنم
		صفحہ ۱۵۹	
کشیاں رائتے کے تکلیف اس کے پاس دمڑی بھی نہ تھا خوش قسمت محترم	سفائیں تصدیع راہ پیشیزے نمود سعادت نصیب	سیر عیال دار گھوڑا سبک رفتار گھوڑا خوشخبری	فرد اسی نقش صبا مرد
		صفحہ ۱۵۷	
		صفحہ ۱۶۰	
گرگڑھا جنگل مانگی ہوئی چیز بجا ہے، ٹھیک ہے اہمیت رکھتا ہے	مفاک بیشہ عاریت مسلم تراست اہم تراست	دور پچھے رہنا میدان جنگ موشی کے چاروں پاؤں شکار عیب پوش	پوریہ واماندہ ناوردگاہ قوانم صید شکار



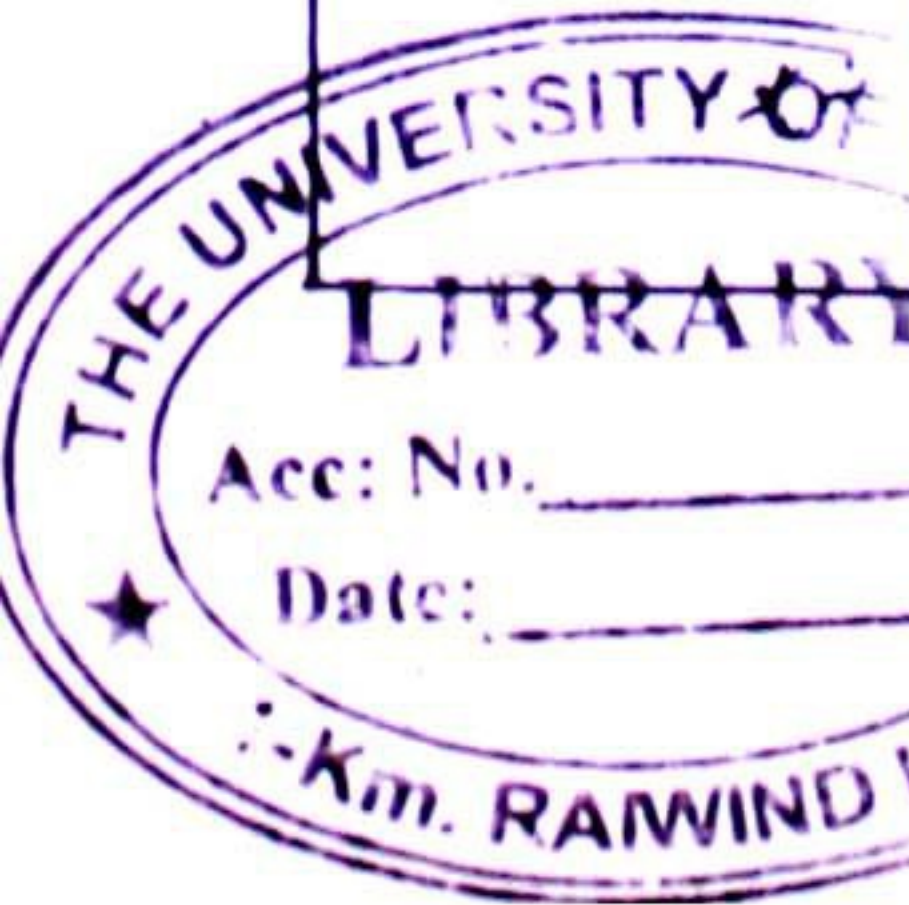
لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۴۱			
سرومان	سردار اور امیر	فرس	گھوڑا
برہم	پریشانی	نیسان	مخالفت۔ جھوٹا وعدہ
زبرہم نہ برداشتی	پریشانی کی وجہ سے نہ اٹھاسکے۔	سمر	مشہور
دزح کردن	لکھنا	سمر در بلاد	شہروں میں مشہور
با حصول مرام		بلاد	شہر۔ بلد کا جمع
آغاز	خاکہ۔ ابتدا۔		یعنی شہروں
بود باقی آغاز			
صفحہ ۱۴۲			
ہوا	خوابش	حلوانی نذر	عمدہ حلوہ
مواست	خوابش ہے۔	آگندہ	بھرا ہوا
کرفیتن	زار ہونا۔ بھاگنا	فطن	ہوشیار آدمی
رحیل	روانگی	مشام	سوز گھنے کی توت
دلیل	حجت۔ ثبوت	خورش	کھانے پینے کی چیزیں
میاہ	پانی	مادہ طعمہ	کھانے پینے کے سامان
غور	فکر کرنا۔ سوچنا	فراخور	کو بچھانا
سمن	حفاظت	تہدید و تشدید	لاٹق۔ اہل
غورش از سمن	اسکے حفاظت کیلئے سوچنا	فرقہ عاق	سزائش اور ڈانٹ
		زمرہ	سرخس گردہ
		دژم	گردہ
			پریشان بنگلین
صفحہ ۱۴۳			
ایلات	تباہ	اجداد	باپ دادا
صفحہ ۱۴۵			



معنی	لفظ	معنی	لفظ
شرم گاہِ زنان نابکار	فرج دژم	سرا انجام نہ ہونا زیب دھوکہ ڈان خاندان میں دھوکہ	نیاسیدن نختر تبار نختر اندر تبار
صفحہ ۱۶۹		صفحہ ۱۶۶	
بانسری ساز گیت عدل - انصاف	مزامیر معدلت	اولاد غیر منقولہ جائیداد بغیر اندازہ قیاساً بتانا	ادجاق عقار بے گزاف
صفحہ ۱۷۰		صفحہ ۱۶۷	
تفصیل سے بیان کروں عاقلی - سمجھدار راستہ نعمتوں کا دسترخوان ایلیق گھوڑا رفسار گھوڑے کا عبادت کیلئے بلانا تیر گندم کا خوشہ	مفصل نمایم خوردہ دان سبیل مائدہ ابرش تنگ اذین پیکان سنبہ	کنجوسی سرکشی قائم - پائیدار ناپائیدار شرم و حیا پر دباری	مُسکی تَمرد ثابت ناثبات آزم
صفحہ ۱۷۱		صفحہ ۱۶۸	
عزت و شرف ساتھی - ساتھ رہنا عرب کے ایک مشہور شاعر کا نام	اجلال ہم قرین فرزوق	دنیا میں مشہور گروہ - طائفہ ظالم کے علاوہ بدعت کرنے والا بے حیا مرد	سمر در جہاں زمرہ ز ظالم برون متبع لول رجال



لفظ	معنی	لفظ	معنی
باستان	تقدیم	قلب کردن	الٹا کرنا
صفحہ ۱۷۲		صفحہ ۱۷۲	
نہفتہ ام وامان صاحبِ حشم آل درخواست بہرہ	میں نے چھپایا ہے گود جس کے نوکر چاکر ہوں امیر مناسب ہے میزوں ہے حصہ	شکرف مُفَاک آنختر حُکام چوسرا لابیہ ولد درخبر خبر پدیا کن رضایت	ہکھانا گہرا کھڈ ستارہ شہزادے نمر آدر۔ بار آدر نئی بات قبول کر لیں۔ منظوری۔ اجازت خوشنودی شاعر جس کی شعر میں ردانی ہو۔ مال و دولت پس انداز کرنا جن کے پاس دولت
صفحہ ۱۷۳			
آمائیل۔ ام ایل نظامی عون الہی شہبہ گوہر اور شہبہ دانہ ناطق جراح نوب بینگتن	اس کے قبیلہ والوں کو ایک مشہور فارسی بان کا شاعر خدا کا مدد کالا خول۔ کالا سپی موتی کو کالے سپی میں رکھا ہے بولنے والا چیر کھاڑ کرنے والا خوشخبری چھاننا	نکتہ دان شکوف سیم و سنج فلگدن تہی مائیکال	



ختم شد



# جنگ نامہ

## حکفہ المصیر

تصنیف : علامہ قاضی نور محمد گنجا بوی  
نظر ثانی : آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ

